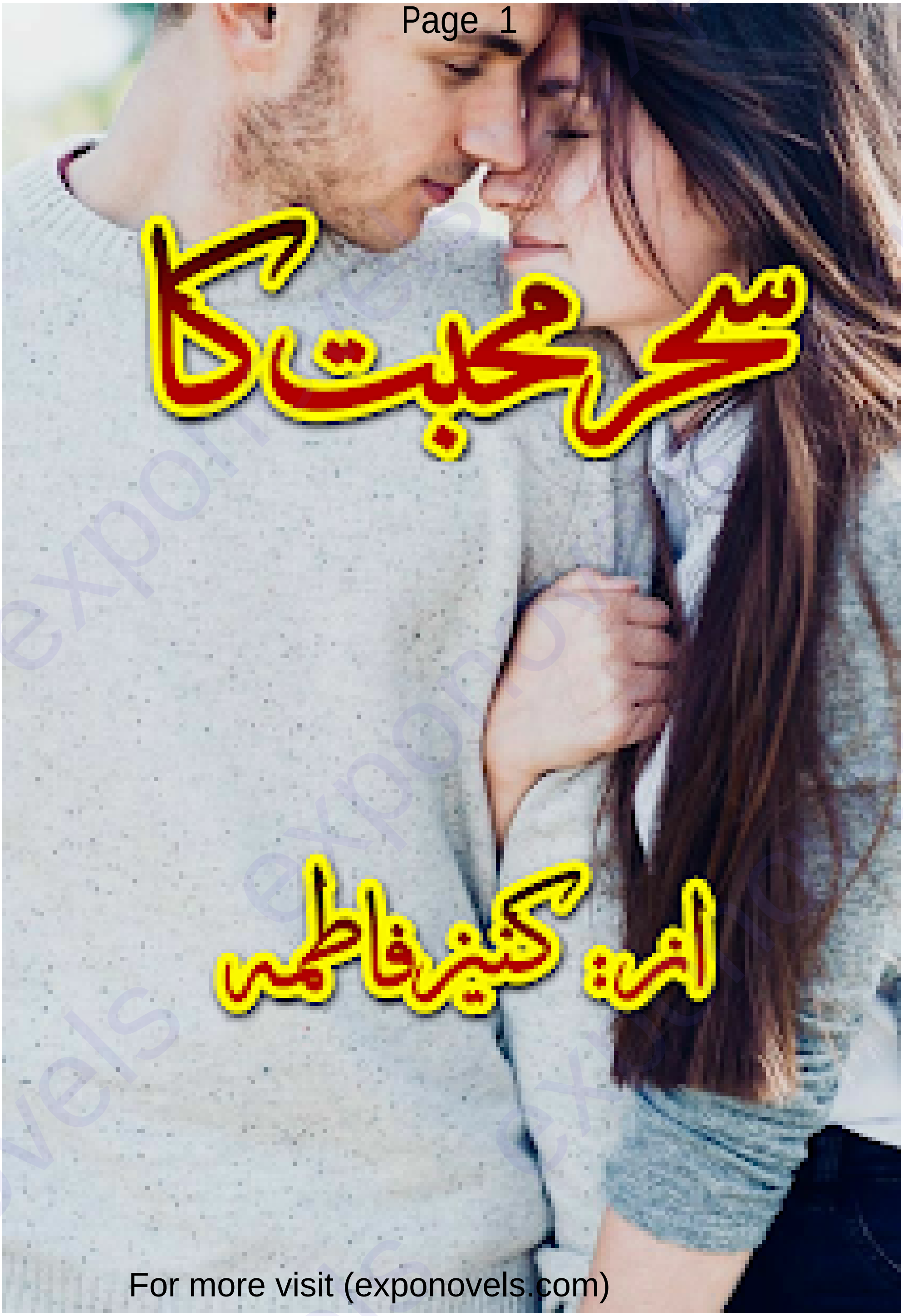

For more visit (exponovels.com)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ناول : سحر محبت کا

رائٹر : کنیز فاطمہ

"خالہ جانی۔۔۔یہ گڑیا میری ہے۔۔۔میں اسے کسی کو نہیں دونگا۔۔۔یہ اب سے میرے پاس رہے گی۔۔۔۔"

ارسلان رباب کو اٹھائے یہاں وہاں گھومتا آمنہ خاتون سے کہہ رہا تھا۔

ارسلان صرف 8 سال کا تھا جب رباب کی پیدائش پر ہمنا اسرار ارسلان کے ساتھ اپنی بہن آمنہ خاتون سے ملنے آئیں تھی۔

"کیوں نہیں بیٹا۔۔۔لیکن ابھی تو یہ بہت چھوٹی ہے۔۔۔۔جب بڑی ہو جائے تب تم اسے لے جانا۔۔۔۔ہمیشہ کے لیے۔۔۔۔"

آمنہ خاتون نے ہنستے ہوئے کہا تو ہمنا اسرار بھی مسکرادی۔

ارسلان کو اُن کی بات کی سمجھ نہیں آئی۔

For more visit (exponovels.com)

"نہیں نا خالہ جانی۔۔۔ یہ بڑی ہو گئی تو مجھے پہچانے گی کیسے۔۔۔۔ ابھی سے میرے ساتھ رہیگی تب ہی تو مجھے جانے گی۔۔۔۔"

ارسلان آنکھیں گھوما کر آمنہ خاتون کو بہت سمجھداری کی بات بتا رہا تھا۔

"ہاں بھئی آمنہ۔۔۔ تم رباب کو ہمیں دے دو۔۔۔۔ میں اسے تم سے زیادہ عزیز رکھوں گی۔۔۔ کل تو اسے میرے گھر آنا ہی ہے۔۔۔ آج سہی۔۔۔"

ہمنا اسرار نے کہا تو آمنہ خاتون مسکرا دی۔

"آپا۔۔۔ آپ بھی۔۔۔ یہ میرے پاس آپ کی ہی امانت ہے۔۔۔۔ آپ جب چاہیں لے جائے۔۔۔"

آمنہ خاتون نے مسکرا کر کہا۔

ارسلان رباب کو گود میں اٹھائے کمرے سے باہر چلا گیا۔

"آمنہ اب تو تم رباب کو دے ہی دو۔۔۔۔"

ہمنا اسرار نے کہا تو دونوں مسکرا دی۔

ارسلان جب تک اُنکے گھر رہا رباب کو اپنے گود میں اٹھائے رکھا۔

گھر آنے کے بعد بھی وہ رباب کو ہی یاد کرتا رہا

"امی۔۔۔ ہم خالہ جانی کے پاس کب جائینگے؟"

صبح اسکول جانے سے پہلے ارسلان ہمنا اسرار سے پوچھنے لگا۔

"بیٹا ابھی کل ہی تو ہم آئیں ہیں اُن کے یہاں سے۔۔۔۔؟"

ہمنا اسرار نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔۔۔لیکن مجھے گڑیا کے پاس جانا ہے۔۔۔وہ بالکل ڈول جیسی ہے نہ۔۔۔اُس کے بال بھی ڈول جیسے ہیں۔۔۔اور اُس کے پیارے پیارے گال۔۔۔۔اور اُس کی آنکھیں دیکھی ہے نا آپ نے امی۔۔۔"

ارسلان شروع ہوا تو چپ ہی نہیں ہو رہا تھا۔

"ہاں۔۔۔بیٹا میں نے سب دیکھا ہے۔۔۔آپ کچھ سال انتظار کرلو۔۔۔۔۔۔پھر ہم اُسے اپنے گھر لے آئینگے۔۔۔۔"

ہمنا اسرار نے ارسلان کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

ارسلان کی آنکھیں چمک گئیٔ۔

"سچ امی؟ تو چلیں۔۔ ہم ابھی اُسے لے آتے ہیں۔۔۔۔کچھ سال بعد کیوں۔۔۔۔؟"

ارسلان ہمنا اسرار کا ہاتھ پکڑ کر خوشی خوشی بولا۔

"نہیں بیٹا۔۔۔ابھی نہیں۔۔۔پہلے آپ بڑے ہو جاؤ۔۔۔ایک اچھے سے ڈاکٹر بن جاؤ۔۔۔پھر میں اور تمہارے ابّو آپ کی ڈول کو ہمیشہ کے لیے یہاں لے آئینگے۔۔۔"

ہمنا اسرار نے کہا تو ارسلان تھوڑا اُداس ہو گیا لیکن پھر خوش بھی ہوا کہ اُس کی ڈول ہمیشہ کے لیے اُس کے پاس آ جائیگی۔ کچھ سال بعد ہی سہی۔

"او کے امی۔۔۔۔ لیکن آپ اپنا پرومس بھولنا نہیں۔۔۔"

ارسلان نے ہاتھ آگے کر کے کہا تو ہمنا اسرار مسکرا دیں۔

"ٹھیک ہے۔۔۔"

ہمنا اسرار نے ارسلان کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہے اُسے یقین دلایا۔

--

4 سال بعد

"ارسلان۔۔۔ چلو بیٹا۔۔ ابّو انتظار کر رہے ہوں گے"

ہمنا اسرار نے ارسلان سے کہا۔

ارسلان رباب کو اپنی گود میں بیٹھا کر اُسے چاکلیٹ کھیلا رہا تھا۔

رباب کے منہ پر ہونٹوں کے اطراف چاکلیٹ پھیلا ہوا تھا جسے ارسلان صاف کرتا اور رباب پھر سے لگا لیتی۔

"امی۔۔۔آج مجھے یہیں رہنے دیں۔۔۔مجھے میری ڈول کے پاس رہنا ہے۔۔۔۔آپ ہفتے میں دو بار ہی مجھے یہاں لاتی ہیں۔۔۔اور پھر چند گھنٹوں میں لے کر چلی جاتی ہیں۔۔۔"

ارسلان نے رباب کو چاکلیٹ کھلاتے ہوئے منہ بنا کر کہا۔

"بیٹا جی آپ صبح سے آئے ہوئے ہیں اور چند گھنٹے۔۔۔۔۔؟ ہمیں یہاں آئے ہوئے پورے 12 گھنٹے ہو چکے ہیں۔۔۔"

ہمنا اسرار نے کہا۔

ارسلان کی ضد پر ہمنا اسرار ھفتے میں دو دن آمنہ خاتون کے ساتھ گزارتی تھی اور ارسلان پورا دِن رباب کے ساتھ لگا رہتا۔

کبھی اُسے کھانا کھلا رہا ہوتا کبھی چاکلیٹ۔۔۔کبھی دونوں واک کرنے گارڈن چلے جاتے۔

کبھی ارسلان بیٹھا رباب سے باتیں کرتا رہتا۔

آج بھی ارسلان صبح سے رباب کے ساتھ تھا لیکن اُس کا دل اُسے چھوڑ کے جانے کا نہیں کر رہا تھا۔

رباب گول فراک پہنے بالوں کی چھوٹی چھوٹی پونی بنائے ارسلان کی گود میں بیٹھی اُس کے ہاتھوں سے چاکلیٹ کھا رہی تھی۔

رباب ارسلان سے بہت زیادہ گھل مل گئی تھی۔

جس دن ارسلان کو آنا ہوتا وہ صبح سے اُس کی راہ دیکھنے لگتی تھی۔ اور جیسے ہی وہ آتا بھاگتی ہوئی اُس کے پاس آتی اور پھر کسی کے پاس نہ جاتی تھی۔

ارسلان شروع میں جب گھر واپس جانے لگتا تو رباب رو رو کر اپنا حشر کر لیتی۔

ارسلان پہلے پہل تو اُسے روتا دیکھ بہت پریشان ہوا پھر آمنہ خاتون نے اسکا حل یہ نکالا کہ ارسلان کے جانے سے پہلے رباب کو سلا دیا کرتی تھی۔

جب دوسری صبح رباب ارسلان کا پوچھتی تو وہ کل آئیگا یہ کہہ کر بہلا دیا کرتی اور رباب پھر سے کل کا انتظار کرنے لگتی۔

آج بھی اُس کا یہی حال تھا۔

"ارسلان بیٹا ضد نہیں کرتے۔۔۔چلو۔۔۔"

ہمنا اسرار نے پھر سے کہا تو وہ منہ بناتے ہوئے رباب کو صوفے پر بیٹھا کر اُٹھنے لگا۔

"اسلان بھائی۔۔۔آپ تیوں متے تھول تے تلے تا تے ہیں۔۔؟"

"(ارسلان بھائی آپ کیوں مجھے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں؟)

رباب نے ارسلان کا ہاتھ پکڑ کر اپنی توتلی زبان میں کہا ساتھ ہی اُس کے رخساروں پر دو موتی اُس کی آنکھ سے ٹوٹ کر بکھر گئے۔

"گڑیا۔۔۔۔۔ایسے روتے نہیں۔۔۔۔میں کل پھر آؤنگا نہ۔۔۔۔"

For more visit (exponovels.com)

ارسلان نے رباب کے سامنے بیعت کر اُس کے آنسو اپنے ہاتھ کی پشت سے صاف کرتے ہوئے پیار سے کہا تو وہ صوفے سے اٹھ کر ارسلان کے گلے لگ کر زور زور سے رونے لگی۔

"متے آپ تے ساتھ جانا۔۔۔۔"

(مجھے آپ کے ساتھ جانا)

رباب روتے ہوئے بولی۔

"دیکھو رباب۔۔۔ایسے روتے نہیں۔۔۔میں کل آجاؤنگا نہ۔۔۔۔"

ارسلان نے رباب کو سمجھایا

"آپ متے ساتھ لے تلو۔۔۔"

(آپ مجھے ساتھ لے چلو۔۔۔۔)

رباب ضدی لحظے میں بولی۔

"ٹھیک ہے چلو۔۔۔امی ہم رباب کو ساتھ لے چلتے ہیں۔۔۔"

ارسلان رباب کے آنسو پوچھتے ہوئے بولا۔

"بیٹا یہ رات کو آپ کو تنگ کریگی۔۔۔"

For more visit (exponovels.com)

آمنہ خاتون جو کب سے کھڑی اُن دونوں کی باتیں سن رہی تھیں ارسلان کے رباب کو ساتھ لے جانے پر بول پڑیں۔

"نہیں کرے گی خالہ جانی۔۔۔اور اگر کریگی بھی تو میں سمبھال لوں گا۔۔۔۔پلیز اسے میرے ساتھ جانے دیں۔۔۔"

ارسلان اب آمنہ خاتون سے التجاء کر رہا تھا۔

"لیکن بیٹا اس کے ابّو ناراض ہونگے۔۔۔۔"

آمنہ خاتون نے جبریل صاحب کے بارے میں کہا۔

کل ہی وہ بزنس کے کسی کام سے لاہور گئے تھے۔

کل صبح اُن کی واپسی تھی۔

رباب کو گھر میں نہ دیکھ کر وہ ناراض ہوتے کیوں کہ رباب اُن کی بھی لاڈلی تھی۔۔۔

"خالہ جانی میں خالو جان کے آنے سے پہلے ہی رباب کو چھوڑ جاؤنگا۔۔۔پلیز اُسے میرے ساتھ جانے دیں۔۔۔۔"

ارسلان ایک پھر اِلتظا کر رہا تھا۔

"لیکن بیٹا۔۔۔"

"پلیز خالہ جانی۔۔۔پلیز۔۔۔"

ارسلان منّت کرنے لگا۔

ہمنا اسرار اور آمنہ خاتون مسکرا دیں

"ٹھیک ہے لیکن کل جلدی لے آنا۔۔۔"

آمنہ خاتون نے کہا تو ارسلان خوش ہوتے ہیں رباب کو گود میں اٹھائے باہر نکل گیا۔

"دیکھ رہی ہو تم اس کی دیوانگی۔۔۔۔مجھے لگتا ہے کچھ دونوں بعد ہی مجھے ماہم کو اپنے ساتھ لے جانا پڑیگا۔۔۔"

ہمنا اسرار نے کہا تو دونوں بہنے ہنس دی۔

"ارے۔۔۔آج تو میری بیٹی بھی آئی ہے۔۔۔۔"

اُن کے گھر میں داخل ہوتے ہی اسرار صاحب نے رباب کو ارسلان کی گود سے لیتے ہوئے کہا۔

"مجھے اسلان بھائی تے ساتھ رہنا ہے ات لیے میں اُن تے ساتھ آئی۔۔۔"

(مجھے ارسلان بھائی کے ساتھ رہنا ہے اس لیے میں اُن کے ساتھ آئی۔)

رباب اسرار صاحب کی گود میں آکر بولی۔

"اوہ۔۔۔تو آپ کو اپنے ارسلان بھائی کے پاس رہنا ہے۔۔۔۔"

اسرار صاحب نے رباب کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا تو رباب نے جلدی جلدی اپنی پونی والا سر ہلا دیا۔

"اب تو آپ آگئی ہو نہ اپنے ارسلان بھائی کے ساتھ۔۔۔۔اب چلو۔۔۔ہم سو جاتے ہیں۔۔۔"

ہمنا اسرار نے کہا تو رباب نے منہ بنا لیا۔

"متے اسلان بھائی تے پات تھونا ہے۔۔۔"

(مجھے ارسلان بھائی کے پاس سونا ہے۔)

رباب نے کہا تو ارسلان رباب کو اپنی گود میں لے کر اُن دونوں کو گڈ نائٹ کہتا اپنے کمرے میں چلا گیا

دونوں مسکرا کر اپنے کمرے میں آ گئے۔

ارسلان نے رباب کو بیڈ پر لیٹا دیا اور اُسے لوری سونا نے لگا۔

تھوڑی ہی دیر میں رباب سو گئی۔

ارسلان چینج کر کے آیا اور بیڈ پر کچھ فاصلے پر خود بھی سو گیا۔

امتیاز احمد کا ایک بیٹا احسان احمد اور دو بیٹیاں ہمنا اور آمنہ تھیں۔

اُن کے دو بیٹے جنید اور جمال اور ایک بیٹی ہادیہ تھی۔

دونوں بہنوں کی شادیاں ایک ساتھ ہوئی تھی لیکن شادی کے پہلے ہی سال ہمنا اسرار کے یہاں ارسلان پیدا ہوا تھا وہیں آمنہ خاتون کے یہاں آٹھ سال بعد رباب پیدا ہوئی تھی اس لیے ارسلان سے وہ بہت محبت کرتی تھی۔

وہ بھی خالہ جانی کہتا اُن کے آس پاس رہا کرتا تھا۔

آٹھ سال بعد جب رباب کی پیدائش ہوئی تو ہمنا اسرار نے اُسے ارسلان کے لیے مانگ لیا تھا۔

آمنہ خاتون بھی ارسلان کو بیٹے کی طرح محبت کرتی تھیں اس لیے اُنھونے سے بھی ہاں کر دی تھی۔

جبریل صاحب نے سنا تو کہنے لگے ابھی ان سب باتوں کے لیے وقت مناسب نہیں۔۔۔ جب بچّے بڑے ہوجائیگے تب کی تب دیکھی جائیگی۔

- -

رباب ویسے سب کی لاڈلی تھی لیکن ارسلان کی تو اُس میں جان بستی تھی۔

اُس کا بس چلتا تو وہ بہت پہلے ہی رباب کو اپنے ساتھ لے جاتا۔

احسان احمد کی اہلیہ فاخرہ احمد رباب کا ارسلان کے ساتھ یوں گھلنا ملنا پسند نہیں کرتی تھی۔

وہ چاہتی تھی کہ ارسلان اور اُن کی بیٹھی ہادیہ کا رشتہِ ہو جائے اس لیے ارسلان کے ساتھ بہت محبت سے بات کرتی تھیں۔

ویسے وہ مجاز کی بہت تیز تھیں اُن کے سامنے خود احسان احمد کچھ نہ بولتے تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ڈونٹ کاپی پیسٹ ویتھاوٹ مائے پرمشن

🚫 Don't copy paste without my permission

All rights have been reserved for this novel 🚫

#سحر_محبت_کا

#از_کنیز_فاطمہ

#کنیز_فاطمہ

#کنیزخان

#KanizKhan
#KanizFatma

#Episode02

رباب صبح بھی ارسلان کے ساتھ ساتھ رہی۔

ارسلان بھی رباب کو اپنی گود میں اٹھائے پھرتا رہا۔

ابھی وہ لوگ رباب کے گھر جا ہی رہے تھے کہ آمنہ خاتون کا فون آیا۔

اور جو خبر اُنہوں نے دی اُسے سنتے ہی ہمنا اسرار بے ہوش ہو گئیں۔

اسرار صاحب تو بہت پریشان ہو گئے۔

فوراََ ڈاکٹر کو بلوایا گیا۔

ارسلان رباب کو ساتھ لیے ہمنا اسرار کے سرہانے بیٹھا تھا۔

ہمنا اسرار نے آنکھیں کھولیں اور زاروقطار رونے لگی۔

"اسرار۔۔۔ ہمیں آمنہ کے پاس جانا ہے۔۔۔۔۔ چلیں۔۔۔"

ہمنا اسرار نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہمنا ہوا کیا ہے۔۔۔ آپ ایسے کیوں۔۔۔۔اور آمنہ۔۔۔اُنھیں کیا ہوا؟"

اسرار صاحب نے پوچھنا ضروری سمجھا۔

"اسرار جبریل بھائی کا ایکسڈنٹ ہو گیا ہے۔۔۔وہ لاہور سے واپس آ رہے تھے اور انکا۔۔۔۔"

ہمنا اسرار کہتے کہتے رو پڑی۔

"ہاں چلو۔۔۔۔"

ارسلان بیٹا آپ بھی ہمارے ساتھ چلو۔۔۔۔"

اسرار صاحب نے ہمنا، ارسلان اور رباب کو ساتھ لیا اور آمنہ خاتون کے گھر آ گئے۔

آمنہ خاتون نے احسان احمد کو بھی کال کر کے بلوالیا تھا۔

جب ہمنا اور اسرار صاحب پہنچے تب تک احسان احمد بھی آ چکے تھے۔

اسرار صاحب اور احسان احمد نے پتہ کیا کہ جبریل صاحب کس ہسپتال میں ہیں اور ہسپتال چلے گئے لیکن اُن لوگوں کے ہسپتال پہنچنے سے پہلے ہی جبریل صاحب خالقِ حقیقی سے جا ملے تھے۔

وہ دونوں اُن کی میت لے کر گھر آئے۔

آمنہ خاتون نے رو رو اور اپنا حال برا کر رکھا تھا۔

جبریل صاحب کی میت دیکھ کر وہ اپنے ہوش کھو بیٹھی۔

ارسلان بہت خاموشی سے سب دیکھتا رہا۔

رباب گھر میں اتنی افرا تفریح دیکھ کر سہم گئی۔

جبریل صاحب کی میت کو گھر میں اُتارا گیا تو رباب ارسلان کی گود سے نکل کر اُن کے پاس چلی گئی اور ابّو ابّو کہہ کر پکانے لگی۔

ارسلان نے اپنے آنکھوں سے آنسو صاف کیے اور رباب کو اٹھا کر ایک طرف چلا گیا۔

ہمنا اسرار آمنہ خاتون کے کمرے میں بیٹھی اُنھیں ہوش میں لانے کی کوشش کرتی رہی۔

ڈاکٹر نے آکر انجکشن لگا دیا اور ساتھ اُنھیں بہت بڑا دھچکا لگا ہے اس وجہ سے وہ اپنے ہوش گنوا بیٹھی ہیں یہ کہتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔

اسرار صاحب اور احسان احمد نے جبریل صاحب کی تدفین کے انتظامات دیکھے۔

ارسلان سارا وقت رباب کو اپنے پاس رکھے ہوئے تھا۔

بہت مشکل سے اُس نے رباب کو ہمنا اسرار کے حوالے کیا اور تدفین کے لیے چلا گیا۔

وہ لوگ تدفین سے واپس آئے تب تک رباب نے رو رو کر سارا گھر سر پر اٹھا لیا تھا۔

اس نے ارسلان کو آتا دیکھا تو وہ بھاگتی ہوئی ارسلان کے پاس آئی تھی۔

"اسلان بھائی۔۔۔"

"کیا ہوا میری ڈول کو؟"

ارسلان نے رباب کو گود میں اٹھا کر اُس کے آنسو پوچھتے ہوئے پوچھا۔

"اسلان بھائی۔۔۔ابّو۔۔۔ابّو۔۔۔تہاں ہے۔۔۔۔۔مامی تہتی ابّو نہیں آئے گے۔۔۔۔تیا وہ تبھی نہیں آئے گے؟"

(ارسلان بھائی۔۔۔ابّو۔۔۔ابّو۔۔۔کہاں ہیں۔۔۔مامی کہتی ابو کبھی نہیں آئینگے۔۔۔کیا وہ کبھی نہیں آئینگے؟)

رباب ارسلان کی گود میں چڑہی اُس کے چہرے کے پاس چہرے کیے روتے روتے پوچھ رہی تھی۔

رباب کے معصومانہ سوال پر ارسلان کا دل چھلنی ہو گیا۔

وہ اُسے سینے میں بھینچے گھر کے پیچھے کی طرف آگیا اور اُسے اپنے پاس بیٹھا کر اُس کے ہاتھ تھام لیے۔

"رُباب۔۔۔دیکھو میری بات غور سے سنو۔۔۔خالو جان اب اللہ جی کے پاس چلے گئے ہیں۔۔۔لیکن خالو جان نے جانے سے پہلے مجھے کہا تھا کہ میں اپنی رباب کا خیال رکھوں۔۔۔اس لیے اب تمہارے ابو کے حصے کی محبت بھی میں تمہیں کرونگا۔ میرے ساتھ رہو گی نہ رباب؟"

ارسلان رباب کا ہاتھ تھامے اُس سے پوچھ رہا تھا۔

رباب نے سر کو زور زور سے ہاں میں ہلایا۔

"لیتن ابّو اللہ جی تے پاس تیوں چلپے گئۓ؟ تیا وہ مت تے اور امی تے پیار نہیں
کرتے۔۔۔"
(لیکن ابّو اللہ جی کے پاس کیوں چلپے گئۓ۔۔۔؟ کیا وہ مجھ سے اور امی سے پیار نہیں
کرتے؟)
رباب نے اپنے آنسوؤں سے تر چہرے کے ساتھ پوچھا تو ارسلان کی آنکھیں بھی بھر
آئیں۔
"ایسا نہیں کہتے رباب۔۔۔آپ کے ابّو آپ سے بہت پیار کرتے ہیں۔۔ اور وہ بہت
اچھے انسان تھے۔۔۔۔۔۔
جو اچھے انسان ہوتے ہیں نہ اُن کی اللہ تعالیٰ اُنھیں اپنے پاس بلا لیتے ہیں۔"
ارسلان نے رباب کو سمجھایا۔
"تب تو میں بھی ابّو تے پاس تلی تاوں گی۔۔۔میں بھی تو اتی ہوں نہ۔۔۔۔"
(تب تو میں بھی ابّو کے پاس چلی جاؤ نگی۔۔۔۔میں بھی تو اچھی ہوں۔۔۔۔)
رباب نے کہا تو ارسلان نے تڑپ کر رباب کو اپنے سینے میں بھینچ لیا۔
"نہیں گڑیا۔۔۔ایسا نہیں کہتے۔۔۔آپ کے بنا میں کیا کروں گا۔۔۔"
ارسلان کے آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

"اِلے۔۔۔میں آپ تو تاتھ لے تاؤں گی نہ۔۔۔"

(ارے۔۔۔۔میں آپ کو توساتھ لے جاؤں گی نہ۔۔۔۔۔)

رباب نے کہا توارسلان بھیگی آنکھوں کے ساتھ مسکرا دیا۔

"ہاں پھر ٹھیک ہے۔۔۔۔ہم دونوں ساتھ چلیں گے۔۔۔۔"

ارسلان نے کہا تو رباب زور زور سے سر کو ہلانے لگی۔

"آمنہ تم اور رباب ہمارے ساتھ چلو۔۔۔۔اکیلے کیسے رہو گی۔۔۔۔"

ساری رسومات کے بعد جب سب اپنے گھر جانے لگے تو احسان احمد نے آمنہ خاتون اور رباب کو اپنے ساتھ لے جانا چاہا۔

"نہیں بھائی صاحب۔۔۔۔ہم دونوں کو یہیں رہنے دیں۔۔۔۔"

آمنہ خاتون نے منع کرنا چاہا۔

"لیکن آمنہ۔۔۔۔"

احسان احمد میں کہنا چاہا

"صیحح تو کہہ رہی ہے آمنہ۔۔۔۔اُس کا اتنا بڑا گھر ہے۔۔۔۔وہ یہاں آرام سے رہ سکتی ہے۔۔۔۔ہمارا گھر اتنا چھوٹا ہے۔۔۔۔یہ لوگ کہاں رہینگی۔۔۔۔"

فاخرہ احمد نے کہا تو آمنہ خاتون نے احسان احمد کو دیکھا۔

"کیسی باتیں کر رہی ہو فاخرہ۔۔۔۔ایک کمرہ تو خالی ہے نہ۔۔۔"

احسان احمد گڑبڑا کر بولے۔

"نہیں۔۔۔اب اُس میں جنید رہے گا۔۔۔کہتا اب جمال بھائی کے کمرے میں نہیں رہے گا۔۔۔"

فاخرہ احمد نے پھر سے منع کیا

"لیکن۔۔۔"

احسان احمد ابھی کچھ کہہ ہی رہے تھے جب آمنہ خاتون بول پڑی۔

"نہیں بھائی۔۔۔۔میں یہیں رہ لوں گی۔۔۔۔اور پھر یہ گھر چھوڑ کر جانے کا کیا تک۔۔۔"

آمنہ خاتون اُداسی سے بولیں۔

"آمنہ۔۔۔۔آپ ہمارے ساتھ چلیں۔۔۔"

اسرار صاحب نے کہا تو سب اُنھیں دیکھنے لگے۔

"آپ کا شکریہ بھائی صاحب لیکن میں اور رباب یہی رہیں گے۔۔۔۔"

آمنہ خاتون نے اُنھیں بھی منع کرنا چاہا۔

"دیکھیں آمنہ آپ کا رباب کے ساتھ ایسے اکیلے رہنا ٹھیک نہیں۔۔۔اور ویسے بھی رباب ارسلان کے ساتھ اتنی اٹیچ ہے۔۔۔وہ یہاں آپ کو اکیلے پریشان کر سکتی ہے۔۔۔۔میری بات سمجھیں اور چلیں میرے ساتھ۔۔۔۔"

اسرار صاحب نے ڈھکے چھپے لفظوں میں اُنھیں اکیلے رہنے کے نقصانات کے بارے میں بتاتے ہوئے ساتھ لے جانا چاہا۔

"لیکن بھائی صاحب۔۔۔۔"

"آمنہ کچھ مت بولو اور ہمارے ساتھ چلو۔۔۔۔"

آمنہ خاتون کچھ کہنا چاھتی تھی لیکن ہمنا اسرار نے اُنھیں ٹوک دیا۔

احسان احمد نے بھی اسرار کیا کیوں کہ وہ بھی بہن کو ایسے اکیلے نہیں رہنے دے سکتے تھے۔

اس طرح آمنہ خاتون اور رباب اسرار اور ہمنا کے ساتھ اُن کے گھر آ گئیں

رباب بہت سہم گئی تھی جب سے فاخرہ احمد نے کہا تھا کہ اُس کے ابّواب کبھی نہیں آئینگے۔ تب سے وہ ارسلان کے پاس ہی تھی۔

اُسے ڈر تھا کہیں ارسلان بھی اُسے چھوڑ کے نہ چلا جائے

ارسلان رباب کو اپنے ساتھ ہی رکھے ہوئے تھا

گھر آنے کے بعد بھی وہ اُس سے الگ نہیں ہوئی جب آمنہ خاتون نے رباب کو اپنے کمرے میں لے جانا چاہا تو وہ رونے لگی اور ارسلان کے گلے میں باہیں ڈالے اُس سے لپیٹ گئی۔

"خالہ جانی میں اُسے اپنے پاس ہی سلا دیتا ہوں۔۔۔آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔"

ارسلان نے کہا تو آمنہ خاتون پریشانی سے اُسے دیکھنے لگیں۔

"بیٹا پھر یہ روز ضد کریگی۔۔۔۔"

آمنہ خاتون نے سمجھانا چاہا۔

"تو خالہ جانی میں اسے روز اپنے آپ سلا دیا کرونگا۔۔۔آپ پریشان نہ ہو۔۔۔رباب کو اب کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔۔۔۔"

ارسلان نے رباب کی پیٹھ سہلاتے ہوئے اُنھیں کہا تھا۔

"لیکن بیٹا۔۔۔۔"

"آمنہ۔۔۔۔رباب ابھی ڈری ہوئی ہے۔۔۔اسے ارسلان کے ساتھ رہنے دو۔۔۔بعد کی ہم بعد میں دیکھ لینگے۔۔۔۔"

آمنہ خاتون ارسلان کو منع کرنا چاہتی تھی لیکن ہمنا نے اُن کی بات کاٹ دی تو وہ بھی کچھ نہیں بولیں۔

ارسلان رباب کو لے کر اپنے کمرے میں آگیا اور اُسے لوری سنا کر سلا دیا۔

رباب سو گئی تو وہ بھی چینج کر کے آکر بیڈ پر لیٹ گیا۔

رات رباب اٹھ ابّو کو پُکار کر رونے لگی تو ارسلان نے جلدی سے اُسے اٹھا کے اپنی گود میں لے لیا اور چپ کروانے لگا۔

رباب اُس کے ساتھ لگی روتی رہی اور روتے روتے سو گئی۔

رباب کی نیند نہ ڈسٹرب ہو اس لیے وہ رباب کو ایسے ہی اپنی گود میں لیے بیٹھا رہا۔

صبح جب ہمنا اسرار ارسلان کو اسکول کے لیے جگانے آئیں تب بھی اُسے ویسے ہی بیٹھ کر سوتے دیکھا۔

رباب ارسلان کی گود میں سو رہی تھی۔

ہمنا اسرار چلتی ہوئی ارسلان کے پاس آئیں اور اُس کے بالوں پر ہاتھ پھیر کر اُس کے ماتھے پر پیار کیا۔

ہمنا اسرار کے لمس پر ارسلان نے کسمسا کر آنکھیں کھول کر دیکھا اور اُنھیں دیکھ کر مسکراتے ہوئے سلام کیا۔

"السلام و علیکم امّی۔۔۔"

"و علیکم السلام میری جان۔۔۔ایسے کیوں سو رہے تھے؟"

ہمنا اسرار نے ارسلان کو بیٹھے ہوئے سوتے دیکھ کر پوچھا

"امی۔۔۔رباب رات میں خالو جان کو یاد کر کے روتی رہی تھی۔۔۔تو میں اُسے چپ کرواتے ہوئے ایسے ہی سو گیا۔۔۔"

ارسلان نے رباب کو دھیرے سے بیڈ پر لیٹا دیا اور ہمنا اسرار سے کہتا واشروم میں چلا گیا

وہ جب اسکول کے لیے تیار ہو کر آیا تب بھی رباب سو رہی تھی۔

ارسلان اُس پر لحاف برابر کرتا کمرے سے باہر آگیا اور ناشتہ کرنے لگا۔

"خالہ جانی آپ رباب کا خیال رکھیں۔۔۔میں اسکول سے جلد آ جاؤں گا۔۔۔"

ارسلان اسکول جانے سے پہلے آمنہ خاتون کو رباب کا خیال رکھنے کا کہنا نہیں بھولا تھا۔

آمنہ خاتون ارسلان کی رباب کے لیے فکر دیکھ کر مسکرا دیں۔

"ٹھیک ہے بیٹا جانی۔۔۔میں رباب کا خیال رکھوں گی۔۔۔اب آپ اسکول جاؤ۔۔۔"

آمنہ خاتون نے کہا تو وہ سر ہلاتا ہوا اسکول چلا گیا۔

- -

ارسلان دوپہر کو اسکول سے واپس آیا تو دیکھا رباب نے رو رو کر سارا گھر سر پر اٹھایا ہوا تھا۔

ارسلان بھاگتا ہوا اندر آیا اور رباب کو گود میں اٹھا لیا۔

"کیا ہوا خالہ جانی۔۔۔رباب ایسے رو کیوں رہی ہے۔۔۔۔"

ارسلان رباب کی پیٹھ سہلاتے ہوئے آمنہ خاتون سے پوچھ رہا تھا ساتھ ہی وہ ہمنا اسرار کو دیکھ رہا تھا جو پریشان سی آمنہ خاتون کے ساتھ کھڑی تھیں۔

"آپ متے تھول تے تھاں تلے گئے تھے۔۔۔۔؟"

(آپ مجھے چھوڑ کے کہاں چلے گئے تھے؟)

رباب نے روتے روتے ہچکیوں کے درمیان پوچھا تھا۔

"میں اسکول گیا تھا گڑیا۔۔۔۔"

ارسلان رباب کے آنسو پوچھنے لگا۔

"متے بھی جانا کول۔۔۔"

(مجھے بھی جانا اسکول۔۔۔)

رباب نے بہتی ناک کے ساتھ کہا تو ارسلان مسکراتا ہوا پاس کے ٹیبل پر پڑے ٹشو باکس سے ٹشو نکال کے رباب کی ناک صاف کرنے لگا۔

"ہاں۔۔۔اب میں میری گڑیا کو اپنے ساتھ اسکول لے جایا کروں گا۔۔۔آپ اب رونا بند کرو۔۔۔۔"

ارسلان نے رباب کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا تو وہ مسکرانے لگی۔

"کھانا کھایا میری گڑیا نے؟"

ارسلان اب رباب کو اپنی گود میں لیے صوفے پر بیٹھا اُس سے باتیں کر رہا تھا۔

ہمنا اسرار اور آمنہ خاتون بھی سامنے صوفے پر بیٹھ گئیں۔

"امی نے نہیں تلایا۔۔۔"

"(امی نے نہیں کھلایا۔۔۔)"

رباب معصومیت سے بولی تو ارسلان کے ساتھ ہمنا اسرار اور آمنہ خاتون بھی مسکرا دیں۔

"چلو میں کھانا کھلاتا ہوں اپنی گڑیا کو۔۔۔"

ارسلان رباب کو لے کر ڈائننگ ٹیبل پر آ گیا۔

"بیٹا آپ چینج تو کر لو۔۔۔۔"

آمنہ خاتون اُن کے پیچھے آئیں۔۔۔

"خالہ جانی میں پہلے رباب کو کھانا کھلا دیتا ہوں پھر چینج کر لونگا۔۔۔ آپ پلیز کھانا نکال دیں۔۔۔ صبح سے آپ لوگوں نے اسے بھوکا رکھا ہوا ہے۔۔۔"

ارسلان پریشان سا رباب کو اپنی گود میں بیٹھائے اُس کے بال سہلاتا بولا تو آمنہ خاتون نے گھور کر ارسلان کو دیکھا۔

ارسلان مسکرا دیا تو وہ بھی آگے بڑھ کر اُسے کھانا سرو کرنے لگیں۔

ارسلان نے رباب کو اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلایا اور پھر اُس کے کپڑے تبدیل کر کے اُسے سلا دیا۔

رباب کے سونے کے بعد ارسلان نے چینج کیا اور لنچ کرنے کے بعد پڑھائی کرنے لگا۔

تھوڑی دیر بعد رباب اٹھی تو وہ اُسے لے کر باہر گارڈن میں چلا گیا۔

وہاں رباب کو آئس کھلانے کے بعد وہ لوگ گھر آ گئے۔

رباب بہت خوش تھی کیوں کہ اب سارا ہی وقت ارسلان اُس کے ساتھ ہوتا تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ڈونٹ کاپی پیسٹ ویتھاوٹ مائے پرمشن

🚫 Don'tcopypastewithoutmypermission

Allrightshavebeenreservedforthisnovel 🚫

#سحر_محبت_کا

#از_کنیز_فاطمہ

#کنیز_فاطمہ

#کنیزخان

#KanizKhan
#KanizFatma
#Episode03

ارسلان نے رباب کا ایڈمیشن اپنے ہی اسکول میں کروادیا۔
وہ صبح رباب کو اپنے ساتھ لے جاتا اور اُسے اُس کی کلاس میں بیٹھا کراپنی کلاس میں چلا جاتا تھا۔
شروع میں رباب بہت روتی تھی جب ارسلان اُسے اُس کی کلاس میں چھوڑ دیتا تھا لیکن دھیرے دھیرے ارسلان نے اُسے سمجھا بجھا دیا۔
اب وہ وقفہ ہونے پر ارسلان کا انتظار کرتی تھی۔
ارسلان بھی وقفہ ہوتے ہی بھاگتے ہوئے رباب کی کلاس میں آجاتا۔
رباب پوری طرح اب ارسلان کے ساتھ رہتی تھی۔
رباب کا سب کچھ ہی کھانا پینا سونا جاگنا پڑھائی کرنا سب ارسلان کے ساتھ ہوتا تھا۔
ارسلان کا اسکول ختم ہواتب بھی رباب نے رو رو کر برا حال کرلیا کہ اب ارسلان اُس کے ساتھ اسکول نہیں آیا کریگا۔

ارسلان نے اُسے بہت سمجھایا کئی دِن وہ اُسے سمجھاتا رہاتب جا کر رباب مانی وہ بھی تب جب ارسلان نے اُس کے اسکول کے سب سے پاس والے کالج میں ایڈمیشن لے لیا۔

اب ارسلان اُسے اپنے ساتھ لے جاتا اور اپنے ساتھ ہی لاتا تھا۔

ارسلان کا رزلٹ بہت شاندار رہا تھا اور اُسے میڈیکل کی پڑھائی کرنے کے لئے اسکالر شپ پر امریکہ بھیجا جا رہا تھا۔

ارسلان خوش تو بہت تھا لیکن اُداس بھی تھا کیوں کہ رباب کو چھوڑ کر جانا اُس کے لیے سُہانے روح تھا۔

سب اُس کے رزلٹ سے بہت خوش تھے اور اُس کے امریکہ جانے کا سن کر تو اسرار صاحب کا سینا چوڑا ہو گیا تھا۔

رباب بھی ارسلان کے رزلٹ سے بہت خوش تھی اُس نے اپنے سارے دوستوں کو گھر بولا کر لنچ کروایا تھا۔

وہ ایک ایک کو بتا رہی تھی کہ اُس کے ارسلان بھائی نے پورے ملک میں ٹاپ کیا ہے لیکن وہ ارسلان کے امریکہ جانے والی بات سے انجان تھی۔

ارسلان بہت اُداس تھا۔

"ارسلان بھائی۔۔۔۔آپ خوش نہیں؟"

شام کو ارسلان اور رباب بیٹھے باتیں کر رہے تھے جب رباب نے ارسلان کا اُداس چہرہ دیکھ کر پوچھا۔

"میں خوش ہوں گڑیا۔۔۔۔"

ارسلان نے مصنوعی ہنسی کے ساتھ کہا۔

"آپ مجھ سے جھوٹ بولیں گے؟ اپنی گڑیا سے؟"

رباب نے نچلا ہونٹ لٹکا کر معصومیت سے کہا تو ارسلان کو سچ میں ہنسی آگئی۔

"نہیں۔۔۔ میں تم سے جھوٹ نہیں بول سکتا۔۔۔ لیکن میں سچ بول کر تمہارا دل بھی نہیں توڑ سکتا۔۔۔ میری بات سن کر تمہیں بہت تکلیف ہو گی گڑیا۔۔۔"

ارسلان اُداس چہرے کے ساتھ بولا۔

"ایسی کیا بات ہے ارسلان بھائی کہ آپ کو لگتا ہے میرا دل ٹوٹ جائیگا؟"

رباب پریشان سی ارسلان کا ہاتھ تھام کر پوچھنے لگی۔

"گڑیا۔۔۔ تم مجھ سے وعدہ کرو کہ تم روؤگی نہیں۔۔۔ میں بہت تکلیف میں ہوں گڑیا۔۔۔ تم مجھے اپنے آنسوؤں سے اور تکلیف نہیں پہنچاؤگی۔۔۔ مجھ سے وعدہ کرو۔۔۔"

ارسلان رباب کا ہاتھ مضبوطی سے تھامے اُسے اپنے امریکہ جانے کا بتانے لگا۔

"ارسلان بھائی ایسا کیا ہے جو میں۔۔۔آپ کہیں۔۔۔کہیں آپ مجھے چھوڑ کر۔۔۔۔؟"

رباب کہتے کہتے اصل بات تک پہنچ گئی۔

اُس کی آنکھیں آنسوں سے بھر گئی۔

"گڑیا میری بات سنو۔۔۔۔۔۔میرا جانا بہت ضروری ہے۔۔۔ابّو جو تعلیم مجھے دلوانا چاہتے ہیں وہ یہاں رہ کر نہیں لی جا سکتی۔۔۔۔نہ ہی ابّو اپنی سروس میں مجھے وہ تعلیم دلوا سکیں گے۔۔۔۔گڑیا مجھے اسکالر شپ پر امریکہ بھیجا جا رہا ہے۔۔۔جہاں سے میں ایک اچھا اور قابل ڈاکٹر بن کر ابّو امی کا خواب پورا کر سکتا ہوں۔۔۔۔گڑیا میرا یقین کرو۔۔۔تمہیں چھوڑ کر جاتے ہوئے مجھے تم سے کہیں زیادہ تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔۔لیکن میں یہ ہمارے مستقبل کے لیے ہی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔"

ارسلان نے رباب کا ہاتھ مضبوطی سے تھاما ہوا تھا ورنہ وہ اُس کی بات سنتے ہی روتے ہوئے بھاگ گئی ہوتی۔

اب بھی وہ رو رہی تھی اور ارسلان کی بے چینی میں اضافہ کر رہی تھی۔

"گڑیا۔۔۔پلیز۔۔۔۔ایسے مت روؤ۔۔۔۔۔۔۔تم نہیں چاھتی کہ تمہارے ارسلان بھائی ایک اچھے ڈاکٹر بنے؟"

ارسلان نے رباب کو دیکھتے ہوئے اُس کے ہاتھ پر دباؤ ڈالا تو اُس کی آنکھوں سے بہتے آنسوؤں میں روانگی آگئی اور وہ روتے ہوئے ارسلان کے گلے لگ گئی۔

"ارسلان بھائی۔۔۔۔آپ۔۔میں۔۔۔اکیلے۔۔۔۔کیسے۔۔۔۔"

رباب روتے روتے بول رہی تھی۔

"گڑیا۔۔۔۔میں بس کچھ سالوں کے لیے جا رہا ہوں۔۔۔میں جلدی آ جاؤنگا۔۔۔۔"

آنسوں کا گولا اُس کے گلے میں اٹکنے لگا۔

رباب چپ چپ رہنے لگی۔

کچھ دنوں بعد ارسلان کے جانے کا دِن بھی آگیا۔

رباب نے ارسلان کی ساری پیکنگ کی تھی۔

ارسلان کی ایک ایک چیز رباب نے پیک تھی کیونکہ ہمنا اسرار سے زیادہ اُسے پتہ تھا کہ ارسلان کو کب کس چیز کی ضرورت پڑے گی۔

کل صبح ارسلان کی فلائٹ تھی۔

رباب اُداس سی اپنے کمرے میں بیٹھی تھی۔

کھانا بھی وہ آج کل برائے نام ہی کھاتی

ارسلان ضد کر کے کھلانے کی کوشش کرتا تو وہ رو پڑتی۔

ارسلان رباب کی آنسو دیکھتا تو اُس کا دل چھلنی ہو جاتا۔

آج بھی وہ بے چینی سے کمرے میں ٹہل رہا تھا پھر کچھ سوچ کر رباب کے کمرے میں آ گیا۔

رباب کا کمرہ لوک نہیں تھا۔

یہ وہ دونوں اپنے کمرے لوک کرتے ہی نہیں تھے کیونکہ جب رباب کو کوئی کام ہوتا چاہے رات کے دو بج رہیں ہو وہ ارسلان کے کمرے میں پہنچ جاتی تھی یہی حال ارسلان کا تھا۔۔۔

ارسلان کمرے میں آیا تو رباب کو کھڑکی کے پاس کھڑا دیکھ کر اُس کے قریب آ گیا۔

ابھی وہ چند قدموں کے فاصلے پر ہی تھا کہ اُس نے رباب کی سوں سوں کی آواز سنی۔۔۔

"گڑیا۔۔۔"

ارسلان نے رباب کا بازو پکڑ کر اُسے اپنے سامنے کیا۔

رباب کی لہو رنگ آنکھیں اُس کے بہت دیر سے رونے کی گواہی دے رہے تھے۔

"گڑیا یہ تم۔۔۔"

ارسلان نے کہنا چاہا لیکن رباب ارسلان کو دیکھ کر زارو قطار روتی فرش پر بیٹھ گئی۔

ارسلان حیران سا فرش پر رباب کے سامنے بیٹھا اُسے بے تحاشہ روتے ہوئے دیکھے گیا۔

"گڑیا۔۔۔۔پلیز رونا بند کرو۔۔۔میں کہیں نہیں جاؤنگا۔۔۔۔کہیں بھی نہیں۔۔۔۔نہیں بننا مجھے ڈاکٹر۔۔۔۔میں یہی رہ کر پڑھائی کر لونگا۔۔۔گڑیا۔۔۔۔۔پلیز ایسے نا کرو۔۔۔۔میں تمہیں ایسے روتے نہیں دیکھ سکتا۔۔۔۔"

ارسلان کہتا رباب کو اپنے سینے سے لگا کر اس کے بال سہلاتے ہوئے اُسے چپ کروانے کی کوشش کر رہا تھا۔

"رباب۔۔۔تم اتنی خود غرض کیسے ہو سکتی ہو۔۔۔اپنے ارسلان بھائی کی ترقّی کی راہ میں رکاوٹ کیسے بن سکتی ہو؟ کیسے رباب کیسے۔۔۔۔؟"

رباب کے اندر سے اُس کے ضمیر نے اُسے جھنجھوڑ دیا۔

"ارسلان بھائی۔۔۔۔میں۔۔۔میں آپ کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنوں گی۔۔۔میں آپ کی کمزوری نہیں۔۔۔آپ کی طاقت ہوں۔۔۔آپ جب ڈاکٹر بن جائیگے تو میں فخر سے آپ کے بارے میں سب کو بتاؤں گی۔۔۔۔"

رباب نے ارسلان سے الگ ہو کر روتے ہوئے کہا تھا۔

"لیکن گڑیا۔۔۔"

ارسلان رباب کے آنسو دیکھ کر اپنا جانے کا فیصلہ بدل چکا تھا۔

"نہیں ارسلان بھائی۔۔۔آپ کو میری قسم۔۔۔۔۔"

"نہیں گڑیا۔۔۔۔ آئندہ کبھی اپنی قسم دینے کی کوشش نہیں کرنا۔۔۔۔"

ارسلان نے رباب کر لبوں پر ہاتھ رکھ کر اُس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی کاٹ دی۔

"چلیں۔۔۔مجھے آئس کریم کھیلا کر لائیں۔۔۔۔"۔

رباب بھیگی آنکھوں سے مسکراتی کھڑی ہو کر ارسلان سے بولی۔

"اتنی رات کو؟"

ارسلان کھڑے ہوتے ہوئے بولا۔

"ہاں۔۔۔۔ پھر کل کے بعد کون میری ہر آواز پر لب بیک کہے گا؟"

رباب نے کہا تو ارسلان کے آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے جنہیں چھُپانے کے لیے اُس نے سر جھکا لیا۔ لیکن اُس کے آنسو رباب سے چھپ نہ سکے۔

ارسلان رباب کو آئس کریم کھلانے لے گیا۔

گھر آنے سے پہلے ارسلان رباب کو لونگ ڈرائیو پر بھی لے گیا

اُس کے بعد بھی دونوں ایک جگہ گاڑی کھڑی کر کے چہل قدمی کرتے رہے۔

دونوں نے ساری رات سڑک پر گھومتے ایک دوسرے کے ساتھ وقت گزارتے ہوئے بیتا دی۔

وہ لوگ صبح گھر آئے۔

For more visit (exponovels.com)

رباب نماز ادا کرنے کے بعد بہت دیر تک ارسلان کے لیے دعا کرتی رہی۔

کچھ دیر بعد ارسلان ایئر پورٹ کے لیے نکلنے لگا لیکن رباب کمرے سے باہر نہیں آئی۔

ارسلان کمرے کے دروازے کو نوک کرتا رہا لیکن رباب کو نا باہر آنا تھا نہ ہی وہ باہر آئی۔

اسرار صاحب نے ارسلان کو دیر نہ ہو جائے اس لیے اُسے ساتھ لے کر ایئر پورٹ چلے گئے۔

رباب کھڑکی کے پردے کے پیچھے چھپی ارسلان کو جاتا ہوا دیکھتی رہی۔

ارسلان جانے سے پہلے بار بار رباب کی کھڑکی کو دیکھتا رہا لیکن اُسے رباب نظر نہ آئی اور وہ مایوس سا ایئر پورٹ کے لیے نکل گیا۔

- -

ارسلان کے جانے کے بعد سے رباب کمرے سے نہیں نکلی تھی۔

نہ اُس نے کچھ کھایا تھا نہ پیا تھا۔

ارسلان سارے راستے بے چین رہا۔

امریکہ پہنچتے ہی اُس نے سب سے پہلے رباب کو فون کیا لیکن اُس کا نمبر بند جا رہا تھا۔

اُس نے تھک کر گھر کے نمبر پر فون کیا۔

"السلام و علیکم امی۔۔۔امی گڑیا کہاں ہے؟ کیسی ہے؟ رو تو نہیں رہی؟"

ارسلان نے ہمنا اسرار کے فون اٹھاتے ہی سلام کے بعد رباب کے بارے میں پوچھا تھا۔

اُس کے لحظے کی عجلت اُس کی رباب کے لیے پریشانی عیاں کر رہی تھی۔

"وعلیکم السلام بیٹا۔۔۔رباب ٹھیک ہے۔۔۔سو رہی ہے۔۔۔"

ہمنا اسرار نے جھوٹ بولا۔

"ابھی؟ اس وقت؟"

ارسلان نے وقت دیکھا۔

"ہاں وہ دیر سے بیٹھی پڑھ رہی تھی تو شاید سر درد ہو گیا ہے اس لیے سو گئی۔"

ہمنا اسرار نے بہانہ کیا۔

ارسلان مایوس سا فون بند کر گیا

ارسلان کو کہیں بھی قرار نہیں مل رہا تھا۔

وہ اپنے اپارٹمنٹ آگیا۔ اور اپنا سامان رکھنے لگا۔

اُس کا سارا دھیان رباب کی طرف تھا۔

آمنہ خاتون رباب کے کمرے میں آئیں تو دیکھا رباب بیڈ پر بے سودھ لیٹی ہے۔

"رباب۔۔۔ بیٹا کیا ہوا؟"

آمنہ خاتون نے رباب کے گال تھپتھپا کر اسے ہوش میں لانے کی کوشش کی۔

رباب ویسی ہی پڑی رہی۔

آمنہ خاتون ہمنا اسرار کو بولالائیں اُن لوگو نے ڈاکٹر کو بلایا۔

ڈاکٹرا نجکشن لگا کر چلا گیا۔

رباب کو ہوش آیا تو وہ آنکھیں کھولتے ہی ارسلان کو پُکار کر رونے لگی۔

آمنہ خاتون اور ہمنا اسرار تو رباب کی حالت دیکھ کر گھبرا گئیں

اسرار صاحب کو جب رباب کی حالت کا پتہ چلا تو وہ آفس سے جلدی گھر آ گئے اور سیدھا رباب کے کمرے میں آئے۔

"بیٹا۔۔۔ آپ نے کیا حالت بنا رکھی ہے؟"

اسرار صاحب نے پوچھا تو رباب نے آنکھوں میں آنسوں سمیت اُنھیں دیکھا۔

"خالو جان۔۔۔"

رباب نے کچھ کہنا چاہ لیکن آنسو کا گولا اُس کے گلے میں پھنس گیا اور اُس کی بات مکمّل نہیں ہو سکی۔

"بیٹا۔۔۔میں جانتا ہوں کہ آپ ارسلان سے بہت اٹیچ ہو۔۔۔لیکن بیٹا آپ اُس کے لیے ایسے رو رو کر اپنی صحت خراب کیوں کر رہی ہو؟ آپ نہیں چاہتی کا آپ کے ارسلان بھائی ایک بہت بڑے ڈاکٹر بنے؟ اُنھیں لوگ جانے؟ اُن کی ایک الگ پہچان بنے؟"

اسرار صاحب نے رباب کے بال سہلاتے ہوئے کہا تو رباب بنا کچھ بولے اُنھیں دیکھے گئی۔

"بیٹا ارسلان وہاں بھی آپ کے لیے بہت پریشان ہے۔۔۔آپ پلیز اُس سے بات کر کے اُسے تسلّی دے دو کہ آپ ٹھیک ہو۔۔۔ورنہ وہ سب کچھ چھوڑ کر واپس پاکستان آ جائیگا۔۔۔"

اسرار صاحب کے لحظے میں التجاء تھی۔

رباب کچھ نہیں بولی بس نظریں جھکا گئی۔

اسرار صاحب کا موبائل بجا تو انہوں نے موبائل نکال کر دیکھا جہاں ارسلان کی کال آ رہی تھی۔ اُنھوں نے کال ریسیو کی۔

"السلام و علیکم ابّو۔۔۔ابّو گڑیا سے بات کروا دیں۔۔۔پلیز۔۔۔"

ارسلان کے انداز میں بے قراری ہی بے قراری تھی۔

"و علیکم السلام بیٹا۔۔۔لو رباب سے بات کرو۔۔۔"

اسرار صاحب نے فون رباب کی طرف بڑھایا۔

رباب نے اُن کے ہاتھوں سے فون لے کیا اور کان سے لگایا۔

"السلام و علیکم۔۔۔۔"

رباب نے آہستہ سے کہا۔

"و علیکم السلام گڑیا۔۔۔کیسی ہو؟ آواز اتنی بھاری کیوں ہے؟ روتی رہی ہو؟"

ارسلان کے کہنے کی دیر تھی کہ رباب کے رکے آنسو ایک بار پھر بہنے لگے۔

اسرار صاحب نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اُس سے التجا کی تھے۔

"گڑیا۔۔۔"

ارسلان نے رباب کی خاموشی طویل ہونے پر ایک پھر پُکارا۔

"میں۔۔۔میں ٹھیک ہوں۔۔۔بس۔۔۔سردی۔۔۔ہو گئی ہے۔۔۔۔آپ بتائیے۔۔۔کیسے ہیں۔۔۔کیسا ہے امریکا۔۔۔"

رباب نے بات بدلنی چاہی۔

"میں بھی اتنا ہی ٹھیک ہوں جتنی میری گڑیا ہے۔۔۔۔اور امریکہ ویسا ہی ہے جیسا میری گڑیا کے بنا کوئی بھی جگہ ہوتی ہے۔۔۔"

ارسلان نے گہری سانس لی۔

اُسے پتہ تھا رباب روتی رہی ہے اور بس اُسے مطمئن کرنے کے لیے اُس سے نورمل انداز میں بات کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

"رُکو۔۔۔میں ویڈیو کال کرتا ہوں۔۔۔۔"

ارسلان نے کہا تو رباب گڑبڑا گئی۔

"نہ۔۔۔نہیں۔۔۔اب ہم آپ کے واپس آنے کے بعد ہی ایک دوسرے کو دیکھیں گے۔۔۔"۔

رباب نے جی کڑا کر کے کہا۔ ساتھ دو موتی اُس کی آنکھ سے ٹوٹ کر اُس کے رخسار بھگو گئے۔

"ٹھیک ہے۔۔۔جیسی تمہاری مرضی۔۔۔بس اپنا خیال رکھنا"

ارسلان نے کہہ کر نے فون کاٹ دیا۔

ارسلان فون کاٹ کر اپنے سرخ آنکھوں کو ہاتھوں کی پشت سے رگڑتا ہوا اپنے اپاٹمنٹ سے باہر نکل گیا۔

فون کٹتے ہی رباب چہرہ ہاتھوں میں تھامے رونے لگی۔

- -

- - - - - - - - - - - - - - - - - -

دِن مہینے سال گزرتے گئے۔

رباب اُسے طرح ارسلان کو یاد کرتے ہوئے روتی رہی

ارسلان رباب کو کئی بار فون کرتا۔۔۔۔ بہت بار وہ فون نہیں لیتی کہ ارسلان کی آواز سنتے ہی اُسے رونا آجاتا تھا اور وہ اُسے وہاں پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔

بہت بار ارسلان نے کہا کہ ویڈیو کال پر بات کرے لیکن وہ نہیں مانی۔

رباب اکثر ارسلان کے کمرے میں پائی جاتی۔ کبھی کبھی اُس کے کمرے میں ہی سو جاتی۔

اُس کی اسٹڈیز بھی ہو رہی تھی لیکن اُس کا دل اب ہر چیز سے اچاٹ ہو گیا تھا۔

نہ وہ زیادہ بولتی تھی نا کوئی ضد کرتی تھی۔

ارسلان جب تک یہاں تھا وہ کبھی رباب کو کیچن میں نہیں جانے دیتے تھا۔

آمنہ خاتون کہتی بھی کہ کچھ کچھ کام کرنا وہ رباب کو سیکھنے دے لیکن وہ مانتا ہی نہیں تھا۔

اب رباب خود ہی سب کچھ سیکھ گئی تھی۔

ارسلان کو یاد کرنے کے علاوہ وہ بہت کم وقت میں پڑھائی کرتی تھی اور کچھ وقت کیچن میں گزار لیتی۔

ہمنا اسرار اور آمنہ خاتون اُس کے اس عمل سے بہت خوش تھیں۔

ارسلان کی اسٹڈیز پوری ہو گئی تھیں۔ وہ ایک کامیاب نیورو سرجن بن گیا تھا

جب رباب کو پتہ چلا کہ ارسلان پاکستان واپس آرہا ہے تب سے اُس کے پیر زمین پر نہیں پڑ رہے تھے۔

وہ کبھی اُس کا کمرہ سجاتی۔۔۔کبھی اُس کے لیے کھانے کی نئی نئی ڈیش سوچتی۔

لیکن ارسلان کے آنے کے ایک دن پہلے اُس نے فون کرکے بتایا کہ ایک سیمینار میں شرکت کرنے کی وجہ سے اُسے ابھی پاکستان آنے میں کچھ دن اور لگ جائینگے۔

ہمنا اسرار تو اس بات کو سن کر اُداس ہو گئیں۔جب کہ رباب کمرے میں آکر بے تحاشہ رونے لگی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ڈونٹ کاپی پیسٹ ویتھاوٹ مائے پرمشن

🚫 Don't copy paste without my permission

All rights have been reserved for this novel 🚫

#سحر_محبت_کا

#از_کنیز_فاطمہ

#کنیز_فاطمہ

#کنیزخان

#KanizKhan
#KanizFatma
#Episode04

رباب سارا دن روتی رہی تھی۔

شام کو جب وہ کمرے سے باہر آئی تو آمنہ خاتون اُس کی سوجی ہوئی آنکھیں دیکھ کر اُس کی طرف بڑھیں۔

"رباب۔۔۔بیٹا کیا ہوا؟ روئی ہو تم؟"

آمنہ خاتون پریشان لگ رہی تھی۔

"نہیں۔۔۔بس سر میں درد تھا۔۔۔"

رباب نے بہانہ بنایا اور کیچن میں آکر ارسلان کی پسند کی ڈیش بنانے لگی۔

آج رات ہی تو اُسے آنا تھا۔

رباب کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے جنہیں وہ اپنے ہاتھوں کی پشت سے صاف کرتی کھانا بنانے لگی۔

ڈنر پر سب نے ہی اُس کے کھانے کی تعریف کی

وہ لبوں پر مصنوعی مسکراہٹ سجائے اُن کی تعریف وصول کرتی رہی۔

اُس نے سب کے کھانے کے بعد کھانا کھانا چاہا تو اُس کے گلے میں آنسو کا گولہ اٹک گیا۔

اُس نے پلیٹ میں نکالا ہوا کھانا ڈسٹبین میں ڈال دیا اور کیچن کی لائیٹ بند کرتی اپنے کمرے میں آگئی۔

اب بھی رباب اپنے کمرے میں بند ارسلان کو یاد کرتے ہوئے آنسو بہا رہی تھی۔

"آپ کو دیکھے ہوئے 5 سال ہو گئے۔۔۔۔اب اور انتظار نہیں ہوتا مجھ سے ارسلان بھائی۔۔۔۔جلدی آجائیں۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔آپ کی گڑیا بہت اُداس ہے آپ کے بغیر۔۔۔۔"

رباب بیڈ کے پاس بیٹھی گھٹنوں میں سر دیئے بولے جا رہی تھی۔

وہ دائیں طرف کھڑکی کے سامنے بیڈ کے پاس بیٹھی تھی۔

دروازے سے دیکھا جائے تو کمرا بالکل خالی لگتا تھا۔

اُس کی سسکیوں نے کمرے کی خاموشی میں ارتعاش پیدا کر کے اس کی موجودگی کو اجاگر کر رکھا تھا۔

ارسلان اسلام آباد ایئر پورٹ پر کھڑا اپنے ملک کی خوشبو کو آنکھیں بند کیے محسوس کر رہا تھا۔

پورے 5 سال بعد وہ اپنے ملک کی سر زمین پر کھڑا اپنے ملک کو سلام کر رہا تھا۔

ارسلان کیب لے کر گھر کے لیے نکلا۔

اُس کا سیمینار میں جانا اور کچھ دن بعد آنا سب اُس نے جھوٹ بولا تھا۔

وہ اپنے سارے سیمینار ختم کر کے ہی پاکستان کے لیے نکلا تھا لیکن پھر اُسے خیال آیا کہ کس طرح رباب نے اُسے 5 سال تک اپنے آپ کو دیکھنے سے محروم رکھا ہوا تھا اس لیے اُس نے فون کر کے گھر میں کچھ دِن بعد آنے کا کہہ دیا تھا۔

وہ سب کو سرپرائز دینا چاہتا تھا اور سب سے زیادہ رباب کو۔

اُس نے کتنا تڑپایا تھا اپنے آپ کو چھپائے رکھا 5 سال تک وہ رباب کو دیکھنے کے لیے ترستا رہا تھا۔

جب بھی وہ رباب سے ویڈیو کال کی بات کرتا وہ منع کر دیتی۔

اتنا تنگ کرنے کا حق تو اُس کا بھی بنتا تھا۔

وہ گھر میں داخل ہوا تو ہر طرف سنّاٹا چھایا ہوا تھا۔

وہ چلتا ہوا ہمنا اسرار کے کمرے میں آیا اور دھیرے سے دروازہ نوک کیا۔

"ہمنا۔۔۔۔اتنی رات کو کون نوک کر رہا ہے۔۔۔۔"

اسرار صاحب نے آنکھیں کھول کر سائڈ پر رکھی اپنی گھڑی میں وقت دیکھتے ہوئے پوچھا

تھا۔

"پتہ نہیں۔۔۔۔شاید آمنہ یہ رباب ہو۔۔۔میں دیکھ کر آتی ہوں۔۔۔"

ہمنا اسرار کہتی ہوئی بیڈ سے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھیں۔

ہمنا اسرار کے دروازہ کھولتے ہی ارسلان مسکراتا ہوا اُن کے گلے لگ گیا۔

ساتھ سلام کر کے اُن کی خیریت بھی دریافت کی۔

"السلام و علیکم امی۔۔۔کیسی ہے آپ؟"

"و علیکم السلام بیٹا۔۔۔آپ تو کچھ دِن بعد آنے والے تھے نا؟"

ہمنا اسرار حیرت اور خوشی کے ملے جلے احساس کے ساتھ بولیں۔

"بس۔۔۔دل کیا اپنی امی کو سرپرائز دوں۔۔تو آ گیا۔۔۔"

ارسلان مسکراتے ہوئے کہے جا رہا تھا۔

اسرار صاحب بھی ارسلان کو دیکھ چکے تھے۔

وہ بیڈ سے اٹھ کر اُن کے پاس آ گئے۔

"السلام و علیکم ابّو۔۔۔"

ارسلان اب اُن کے گلے لگ کر اُنھیں سلام کر رہا تھا۔

"و علیکم السلام بیٹا۔۔۔۔۔اچھا سرپرائز دیا تم نے۔۔۔۔"

اسرار صاحب خوشی سے اُس کی پیٹھ تھپتھپاتے ہے بولے۔

"بس ابّو۔۔۔۔"

ارسلان نے کان کھجایا۔

"جب سے سنا ہے کہ تم آج نہیں آ رہے تب سے روتی رہی ہے۔۔۔اب بھی شاید رو رہی رہی ہو۔۔۔۔جاؤ اُسے دیکھ لو۔۔۔۔"

ہمنا اسرار نے کہا تو ارسلان کی ایک ہارٹ بیٹ مس ہوئی۔

"کون۔۔۔۔؟"

ارسلان نے انجان بننے کی اداکارہ کی۔

"بیٹا جی جس کے لیے آپ نے یہ سرپرائز پلان کیا ہے نہ وہ۔۔۔۔"

ہمنا اسرار نے ارسلان کے کان پکڑ کر کہا

"آہ امی۔۔۔ درد ہو رہا ہے۔۔۔۔۔ کیسی ماں ہیں آپ۔۔۔ 5 سال کے بعد بیٹے کے گھر آتے ہی اُس پر تشدّد کر رہیں ہیں؟"

ارسلان نے اپنے کان چھڑواتے ہوئے دہائی دی۔

"تشدد۔۔۔؟"

ہمنا اسرار نے آنکھیں بڑی کی تو ارسلان اُن کے گال پر بوسا دے کر آمنہ خاتون کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

آمنہ خاتون نے دروازہ کھولا تو اُسے دیکھتے ہی اُسے گلے لگا کر اُسے سے الگ ہوئی اور اُس کی پیشانی چوم لی۔

"السلام و علیکم خالہ جانی"

ارسلان نے مسکراتے ہوئے سلام کیا۔

"و علیکم السلام بیٹا جانی۔۔۔ آپ کچھ دِن بعد نہیں آنے والے تھے؟"

آمنہ خاتون حیران سی بول پڑیں۔

"کیا ہو گیا ہے خالہ جانی آپ لوگوں کو؟ میرے آنے سے خوش نہیں کیا آپ لوگ؟ واپس چلا جاؤں؟"

ارسلان نے منہ بنا کے کہا تو آمنہ خاتون مسکرا دیں۔

"اب تم جا ہی نہیں سکتے۔۔۔ کیوں کہ اب کی بار رباب تمہیں جانے ہی نہیں دیگی۔۔۔"

آمنہ خاتون نے مسکرا کر کہا تو ارسلان بھی مسکرا دیا۔

"کیسی ہے وہ؟"

ارسلان نے بے چینی سے پوچھا۔

"بہت روتی ہے تمہیں یاد کر کے۔۔۔۔"

آمنہ خاتون نے بتایا تو ارسلان مسکرا دیا۔

"اب میں اُسے کبھی رونے نہیں دوں گا۔۔۔۔"

ارسلان نے اُنھیں دیکھتے ہوئے کہا۔

"ناراض بھی ہے تم سے۔۔۔ جب سے تم نے بتایا تھا کہ آج نہیں آرہے ہو تب سے روئے جا رہی ہے"

آمنہ خاتون نے اُسے آگاہ کیا۔

"میں منا لوں گا اُسے۔۔۔۔"

ارسلان مسکرا کر کہتا رباب کے کمرے کی طرف بڑھ گیا

ارسلان بے چینی سے رباب کے کمرے میں آیا۔

اُس کا کمرہ لوک نہیں تھا۔

ارسلان کمرے میں آیا تو کمرا بالکل خالی معلوم ہو تا تھا۔ ارسلان نے واشروم کی طرف دیکھا جو خالی تھا۔

کچھ سوچتے ہوئے وہ کمرے سے باہر جانے لگا تب ہی رباب کی سسکیوں نے اُس کی کمرے میں موجودگی کی گواہی دی۔

ارسلان چلتا ہوا بیڈ کے قریب پہنچا تو دیکھا رباب گھٹنوں میں سر دیئے بیٹھی رو رہی ہے۔

"رباب۔۔۔۔۔"

ارسلان نے رباب کے سر پر ہاتھ رکھ کر اُسے پُکارا تو رباب نے سر اٹھا کر اپنی لہو رنگ آنکھوں سے ارسلان کو دیکھا۔

اور اٹھ کر کمرے کی کھڑکی کے پاس چلی گئی۔

ارسلان اُس کی سرخ آنکھیں دیکھ کر کچھ دیر کے لیے ساکت رہ گیا تھا۔

اب حیران سا رباب کو اُسے دیکھنے کے بعد کسی بھی ردِّ عمل کے بغیر کھڑکی کے پاس جاتا دیکھ رہا تھا۔

"رباب۔۔۔۔"

ارسلان اُس کے پاس آتا ایک بار پھر اُسے پُکار رہا تھا۔

"کیوں۔۔۔۔کیوں ارسلان بھائی۔۔۔کیوں اپنی گڑیا کو تڑپا رہے ہیں۔۔۔۔آپ کو پتہ بھی ہے کہ آپ کی گڑیا آپ کا کتنی شدّت سے انتظار کر رہی ہے پھر بھی آپ۔۔۔پھر بھی آپ مجھے۔۔۔۔۔"

رباب ارسلان کو اپنا خیال سمجھ کر اُس سے ہی اُس کی شکایت کر رہی تھی۔

"رباب میں۔۔۔"۔

ارسلان رباب کی طرف قدم بڑھا کر اُس کی پاس آیا۔

"ارسلان بھائی اب اور مت تڑپائے۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔پلیز مجھے۔۔۔۔"

وہ کہتی ایک بار پھر رونے لگی۔

"رباب۔۔۔۔دیکھو میں۔۔۔میں واپس آگیا ہوں۔۔۔۔تمہارے پاس۔۔۔ہمیشہ کے لیے۔۔۔"

ارسلان نے رباب کا بازو پکڑ کر اُسے جھنجھوڑ دیا۔

"ارسلان بھائی۔۔۔آپ۔۔۔آپ سچ میں۔۔۔۔سچ میں ہیں۔۔۔۔"

رباب نے ارسلان کے ہاتھوں کا لمس اپنے بازوں پر محسوس کر کے پھر سے یقین کرنا چاہا۔

"ہاں۔۔۔۔رباب دیکھو۔۔۔میں آگیا۔۔۔تمہارے پاس۔۔۔"

ارسلان بولا تو رباب روتے ہوئے ارسلان کے گلے لگ گئی اور زور زور سے رونے لگی۔

"آپ۔۔۔آپ۔۔۔میرے۔۔۔۔میرے۔۔۔۔ارسلان۔۔۔۔ارسلان بھائی۔۔۔۔"

رباب کہتی روئے جارہی تھی۔

ارسلان مسکراتے ہوئے اس کی پیٹھ سہلاتا ہوا اسے چپ کروانے کی ناکام کوشش کررہا تھا۔

"بس رباب۔۔۔اب اور کتنا روؤں گی۔۔۔۔میں اب آتو گیا ہوں۔۔۔"

ارسلان نے رباب کو خود سے الگ کر کے اس کے آنسو پوچھتے ہوئے کہا تو رباب اُسے دیکھے گئی۔

کتنے سالوں بعد دیکھ رہیں تھی وہ ارسلان کو۔

کتنا خوبصورت ہوگیا تھا وہ اتنے سالوں میں۔

کھڑی ساتواں ناک۔۔۔کالے گھنے بال۔۔۔لمبا اونچا قد۔۔۔بڑی بڑی روشن آنکھیں۔۔۔۔مسکراتے لب۔۔۔۔چوڑا سینا۔۔۔اُس پر اُس کے ایک ادا سے بنائے گئے بال، آنکھوں پر چشمہ، ہاتھوں میں گھڑی۔۔۔وائٹ شرٹ پر کالی پینٹ۔۔۔۔

وہ ہر طرح سے خوبصورتی کا پیکر تھا۔

رباب اُسے دیکھے جا رہی تھی جب ارسلان نے اُس کے چہرے کے سامنے چٹکی بجا کر اُس کی سوچوں کا تسلسل توڑا۔

"کہا گم ہو؟"

ارسلان نے پوچھا۔

"نہ۔۔۔نہیں۔۔۔کہیں نہیں۔۔۔"

رباب نے نظریں جھکا لیں۔۔۔

"سنا ہے کھانا بہت اچھا پکانے لگی ہو؟"

ارسلان رباب کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔

"آپ نے۔۔۔آپ نے کھانا کھایا؟"

رباب کو اچانک اُس کی بھوک کی فکر ہوئی

"نہیں۔۔۔سوچا تھا آج تمہارے ہاتھ کا بنا کچھ کھاؤں گا۔۔۔۔لیکن تمہیں تو رونے دھونے سے فرصت نہیں۔۔۔"

ارسلان نے کندھے اچکا کر کہا

دراصل وہ رباب کو روتا ہوا نہیں دیکھ پا رہا تھا اس لیے اُسے موزوں سے ہٹانا چاہا۔

"چلیے۔۔۔میں آپ کو کھانا کھلاتی ہوں۔۔۔"

رباب نے اپنے آنسو صاف کیے اور اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے کیچن کی طرف لے جانے لگی۔

رباب ارسلان کو کیچن میں لے آئی۔ اُسے ایک چیئر پر بیٹھا کر اُس کے لیے کھانا نکال کر اُس کے۔ سامنے رکھا

اور اس کے سامنے بیٹھ گئی۔

"میرے ہاتھ صاف نہیں رباب۔۔۔۔ میں کھانا نہیں کھا سکتا۔۔۔"

ارسلان نے اپنے ہاتھ دکھائے۔

"میں کھیلا دیتی ہوں۔۔۔"

رباب اٹھ کر اُسے کی پلیٹ سے نوالہ بناتے ہوئے اُس کے منہ کے سامنے کیا تو ارسلان رباب کو دیکھتے ہوئے لقمہ منہ میں رکھ کر چبانے لگا۔

"ہمم۔۔۔ بہت اچھا کھانا بنا لیتی ہو۔۔۔"

ارسلان نے کہا اور ساتھ اُسے دیکھا

"تم بھی تو کھاؤ۔۔۔۔"

ارسلان نے رباب کو دیکھتے ہوئے کہا تو رباب نے حیرت سے ارسلان کو دیکھا۔

"میں۔۔۔ میں کھا چکی۔۔۔۔"

رباب نے نظریں جھکا کر کہا۔

"نہیں رباب۔۔۔۔ تم نے کھانا نہیں کھایا۔۔۔۔۔"

ارسلان نے رباب کی کلائی پکڑ کر اُسے اپنے سامنے بیٹھایا اور اپنی جیب سے ہینڈ سینیٹائزر نکال کر اپنے ہاتھوں پر مسلنے کے بعد لقمہ بنا کے رباب کو کھلایا۔

رباب کی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے۔

"کیا ہوا؟"

ارسلان رباب کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کے پریشانی سے پوچھ رہا تھا۔

"نہیں بس۔۔۔ پُرانی یادیں نظروں کے سامنے سے گھوم گئیں۔۔۔۔ آپ ایسے ہی مجھے کھانا کھلایا کرتے تھے۔۔۔۔"

رباب نے آنسو صاف کیے۔

"میں زندگی بھر تمہیں ایسے ہی کھیلا سکتا ہوں رباب۔۔۔"

ارسلان نے ایک اور لقمہ بنا کر رباب کے منہ میں رکھا تو وہ مسکرا دی۔

"اچھا ارسلان بھائی آپ سے ایک بات پوچھوں؟"

رباب نے لقمہ چباتے ہوئے پوچھا۔

"پوچھو۔۔۔"

ارسلان نے اُسے دیکھتے ہوئے اجازت دی۔

"آپ مجھے ہمیشہ گڑیا بلاتے تھے۔۔۔ لیکن آج جب سے آئے ہیں رباب کہتے جا رہیں ہیں۔۔۔کیوں؟"

رباب نے پوچھا تو ارسلان کچھ دیر کے لیے خاموش رہ گیا۔

"بتائیں نا۔۔۔"

رباب نے ارسلان کا کندھا ہلایا۔

"کیوں کہ پہلے تم بچی تھی۔۔اب بڑی ہو گئی ہو۔۔اس لیے۔۔۔"

ارسلان نے اصل وجہ نہیں بتائی۔

"کہاں۔۔۔۔میں ابھی بھی چھوٹی ہوں۔۔۔۔"۔

رباب نے منہ بنایا۔

ارسلان ہنس دیا۔

دونوں ساری رات بیٹھے باتیں کرتے رہے۔

فجر کی اذان کی آواز پر دونوں کو ہوش آیا تو ارسلان نہا کر مسجد چلا گیا جب کہ رباب اپنے کمرے میں آکر نماز ادا کرنے کے بعد ارسلان کے صحیح سلامت گھر آجانے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے لگی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ڈونٹ کاپی پیسٹ ویتھاوٹ مائے پرمشن

🚫 Don't copy paste without my permission

All rights have been reserved for this novel 🚫

#سحر_محبت_کا

#از_کنیز_فاطمہ

#کنیز_فاطمہ

#کنیزخان

#KanizKhan

#KanizFatma

#Episode05

ارسلان نماز ادا کر کے آیا تو رباب چائے اُس کے کمرے میں لے جا رہی تھی۔

ارسلان ہنستا ہوا کمرے میں آ گیا۔

"تمہیں کیسے پتہ کے مجھے چائے کی طلب ہو رہی ہے؟"

ارسلان کہتا صوفے پر آ کر بیٹھ گیا۔

رباب نے مسکراتے ہوئے ارسلان کو چائے دی۔

"مجھے ہی تو پتہ ہے آپ کو کب کس چیز کی ضرورت ہے۔۔۔"

رباب ہنس کر بولی اور ارسلان کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئی۔

ارسلان رباب کے یوں ساتھ بیٹھنے پر صوفے پر ذرا سا فاصلہ قائم کر گیا۔

"اچھا۔۔۔۔ ویسے اتنے سالوں میں لوگ بدل جاتے ہیں۔۔۔"

ارسلان نے چائے کا گھونٹ بھرا۔

"ہمم۔۔۔ کہہ تو صحیح رہے ہیں۔ لوگ بدل جاتے ہیں نا؟ میرے ارسلان بھائی تو نہیں بدلے۔۔۔۔"

رباب نے مسکراتے ہوتے کہا ساتھ اپنے چائے کے کپ سے چائے کا گھونٹ بھرا۔

ارسلان کا رباب کو اُسے یوں بار بار بھائی کہنا بہت برا لگ رہا تھا لیکن وہ اُسے ابھی ٹوک بھی نہیں سکتا تھا کیوں کہ وہ چاہتا تھا اپنے دل کی بات پہلے اُسے بتائے پھر اُس کی دل کی بات جانے اور تب اُسے اپنا بنا کر حق سے اُسے بھائی کہنے سے منع کرے۔

ارسلان کو امریکہ گئے چند ہی مہینے ہوئے تھے جب اُس نے محسوس کیا کہ وہ رباب کے بغیر نہیں رہ سکتا۔

پہلے تو وہ اپنی فیلنگز سمجھنے سے قاصر تھا۔

پھر دھیرے دھیرے رباب کی یاد اُسے اس قدر تڑپانے لگی کہ نہ اُس کا دل پڑھائی میں لگتا نا اور کسی چیز میں۔۔۔۔بس دل کرتا اُڑ کر رباب کے پاس پہنچ جائے۔

اُس پر ظلم یہ تھا کہ وہ رباب کی شکل دیکھنے سے بھی محروم تھا۔

اُس نے کئی بار فون پر رباب سے ویڈیو کال کی بات کی لیکن وہ منع کرتی رہی۔

کچھ دنوں ارسلان اتنا پریشان رہا کہ نا اُسے کھانے کہ ہوش تھا نا پینے کا۔۔۔۔وہ سب کچھ چھوڑ کر پاکستان کے لیے نکلنے لگا تب ہی اُسے اسرار صاحب اور ہمنا اسرار کی باتیں یاد آ گئی۔

اُن دونوں نے اُسے ایک قابل ڈاکٹر بنانے کے لیے کتنا کچھ کیا تھا۔ وہ کیسے اپنے ماں باپ کا دل دُکھا سکتا تھا۔ اس لیے اُس نے اپنے پاکستان آنے کا فیصلہ بدل دیا۔

لیکن اُسے اتنا ضرور معلوم ہو گیا کہ رباب کے لیے اُس کے دل میں بے شمار محبت ہے اور وہ اُس کے بنا جینے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

اُس نے فیصلہ کر لیا کہ پاکستان جاتے ہی وہ امی ابّو سے رباب کے لیے بات کریگا۔

For more visit (exponovels.com)

آمنہ خاتون کا تو وہ لاڈلا تھا۔ بھلا اُنھیں کیا اعتراض ہونا تھا۔

مسئلہ تو سارا رباب کا تھا۔

"کیا وہ مجھ سے شادی کے لیے ہاں کہے گی؟ کیا وہ بھی مجھ سے محبت کرتی ہے؟"

یہی سوال وہ 5 سالوں میں خود سے کرتا رہا تھا۔

اب آج رباب کا اُس کے لیے رونا، اُسے مس کرنا، اُس کے لیے اُس کی پسند کے کھانے بنانا، اُس کی ضرورت کا خیال رکھنا۔۔ ان سب سے رباب کا ارسلان کے لیے پیار عیاں ہو چکا تھا۔

ارسلان مسکراتا ہوا رباب کو دیکھے گیا

ان 5 سالوں میں بدل تو رباب بھی بہت گئی تھی۔

وہ جسے چھوڑ کر گیا تھا وہ 12 سال کی چھوٹی سی لڑکی تھی۔۔۔ اب رباب 17 سال کی ایک خوبصورت سی لڑکی تھی جس کے کالی گھٹا جیسے لمبے گھنے بال۔۔۔۔ اُجلی رنگت۔۔۔۔ شہد رنگ آنکھیں۔۔۔۔ اُس کی خوبصورتی کسی کی بھی آنکھوں کو خیراں کرنے کے لیے کافی تھی۔

ارسلان مبھوت سا اُسے دیکھے گیا۔

"بتائیں نہ ارسلان بھائی۔۔۔۔"

رباب نے ارسلان کا بازو پکڑ کر اُس کی سوچو کا تسلسل توڑا۔

شاید وہ ارسلان سے کچھ پوچھ رہی تھی۔

"ہِاں۔۔۔۔کیا پوچھ رہی ہو؟"

ارسلان نے پوچھا۔

"کیا؟ میں آپ سے کب سے باتیں کر رہی ہوں اور آپ ہیں کہ۔۔۔۔آپ نے سچ میں کچھ نہیں سنا؟"

رباب حیرت سے ارسلان سے پوچھ رہی تھی۔

"ہاں میں کچھ سوچنے لگا تھا۔۔۔۔"

ارسلان نے بات بنائی۔

رباب غصے میں صوفے سے اٹھی۔

"رباب۔۔۔۔رکو تو۔۔۔۔"

اس سے پہلے کہ رباب قدم آگے بڑھاتی ارسلان رباب کا ہاتھ پکڑ چکا تھا۔

رباب نے مڑ کر ارسلان کو دیکھا۔

"اچھا سوری۔۔۔۔چلو۔۔۔۔تمہیں آئس کریم کھیلا کر لاتا ہوں۔۔۔۔"

ارسلان بھی کھڑا ہو کر بولا تو رباب نے اُس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالا۔

"ابھی آپ آرام کریں۔۔۔اتنی لمبی فلائٹ لے کر آئیں ہیں اور رات بھر بھی نہیں سوئے۔۔۔لیکن ہاں شام میں آپ کو مجھے آئس کریم کھلانے لے جانا پڑے گا"

رباب نے ایک انگلی اُس کی طرف کر کے کہا تو ارسلان مسکرا دیا۔

ناراضگی میں بھی رباب کو ارسلان کے آرام کا خیال تھا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔"

ارسلان نے کہا تو رباب مسکرا کر چائے کے کپ اٹھا کر کمرے سے نکل گئی۔

ارسلان بیڈ پر آ کر لیٹ گیا۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ سو گیا۔

رباب نے آج کالج کی چھٹی کر لی تھی۔

اب وہ کیچن میں گھسی ارسلان کے لیے اُس کی پسند کے کھانے بنا رہی تھی۔

ارسلان سویا تو پھر شام کے 5 بجے ہی اٹھا۔

ایک تو تھکن دوسرے جیٹ لیگ۔۔۔وہ اچھی خاصی نیند لے کر اٹھا تو دیکھا رباب اُس کے کمرے میں کھڑی اُس کا ڈریسنگ ٹیبل سیٹ کر رہی ہے۔

"رباب۔۔۔"

وہ رباب کو آواز دیتا بیڈ سے اٹھ گیا

"گڈ مارننگ ارسلان بھائی۔۔۔۔"

رباب ارسلان کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر بولی تو وہ

بھی مسکرا دیا۔

"شاید ایوننگ ہو چکی ہے"

ارسلان نے کھڑکی سے جھلکتی شام کو دیکھا اور رباب کے پاس آ کر بولا۔

"ہاں۔۔۔لیکن آپ کے امریکہ میں تو صبح ہو رہی ہے نا۔"

رباب ارسلان کے مقابل آ کر بولی۔

"ہاں۔۔لیکن میں اب امریکہ نہیں پاکستان میں ہوں نا۔۔۔۔"

ارسلان اُسے کے انداز میں بولا تو دونوں مسکرا دیئے۔

"کتنی بار آپ کے کمرے میں آئی۔۔۔لیکن آپ سو رہے تھے تو واپس چلی گئی۔۔۔آپ فریش ہو جائیں۔۔۔میں آپ کے لیے ناشتہ بناتی ہوں۔۔۔۔"

رباب کہتی باہر چلی گئی۔

ارسلان مسکراتا ہوا واشروم میں چلا گیا اور نہا کر تیار ہو کر باہر آ گیا۔

وہ کیچن میں آیا تو رباب اُس کے لیے ناشتہ بنا رہی تھی۔

رباب نے اُسے دیکھا تو مسکراتے ہوئے اُسے ٹیبل پر بیٹھنے کا کہتی اُس کے لیے ناشتہ ٹیبل پر اُس کے سامنے رکھنے لگی۔

ہمنا اسرار نے اُسے ناشتہ کرتے دیکھا تو مسکراتے ہوئے اُس کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگی

"السلام و علیکم بیٹا۔۔۔۔اٹھ گئے ؟"

ہمنا اسرار نے پوچھا۔

"و علیکم اسلام امی۔۔۔ابھی اٹھا ہوں۔۔۔۔"

ارسلان نے ناشتہ کرتے ہوئے کہا۔

"امی میں اور رباب باہر جا رہے ہیں۔۔۔۔آپ بھی چلیں۔۔۔"

ارسلان نے ناشتہ کرتے ہوئے کہا تو ہو ہمنا اسرار کے ساتھ رباب نے بھی ارسلان کو دیکھا۔

"وہ میں رباب کو آئس کریم کے لیے لے جا رہا ہوں۔۔۔۔"

ارسلان نے ہمنا اسرار کو بتایا تو رباب کو اپنی صبح والی بات یاد آگئی۔

"اچھا۔۔۔نہیں بیٹا۔۔۔۔آپ دونوں جاؤ۔۔۔"

ہمنا اسرار نے کہا تو ارسلان نے مسکرا کر رباب کو دیکھا۔

"رباب۔۔۔جاؤ تیار ہو جاؤ۔۔۔"

ارسلان نے رباب کو دیکھتے ہوئے کہا تو وہ اپنے کمرے میں چلی گئی۔

تھوڑی دیر بعد وہ تیار ہو کر آئی تب تک ارسلان ناشتہ کرنے کے بعد پورچ میں کھڑا رباب کا انتظار کر رہا تھا۔

رباب کے آتے ہی ارسلان نے کار میں بیٹھ کر کار آگے بڑھا لی۔

وہ دونوں آئس کریم کھانے کے بعد شاپنگ کے لیے نکل گئے۔

ارسلان نے رباب کو دل کھول کر شاپنگ کروائی۔

"رباب۔۔۔۔"

وہ لوگ ایک شاپ کی طرف جا رہے تھے جب کسی کی آواز پر دونوں نے مڑ کر دیکھا۔

"ساحل آپ۔۔۔۔"

رباب آواز دینے والے کی طرف آئی ارسلان بھی ساتھ تھا۔

"ارسلان بھائی یہ ساحل ہیں۔۔۔ میرے کلاس فیلو۔۔۔اور ساحل یہ ہیں میرے بھائی ڈاکٹر ارسلان۔۔۔"

رباب نے دونوں کا تعارف کروایا تو ارسلان کا اُسے بھائی کہنا اُلجھن میں ڈال گیا۔

ارسلان نے ہاتھ آگے بڑھا کر ساحل سے مصافحہ کیا۔

"آپ آج کالج نہیں آئیں۔۔۔"

ساحل نے رباب سے پوچھا۔

"ہاں۔۔۔آج یہ امریکہ سے آئے تھے اس لیے نہیں آ سکی۔۔۔"

رباب نے ارسلان کو دیکھتے ہوئے بتایا۔

"رباب ایسا نہ کیا کرے۔۔۔۔ہم جیسے لوگ آپ کے لیے ہی تو کالج آتے ہیں۔۔۔۔"

ساحل نے کہا تو رباب نے نا سمجھی سے ساحل کو دیکھا جب کہ ارسلان کے ماتھے کی رگیں تن گئیں۔

"رباب چلو۔۔۔ہمیں دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔آپ سے مل کر اچھا لگا مسٹر ساحل۔۔۔۔"

ارسلان نے رباب سے چلنے کا کہا ساتھ ہی ساحل سے مصافحہ کرتا چبا چبا کر بولا اور رباب کا ہاتھ پکڑ کر مال کے بیرونی دروازے کی طرف چلا گیا۔

گھر آ کر بھی اُسے رہ رہ کر ساحل کی بات پر غصّہ آتا رہا۔

"اُس کی ہمت کیسے ہوئی۔۔۔۔میں اُسے۔۔۔۔نہیں۔۔۔اب مجھے اور دیر نہیں کرنی چاہیے۔۔۔اب رباب سے نہیں۔۔۔ڈائریکٹ خالہ جانی سے بات کروں گا میں۔۔۔۔"

ارسلان دل ہی دل میں منصوبے بناتا رہا۔

رباب ارسلان کے لیے کھانا لے آئی جسے اُس نے برائے نام ہی کھایا تھا۔

"کیا ہوا ہے آپ کو؟ اتنے اُداس کیوں لگ رہے ہیں؟"

رباب ارسلان کے اُداس چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

"نہیں۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔بس ایسے۔۔۔ سر میں درد ہو رہا تھا۔۔۔"

ارسلان نے بہانہ بنایا۔

"اوہ۔۔۔۔۔۔"

رباب اوہ کہتی کمرے سے چلی گئی۔

ارسلان ایک نظر اُسے جاتے دیکھا اور کھڑکی کے پاس آکر کھڑا ہو گیا

"کیا مجھے رباب سے پوچھنا چاہیے کہ وہ لڑکا ایسے کیوں کہہ رہا تھا؟ کیا رباب بھی اُس میں انٹریسٹیڈ ہے؟ نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ میری رباب مجھ سے محبت کرتی ہے۔۔۔ وہ کسی اور سے۔۔۔ نہیں۔۔۔ مجھے رباب کے بارے میں یہ سب نہیں سوچنا چاہیے۔۔۔ لیکن رباب اُس لڑکے کی ہم عمر ہے۔۔۔ میں اُس سے 8 سال بڑا ہوں۔۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ رباب۔۔۔۔۔ افف۔۔۔"

ارسلان نے اپنے سر کے بالوں کو مٹھیوں میں بھینچ لیا۔

"زیادہ درد ہو رہا ہے؟"

رباب تیل کی شیشی لیے ارسلان کر کمرے میں آئی تو اُسے کھڑکی کے پاس کھڑے اپنے بال نوچتے دیکھ وہ تیزی سے ارسلان کے پاس آتی پوچھ رہی تھی۔

"نہ۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔"

ارسلان نے رباب کو دیکھ کر نفی میں سر کو جنبش دی۔

"آپ مجھ سے جھوٹ نہیں بول سکتے۔۔۔۔آئیں میرے ساتھ۔۔۔۔"

رباب نے ارسلان کا ہاتھ پکڑ کر اُسے بیڈ کے پاس لائی اور اُسے فرش پر بیٹھایا اور خود بیڈ پر بیٹھ کر اُس کے سر پر تیل لگا کر مالش کرنے لگی۔

ارسلان رباب کے اس قدر فکر کرنے پر مسکرا دیا۔

"کیسا لگ رہا ہے؟"

رباب نے تیل سے اُس کے سر پر مالش کرتے ہوئے پوچھا۔

"بہت اچھا۔۔۔۔"

ارسلان آنکھیں بند کیے رباب کے ہاتھوں کا لمس اپنے سر پر محسوس کرنے لگا۔

"دیکھا۔۔۔۔میرے ہاتھوں کا کمال۔۔۔۔"

رباب نے فرضی کالر جھاڑے۔

ارسلان پھر مسکرا دیا۔

"رباب صرف مجھ سے پیار کرتی ہے۔۔۔۔"

ارسلان نے دل ہی دل میں خود کو تسلّی دی۔

"اچھا یہ بتائیں۔۔۔۔اتنے سال امریکہ میں رہ کر کوئی میم شیم نہیں پھنسائی آپ نے؟"

رباب نے تیل مسلتے ہوئے ارسلان سے پوچھا۔

ارسلان نے آنکھیں کھول کر چہرہ گھوما کر ایک نظر رباب کو دیکھا اور اُسکی آنکھوں میں شرارت دیکھ کر مسکراتے ہوئے پھر سے چہرے سامنے کر کے آنکھیں بند کر لیں۔

"میں وہاں پڑھنے گیا تھا۔۔۔نہ کہ میم پھانسنے۔۔۔۔"

ارسلان نے بند آنکھوں کے ساتھ جواب دیا۔

"ارے نہیں۔۔۔۔وہاں گوروکی لڑکیاں بھی تو آتی رہی ہوں گی نہ پڑھنے کے لیے۔۔۔۔کسی کو دل نہیں دیا آپ نے؟اُن میں سے کوئی پسند نہیں آئی آپ کو؟"

رباب اب بھی بعض نہ آئی۔

"آتی تھی۔۔۔۔بہت آتی تھی۔۔۔۔لیکن میرا دل میرے پاس تھا ہی کہاں جو میں کسی کو دیتا۔۔۔۔؟اور پسند بہت آئیں لیکن اُن سے پہلے جو پسند آئی ہے اُس کے آگے کسی کو دیکھنے کا دل ہی نہیں کرتا تھا۔۔۔۔"

ارسلان آنکھیں بند کیے بولے گیا۔

"کیا۔۔۔۔؟"

رباب چیختی ہوئی بیڈ پر کھڑی ہو گئی۔

ارسلان نے اُس کے چیخنے پر سر گھوما کر اونچا کر کے اُسے دیکھا۔

رباب آنکھیں بڑی کیے اُن میں غصّہ لیے ارسلان دیکھے جا رہی تھی۔

ارسلان کو اب احساس ہوا کہ بے دھیانی میں اُس سے کتنی بڑی غلطی ہو گئی ہے۔

"آپ نے کسی کو دل دے دیا ہے۔۔۔ مطلب آپ کسی کو پسند کرتے ہیں۔۔۔۔ اور مجھے۔۔۔مجھے معلوم ہے نہیں۔۔۔۔ آپ نے مجھے نہیں بتایا۔۔۔۔"

وہ بیڈ پر کھڑی حیرانی سے سوال کر رہی تھی۔

اب ارسلان کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اُسے کیا جواب دے۔

وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"رباب نیچے آؤ اور میری بات سنو۔۔۔"

ارسلان نے رباب کا ہاتھ پکڑ کے اُسے نیچے بلایا۔

"نہیں۔۔۔ پہلے آپ مجھے اس لڑکی کے بارے میں بتائیں۔۔۔ وہ کہاں کی ہے۔۔۔؟ کیا کرتی ہے۔۔۔؟ آپ کو کہاں ملی۔۔۔؟ میں کیوں نہیں جانتی اُسے۔۔۔؟ آپ نے مجھے کیوں نہیں ملوایا اُس سے۔۔۔؟ اتنی بڑی بات آپ نے کیوں چھپائی؟"

رباب ایک ہی سانس میں سارے سوال کرتی گئی۔

"وہ یہیں کی ہے۔۔۔سب سے پہلے تمہیں ملواؤں گا اُس سے۔۔۔ابھی تک کسی کو نہیں بتایا۔۔۔۔اُس لڑکی تک کو نہیں بتایا میں نے۔۔۔۔اب تو نیچے آجاؤ۔۔۔"

ارسلان اُس کے چند سوالوں کے جواب دیتا ہوا اُسے نیچے آنے کا کہہ رہا تھا۔

رباب منہ بناتی نیچے آگئی۔

"تو بتائیں۔۔۔کب ملوا رہیں ہیں۔۔۔۔"

رباب نے نیچے آکر ارسلان کے مقابل آکر پوچھا۔

"بہت جلد۔۔۔سوچ رہا ہوں اُس کی امی سے شادی کی بات کرلوں ڈائریکٹ۔۔۔"

ارسلان نے دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ رباب کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"تو لڑکی سے کب بات کرینگے۔۔۔۔۔۔؟اور مجھ سے کب ملوائینگے۔۔۔۔؟"

رباب کمر پر ہاتھ رکھ کر بولی۔

"مجھے ڈر ہے کہیں اُس سے بات کرنے پر وہ مجھے انکار نا کردے۔۔۔"

ارسلان نے مسکین صورت بنائی۔

"ایسے کیسے۔۔۔۔میرے ارسلان بھائی۔۔۔سوری۔۔سوری۔۔۔۔میرے ڈاکٹر ارسلان بھائی۔۔۔۔اتنے خوبصورت ہیں۔۔۔پڑھے لکھیں ہیں۔۔۔کوئی بیوقوف ہوگی جو

اُنھیں منع کرے گی؟ کوئی منع کر کے تو دکھائے۔۔۔ میں نے وہ حشر کرنا ہے کہ یاد رکھے گی۔۔۔"

رباب نے غصے سے کہا تو ارسلان مسکرانے لگا۔

"اچھا نہ۔۔۔ بتائیں نہ کب ملوا رہیں ہیں۔۔۔۔؟"

رباب اب دوبارہ ملنے کا کہنے لگی۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ کل کرتا ہوں اُس سے بات۔۔۔"

ارسلان نے اُسے ٹالنا چاہا۔

"پکّا۔۔۔۔؟"

رباب نے کنفرم کرنا چاہا۔

"پکّا۔۔۔ پکّا۔۔۔۔ چلو اب جاؤ جا کر سو جاؤ اور مجھے بھی سونے دو۔۔۔"

ارسلان نے کہہ کے دروازے کی سمت اشارہ کیا تو وہ مسکراتی ہوئی کمرے سے چلی گئی۔

ارسلان بھی مطمئن سا بیڈ پر آ کر لیٹ گیا۔

اس بات سے انجان کہ اُس کی زندگی میں کتنا بڑا طوفان آنے والا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ڈونٹ کاپی پیسٹ ویتھاوٹ مائے پرمشن

🚫 Don't copy paste without my permission

All rights have been reserved for this novel 🚫

#سحر_محبت_کا

#از_کنیز_فاطمہ

#کنیز_فاطمہ

#کنیزخان

#KanizKhan

#KanizFatma

#Episode06

"السلام و علیکم"

ارسلان صبح اٹھ کر تیار ہو کر ڈائننگ ٹیبل تک آیا۔

اسرار صاحب نے مسکراتے ہوئے اُس کے سلام کا جواب دیا۔

آمنہ خاتون اور ہمنا اسرار بھی مسکراتے ہوئے اُس کے سلام کا جواب دے کر اُس کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگی۔

"وعلیکم السلام بیٹا۔۔۔۔"

رباب کندھے پر بیگ لٹکائے کمرے سے نکلی۔

"السلام وعلیکم ارسلان بھائی۔۔۔"

رباب ارسلان کو سلام کرتی آمنہ خاتون کے پاس آئی۔

"امی میں چلتی ہوں۔۔۔۔"

رباب کہتی باہر جانے لگی۔

"چلو میں تمہیں ڈراپ کر دیتا ہوں۔۔۔"۔

ارسلان بھی اُس کے پیچھے جانے لگا۔

"ارسلان۔۔۔۔۔ رباب کو ڈرائیور چھوڑ دیگا۔۔۔۔ آپ یہاں آ کر میری بات سنو۔۔۔۔"

اسرار صاحب نے کہا تو رباب جھٹ باہر نکل گئی۔

ارسلان ایک نظر رباب کو جاتا دیکھا اور اسرار صاحب کے پاس آ گیا۔

For more visit (exponovels.com)

"ابّووہ اکیلے کیسے۔۔۔"

ارسلان نے فکرمندی سے کہا۔

"برخوردار وہ پچھلے 5 سالوں سے ڈرائیور کے ساتھ ہی جاتی اور آتی رہی ہے۔۔۔۔آپ فکر نہ کریں۔۔۔"

اسرار صاحب نے مسکرا کر کہا تو آمنہ خاتون اور ہمنا اسرار بھی مسکرا دیں۔

"ہاں لیکن تب میں یہاں نہیں تھا نہ۔۔۔۔اب ہوں تو میں کیسے اپنی رباب کو ایسے اکیلے جانے دے سکتا ہوں۔۔۔"

ارسلان کی نظریں باہر کی طرف تھی جہاں سے ابھی رباب گئی تھی۔

"اُسے اپنی بنانے کے بارے میں ہی مجھے آپ سے بات کرنا ہے بیٹے۔۔۔"

اسرار صاحب نے دبی دبی مسکراہٹ کے ساتھ کہا تو ارسلان نے گردن گھوما کر اُنھیں دیکھا۔

"ارسلان۔۔۔اب میں تمھاری امی اور آمنہ ہم سب چاہتے ہیں کہ آپ کی اور رباب کی شادی ہو جائے۔۔۔۔آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں؟"

اسرار صاحب نے کہا تو ارسلان بھونچکا سا اُنھیں دیکھے گیا۔

اُس نے تو سوچا تھا کہ اُسے اپنے دل کی بات سب کو بتانی پڑے گی۔۔۔ لیکن یہاں تو سب کو پہلے سے ہی معلوم تھا۔

"ابّو آپ لوگ کیسے۔۔۔۔۔؟"

ارسلان نے تینوں کو دیکھا جو مسکراتے ہوئے اُسے دیکھ رہے تھے۔

"بیٹا جی۔۔۔ ہم لوگ تب سے یہ بات جانتے ہیں جب آپ نے پہلی بار رباب کو اپنی گود میں اٹھا کر اُسے میری ڈول کہا تھا۔ تب ہی ہم لوگوں نے سوچ لیا تھا کہ رباب کو آپ کی دلہن بنائینگے۔۔۔۔"

آمنہ خاتون نے مسکرا کر بتایا تو ارسلان سر جھکا کر مسکرا دیا۔

"لیکن خالہ جانی۔۔۔ کیا رباب مان جائیگی؟"

ارسلان کے دل کا خدشہ زبان پر آ گیا۔

"بیٹا جانی اُس کے لیے اس سے بڑی خوشی کیا ہوگی کہ وہ زندگی بھر تمہارے ساتھ رہے؟ میں ماں ہوں اُس کی۔۔۔ میں جانتی ہوں رباب تم سے کتنا پیار کرتی ہے۔۔۔۔۔ شاید مجھ سے بھی زیادہ۔۔۔۔"

آمنہ خاتون نے مسکرا کر کہا تو اسرار صاحب قہقہہ لگا کر ہنس پڑے۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ لیکن ابھی کچھ دن رک جائیں۔۔۔ میں پہلے کوئی جاب دیکھ لوں۔۔۔ پھر اُس سے بات کرنا مناسب رہیگا۔۔"

ارسلان نے آمنہ خاتون سے کہا ساتھ اسرار اور ہمنا کی طرف گھوما۔

"ابّو میں ابھی دو تین ہسپتال جا رہا ہوں۔۔۔۔ دیکھتا ہوں کیا ہوتا ہے۔۔۔۔"

ارسلان نے کہا تو اسرار صاحب نے مسکرا کر اُس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

"بیٹا اللہ تمھیں کامیابی عطا کرے۔۔۔۔"

ہمنا اسرار نے آگے بڑھ کر ارسلان کا ماتھا چوم لیا۔

آمنہ خاتون بھی اُس کے سر کو چوم کر اُسے دعائیں دینے لگی۔

وہ سب سے دعا لیتا ہسپتال کے لیے نکل گیا۔

اُس کے امریکہ کے قیام کے دوران ہی اُسے ان سارے ہسپتال سے اپروچ کیا گیا تھا۔

وہ ایک ایک کر کے سارے ہسپتال میں گیا اور تھوڑی بہت بات چیت کے بعد اُسے اپوئنٹ کر لیا گیا۔

ارسلان ایک بہت اچھا سرجن تھا۔

اُس کی سرجری سے اُس نے بہت سارے لوگوں کو امریکہ میں صحت یاب کیا تھا۔

وہ خوش خوش سا گھر جانے کے بجائے رباب کے کالج آ گیا

رباب کے کالج ختم ہونے میں کچھ وقت تھا۔

- -

- -

"رباب۔۔۔۔"

رباب آخری کلاس لے کر گیٹ کی طرف بڑھ رہی تھی جب ساحل بھاگتا ہوا اُس کی طرف آیا۔

رباب رک کر ساحل کو دیکھنے لگی۔

"جی۔۔۔"

رباب نے ساحل کے پاس آنے کے بعد کہا

"آپ۔۔۔مجھے۔۔۔مجھے آپ سے۔۔۔آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔۔"

ساحل ہانپتا ہوا گہری گہری سانس لیتا اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے جھکا ہوا بولا۔

"ساحل آپ ریلیکس کریں پہلے۔۔۔"

رباب نے ساحل کی پھولی ہوئی سانسوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

ساحل سیدھا ہو کر اُس کے سامنے کھڑا ہوا اور اُسے دیکھتے ہوئے بولنے لگا۔اب اُس کی سانس قدرے نورمل ہو چکی تھیں۔

"رباب۔۔۔ میں آپ کے گھر رشتہِ بھیجنا چاہتا ہوں۔۔۔۔کیا آپ کو میرا پروپوزل قبول ہے؟"

ساحل نے کہا تو رباب کو ایک جھٹکا سا لگا۔

"دیکھیے مسٹر ساحل۔۔۔۔ میں یہاں پڑھنے آتی ہوں نہ کہ رشتے قبول کرنے۔۔۔۔ میں اگر آپ سے بات کرلیتی ہوں تو صرف اس لیے کہ آپ میرے کلاس فیلو ہیں۔۔۔ آئیندہ مجھ سے بات کرنے کی کوشش بھی مت کرنا ورنہ میں پہلے اپنے ارسلان بھائی سے اور اُس کے بعد پرنسپل سے آپ کی شکایت کردوں گی۔۔۔۔"

رباب غصے میں کہتی گیٹ کی طرف بڑھی۔

وہ ابھی گیٹ پر کھڑی اپنی کار میں بیٹھنے ہی لگی تھی کہ ارسلان کی کار اُسے دور سے آتی دکھائی دی۔

رباب کار کا دروازہ بند کرتی ہوئی ارسلان کی طرف آئی اور فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی۔

"ارسلان بھائی آپ یہاں۔۔۔؟"

رباب نے مسکراتے ہوئے ارسلان کو دیکھا۔

"ہاں۔۔۔ ایک خوش خبری ہے۔۔۔ یہ لو۔۔۔ منہ میٹھا کرو۔۔۔"

ارسلان نے مسکرا کر کہتے ایک گلاب جامن کا پیس رباب کے منہ میں رکھا۔

"لیکن بات کیا ہے۔۔۔؟"

رباب گلاب جامن چباتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

تھوڑی دیر پہلے ساحل کی وجہ سے جو اُس کا موڈ بگڑا تھا اب ارسلان کو دیکھ کر بحال ہو چکا تھا۔

"مجھے جاب مل گئی ہے۔۔۔۔"۔

ارسلان نے خوشی خوشی بتایا۔

"اوہ۔۔۔یہ تو بہت اچھی بات ہے۔۔۔۔"

رباب ارسلان کے گلے لگ گئی۔

ارسلان نے مسکراتے ہوئے اُس کے پیٹھ پر ہاتھ پھیرا اور اُسے الگ کیا۔

آج وہ بہت خوش تھا کیوں کہ آج ہی گھر والوں نے اُس کے اور رباب کی شادی کے لیے ہاں کہا تھا اور آج ہی اُسے اتنے اچھے اور بڑے ہسپتال میں جاب بھی مل گئی تھی۔

"چلیں۔۔۔مجھے ٹریٹ دیں۔۔۔"

رباب نے ارسلان کا بازو پکڑ کر کہا تو وہ مسکراتے ہوئے کار اسٹارٹ کرنے لگا۔

ارسلان اور رباب نے بہت اچھی جگہ لنچ کیا اور پھر دونوں گھر آ گئے

ارسلان اپنے کمرے میں چلا گیا۔

اُسے کچھ کیسیز اسٹڈی کرنے تھے جو وہ امریکہ میں ہینڈل کیا کرتا تھا۔

رباب اپنے کمرے میں آکر لیٹ گئی۔

تھوڑی ہی دیر میں اُسے نیند آگئی

جب وہ اٹھی تو شام ہو رہی تھی۔

اُس نے اٹھ کر وضو کیا اور عصر کی نماز ادا کرنے لگی۔

نماز ادا کرنے کے بعد اُس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو سب کے ساتھ ارسلان کے لیے ڈھیروں دعائیں کی اور ساتھ ہی اپنے لیے ساحل جیسے لوگوں سے حفاظت کی بھی دعاء کی۔

ساحل کا خیال آتے ہی وہ ایک بار پھر اُداس ہو گئی۔

"کیا ہوا بیٹا۔۔۔۔اُداس کیوں ہو؟"

آمنہ خاتون رباب میں کمرے میں آئیں تو اُسے اُداس دیکھتے ہوئے اُس کے پاس آکر بولیں۔

"کچھ نہیں امی۔۔۔۔"

رباب نے چہرہ موڑ کر کہا۔

"رباب۔۔۔۔ جلدی بتاؤ مجھے۔۔۔۔ پہلے تم اُداس ہوتی تھی تو مجھے لگتا تھا تم ارسلان کے لیے اُداس ہو لیکن اب تو ارسلان بھی یہاں ہے۔۔۔ پھر اُداسی کیسی؟"

آمنہ خاتون نے رباب کے سر پر ہاتھ پھیر کر پوچھا تو رباب اُن کے گلے لگ گئی۔

"امی۔۔۔ آج کالج میں۔۔۔۔۔"

رباب ہچکچاتے ہوئے بولی۔

"کالج میں کیا؟"

آمنہ خاتون نے پوچھا۔

"کالج میں آج ایک لڑکے نے مجھے پرو پوز کیا تھا۔۔۔۔"

رباب نے کہا تو آمنہ خاتون مسکرادیں۔

"تو تم نے کیا کہا۔۔۔۔؟"

آمنہ خاتون نے کہا تو رباب اُن سے الگ ہو کر اُنھیں دیکھنے لگی۔

"امی۔۔۔مجھے کیا کہنا تھا؟ میں نے کہہ دیا کہ آئندہ مجھ سے بات کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔"

رباب نے آمنہ خاتون کو دیکھا جو مسکرارہیں تھیں۔

"آپ مسکرا کیوں رہی ہیں؟"

رباب نے اُن کی مسکراہٹ کی وجہ پُوچھی۔

کیونکہ مجھے پتہ تھا کہ تم کیسی ایسے پروپوزل کو قبول نہیں کر سکتیں۔۔۔"

آمنہ خاتون ھنوز مسکرا رہی تھیں۔

آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے؟ اور ویسے بھی مجھے ایسے پروپوزل قبول کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔ میرے لیے کیا بہتر ہے یہ ارسلان بھائی اور آپ سب سے بہتر کوئی نہیں جانتا۔۔۔۔"

رباب نے کہا۔

"اچھا اچھا۔۔۔ یہاں بیٹھو۔۔۔۔۔ میری بات سنو۔۔۔۔

آمنہ خاتون نے اُس کی کلائی پکڑ کر اُسے اپنے پاس بیٹھایا۔

رباب اُن کے پاس بیٹھ گئی۔

"بیٹا میں اور تمہاری خالہ اور خالو چاہتے ہیں اب تمہاری شادی کر دیں۔۔۔"

آمنہ خاتون نے تمہید بندھی۔

"لیکن امی۔۔۔ میں تو ابھی پڑھ رہی ہوں۔۔۔ آپ لوگوں کو اتنی جلدی جلدی کیا ہے میری شادی کی؟"

For more visit (exponovels.com)

رباب نے منہ بنایا۔

- -

ارسلان کو فائلز پڑھتے ہوئے بہت وقت ہو گیا تھا۔
وہ فائل بند کر کے آنکھوں سے چشمہ نکال کر ٹیبل پر رکھتا آنکھیں مسلنے لگا۔
پھر ایک انگڑائی لے کر اُس نے چشمہ پھر سے آنکھوں پر لگایا اور رباب کے کمرے کی طرف جانے لگا۔
اُس کا ارادہ رباب کے ہاتھوں کی چائے پینے کا تھا۔
وہ رباب کے کمرے کے دروازے تک ہی پہونچا تھا جب آمنہ خاتون کو اپنا نام لیتے سن کر اُس کے قدم رک گئے۔
"بیٹا ہم چاہتے ہیں تمہاری اور ارسلان کی اب شادی کر دی جائے۔۔۔۔"
آمنہ خاتون نے کہا۔
رباب مارے حیرت کے بیڈ سے کھڑی ہو گئی اور آمنہ خاتون کو شوک کے ملے جلے احساس کے ساتھ دیکھنے لگی۔

"امی۔۔۔۔آپ یہ۔۔۔۔آپ یہ کیسی باتیں کر رہیں ہیں؟ آپ کو پتہ بھی ہے کہ آپ کیا کہہ رہی ہیں؟ ارسلان بھائی اور میں۔۔۔۔امی آپ لوگ ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہیں؟ ارسلان بھائی میرے بھائی ہیں۔۔۔۔اور بھائی سے شادی نہیں کی جاتی امی۔۔۔۔"

رباب کے انداز میں غصّہ بھی تھا، حیرت بھی اور دکھ بھی۔

ارسلان دروازے پر کھڑا پتھر کا ہو گیا۔

اُسے رباب سے ایسی بات کی اُمّید ہی کہاں تھی۔ وہ تو سمجھتا تھا جس طرح وہ رباب سے محبت کرتا ہے رباب بھی اُس سے محبت کرتی ہے۔

ارسلان کا چہرہ دھواں دھواں ہو گیا۔

وہ بہت مشکل سے اپنے آپ کو گھسیٹتا اپنے کمرے میں آگیا۔

"رباب۔۔۔۔تم یہ کیسی باتیں کر رہی ہو بیٹا۔۔۔۔وہ تمہارا سگا بھائی تو نہیں۔۔۔۔اور کزن آپس میں شادی کر سکتے ہیں۔۔۔۔اور تم دونوں تو ایک دوسرے سے اتنی محبت بھی کرتے ہو۔۔۔آخر تمہیں اعتراض کس بات پر ہے۔۔۔۔؟"

آمنہ خاتون پریشان سی رباب سے سوال کر رہیں تھی۔

"امی وہ میرے خالہ زاد ہیں میں جانتی ہوں لیکن میں اُنھیں اپنا بھائی مانتی آئیں ہوں اور وہ مجھے اپنی بہن سمجھتے ہیں۔۔۔میں اُن سے محبت کرتی ہوں۔۔۔بہت محبت۔۔۔لیکن ویسی نہیں جیسی آپ لوگ سوچ رہے ہیں۔۔۔"

رباب دکھ سے کہے جا رہی تھی اس بات سے بے خبر کہ اپنے لفظوں کی مار سے وہ اپنے سب سے عزیز رشتے کو لہولہان کر چکی ہے

"رباب تمہارا دماغ خراب ہوگیا ہے۔۔۔ایسی اور ویسی محبت کیا ہوتی ہے۔۔۔محبت محبت ہوتی ہے۔۔۔اور تم دونوں ایک دوسرے سے بے انتہا محبت کرتے ہو اس بات کو تمھیں یہ ارسلان کو ہمیں بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔تمہاری محبت تم دونوں کی آنکھوں میں نظر آتی ہے۔۔۔کوئی انجان بھی بس ایک نظر میں جان سکتا ہے کہ تم دونوں کس قدر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہو۔۔۔"

آمنہ خاتون کو رباب کی بچکانہ بات پر غصّہ آ رہا تھا۔

"نہیں امی۔۔۔ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔آپ ارسلان بھائی سے پوچھ سکتی ہیں۔۔۔اور مجھے پتہ ہے اُن کا ردِ عمل میرے ردِّ عمل سے بھی برا ہوگا۔۔۔میں آپ کو پھر کہوں گی اُن سے پوچھ کر آپ اُنھیں پلیز تکلیف نہ پہنچائیے۔۔۔"

رباب کہتی واشروم میں بند ہوگئی۔

آمنہ خاتون دکھ بھرے تصورات کے ساتھ واشروم کے بند دروازے کو دیکھے گئیں

- -

ارسلان اپنے کمرے میں آیا تو اُس کے اندر ایک طوفان برپا تھا۔
اُسے خود سے گھن آرہی تھی
"رباب تم مجھے اپنا بھائی سمجھتی رہی اور میں۔۔۔میں تم سے محبت۔۔۔۔افف اللہ جی۔۔۔یہ کیا ہوگیا مجھ سے۔۔۔۔میں کیسے اب اُس سے نظریں ملا پاؤں گا۔۔۔"
ارسلان کی آنکھیں سرخ انگارہ ہو رہی تھیں۔۔۔۔
وہ اپنے بال نوچتا فرش پر بیٹھتا چلا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ڈونٹ کاپی پیسٹ ویتھاوٹ مائے پرمشن
🚫 Don't copy paste without my permission
All rights have been reserved for this novel 🚫

#سحر_محبت_کا

#از_کنیز_فاطمہ

#کنیز_فاطمہ

#کنیزخان

#KanizKhan
#KanizFatma
#Episode07

ارسلان ساری رات پریشان رہا۔
وہ ساری رات کمرے میں ٹہلتا رہا صبح تک وہ اس نتیجہ پر پہنچ چکا تھا کہ اب وہ رباب سے دوری بنالیگا۔
ہمنا اسرار اور اسرار صاحب کو بھی رباب سے اس بارے میں کوئی بات کرنے کے لیے منع کر دیگا۔
صبح ہوتے ہی وہ ہمنا اسرار کے کمرے میں آگیا۔
"ابّو۔۔۔مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔۔"

ارسلان اُن کے کمرے میں آتا ہوا بولا۔

"ہاں بیٹا۔۔۔آؤ۔۔۔۔۔۔۔بیٹھو۔۔۔"

اسرار صاحب نے ارسلان کے پریشان چہرے کو دیکھا

اُس کی آنکھوں سے لہوں جھلک رہا تھا۔

ارسلان صوفے پر آکر سر جھکائے بیٹھ گیا۔

ہمنا اسرار بھی ارسلان کے پریشان چہرے کو دیکھتی ہوئی اُس کے پاس صوفے پر بیٹھ گئیں۔

"ابّو۔۔۔میں۔۔۔۔میں کہنا چاہتا تھا کہ رباب اور میری شادی کا جو فیصلہ آپ لوگوں نے کیا تھا اُسے بھول جائیں۔۔۔۔میں رباب سے شادی نہیں کر سکتا۔۔۔۔مجھے ابھی اپنا کریئر بنانا ہے۔۔۔۔اپنا ہسپتال بنانا ہے۔۔۔۔۔بہت کام ہے مجھے۔۔۔اور رباب ابھی بچی ہے۔۔۔میرے لائف پارٹنر کے معیار پر بھی وہ پوری نہیں اُترتی۔۔۔میں ڈاکٹر ہوں اور کسی ڈاکٹر سے ہی شادی کرنے کا خواہش مند ہوں۔۔۔۔"

ارسلان نے اپنے دل پر پتھر رکھ کر یہ سارے الفاظ ادا کیے تھے۔

اُس کی آنکھیں ضبط سے سرخ ہو رہیں تھیں جنہیں چھُپانے کے لیے اُس نے سر جھکا رکھا تھا۔

"ارسلان۔۔۔۔یہاں دیکھو۔۔۔میری طرف۔۔"

ہمنا اسرار نے ارسلان کا چہرہ پکڑ کر اپنی طرف کیا تو اُس کی سرخ انگارہ آنکھوں کو دیکھ کر وہ کچھ پل تو کچھ بول ہی نہ سکیں۔۔۔

ارسلان اُن سے نظریں چراتا کمرے کے دروازے کی طرف بڑھا۔

"ارسلان۔۔۔میری بات سنو۔۔۔۔"

اسرار صاحب نے ارسلان کو پیچھے سے آواز دی۔

ارسلان نے جو کچھ بھی کہا اُس سے پریشان تو وہ بھی بہت ہو گئے تھے۔

"ابو پلیز۔۔۔۔میں بہت مجبور ہوں۔۔۔۔مجھ سے وجہ نہ پوچھیں۔۔۔۔بس آپ خالہ جانی کو منع کر دیں۔۔۔۔"

ارسلان بنا مڑے کہتا ہوا باہر نکل گیا۔

ہمنا اسرار اور اسرار صاحب پریشانی سے ایک دوسرے کو دیکھتے رہ گئے۔

رباب صبح کالج جانے سے پہلے ارسلان کے کمرے میں آئی لیکن کمرا خالی تھا۔

بیڈ کی پر بچھی چادر بھی شیکن آلود نہ تھی۔ ایسا لگتا تھا رات بیڈ کو استعمال ہی نہیں کیا گیا تھا۔

رباب ارسلان کے بارے میں سوچتی لاؤنج میں آ گئی وہ اُسے وہاں بھی نظر نہ آیا نہ ہی وہ ڈائننگ ٹیبل پر تھا۔

رباب چلتی ہوئی ڈائننگ ٹیبل تک آئی جہاں آمنہ کے ساتھ ہمنا اسرار اور اسرار صاحب پریشان سے بیٹھے تھے کیوں کہ ابھی ابھی آمنہ خاتون نے اُنھیں رباب کے انکار کے بارے میں بتایا تھا۔

ہمنا اسرار اور اسرار صاحب کو اب ارسلان کے انکار کی وجہ جاننے کی ضرورت ہی باقی نہیں رہی تھی۔

اُنھیں اندازہ تھا کہ ارسلان نے رباب کے انکار کی وجہ سے شادی کے لیے منع کیا ہے۔

"امی۔۔۔۔ارسلان بھائی کہاں ہے؟"

رباب چلتی ہوئی اُن کے پاس آئی اور آمنہ خاتون سے پوچھنے لگی۔

"بیٹا وہ ہسپتال چلا گیا ہے۔۔۔۔اُس کی جاب کا پہلا دن تھا نا تو جلدی چلا گیا۔۔۔۔"

آمنہ خاتون کی بجائے ہمنا اسرار نے بتایا تو رباب پریشان سی اُنھیں دیکھنے لگی۔

"اتنا ضروری دن تھا اُن کی زندگی کا اور وہ مجھ سے ملے بنا ہی چلے گئے؟"

رباب کا موڈ آف ہو چکا تھا

اُسے یقین نہیں ہو رہا تھا کہ ارسلان آج کے دن اُس سے ملے بنا چلا گیا تھا۔

وہ بنا ناشتہ کیے ہی کالج چلی گئی۔

آمنہ خاتون اُس کے پیچھے بھی آئیں لیکن وہ نہیں رکی۔

- -

- - - - - - -

ارسلان ہسپتال چلا آیا۔
آج اُس کی نوکری کا پہلا دن تھا۔
سب لوگوں نے اُس کا بہت خوشی سے استقبال کیا۔
اُس کے کچھ سینئر ڈاکٹر اُس سے مل کر بہت خوش ہوئے تھے کیوں کہ وہ اکثر سیمینارز میں ارسلان سے ملتے رہے تھے اور اُس کی قابلیت سے بخوبی واقف تھے۔
ارسلان نے اپنی ڈیوٹی کا چارٹ دیکھا اور اپنے مطلوبہ وارڈ کی طرف چلا گیا۔

- -

-

"رباب۔۔۔"
رباب لائبریری سے کچھ کتابیں لے کر باہر نکل رہی تھی جب ساحل اُس کے پیچھے آیا
رباب نے ساحل کی آواز سنی تو چہرے پر غصے کے تصورات لیے بنا رکے چلتی گئی۔
"رباب پلیز۔۔۔۔ میری بات سونیں۔۔۔۔ پلیز۔۔۔"
ساحل رباب کے سامنے آکر بولا۔

"آپ کو منع کیا تھا نہ کہ مجھ سے بات کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔ پھر کیوں میرا راستہ روکا ہے آپ نے؟"

رباب ساحل کو غصے میں گھورتے ہوئے بولی۔

"دیکھیے پلیز۔۔۔ صرف ایک بار میری بات سن لیجئے۔۔۔۔"

ساحل خوشامد کرنے لگا۔

"آخری بار آپ کی بات سن رہے رہیں ہوں۔۔۔۔ جلدی کہیے کیا کہنا ہے۔۔۔"

رباب بکس پر ہاتھوں کی سختی بڑھاتے ہوئے بولی۔

"میں آپ کے انکار کی وجہ جاننا چاہتا ہوں۔۔۔ مجھ میں کیا کمی ہے جو آپ اس طرح سے میرے پروپوزل سے انکار کر رہیں ہیں۔۔۔۔"

ساحل نے رباب کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"میں آپ کے سوالوں کے جواب دینے کی پابند نہیں ہوں۔۔۔ اب آئندہ آپ نے پھر کبھی بھی میرا راستہ روکنے یہ پھر مجھ سے بات کرنے کی کوشش کی تو میں اپنے ارسلان بھائی کو آپ کے کرتوت بتا کر نہ صرف آپ کی کمپلین کرواونگی بلکہ آپ کو اس کالج سے نکلوانے میں بھی کوئی کسر باقی نہیں رکھوں گی۔"

رباب غصے میں چبا چبا کر بولی اور آگے کی طرف قدم بڑھا دیا۔

"اگر آپ کے ارسلان بھائی نے ہاں کہہ دیا تو کیا آپ ہاں کہہ دینگی۔۔۔۔؟"

ارسلان نے پیچھے سے کہا تو رباب نے مڑ کر ایک نظر ساحل کو دیکھا اور طنزیہ مسکرائی۔

"میرے ارسلان بھائی کبھی بھی آپ کے لیے ہاں نہیں کہیں گے۔۔۔۔"

رباب کہتی بنا ساحل کی بات سنے لمبے لمبے قدم بڑھاتی کالج کے گیٹ کے پاس کھڑی اپنی کار میں آ بیٹھی۔

ارسلان رات دیر تک ڈیوٹی دیتا رہا حالانکہ اُس کی ڈیوٹی آورز ختم ہو چکے تھے لیکن وہ رباب کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا اس لیے ہسپتال میں ہی دیر تک کام کرتا رہا۔

رات 2 بجے کے قریب وہ ہسپتال سے نکلا اور گھر آ گیا۔

اُس کا خیال تھا سب سو چکے ہو نگے۔۔

جیسے ہی ارسلان نے گھر میں قدم رکھا تو لاؤنج میں صوفے سے ٹیک لگا کر سوتی رباب پر اُس کی نظر پڑی

"آپ ایسا سوچ بھی کیسے سکتی ہیں امی۔۔۔ میں اُنھیں اپنا بھائی مانتی ہوں۔۔۔۔"

ارسلان کے کانوں میں رباب کی کہی باتیں گونجنے لگی۔

ارسلان کی آنکھیں جلنے لگی۔

وہ دبے قدموں نے اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔

"ارسلان بھائی۔۔۔آپ آ گئے؟"

ابھی وہ کمرے کے دروازے پر ہی پہونچا تھا کہ رباب نے پیچھے سے پُکارا۔

ارسلان کے قدم وہیں تھم گئے۔

"آپ جلدی سے فریش ہو جائیں۔۔۔۔میں کھانا گرم کرتی ہوں۔۔۔"

رباب نے ارسلان کی طرف سے جواب نا پا کر پھر سے کہا۔

"میں بہت تھک گیا ہوں اور اب بس سونا چاہتا ہوں۔۔۔۔"

ارسلان کہتا ہوا اپنے کمرے میں داخل ہو گیا۔

"لیکن آپ۔۔۔۔"

رباب ارسلان کے پیچھے آئی لیکن تب تک ارسلان اپنا کمرہ لوک کر چکا تھا۔

رباب حیرت سے ارسلان کے کمرے کے بند دروازے کو دیکھتی رہ گئی۔

- -

ارسلان کمرے میں آ کر سیدھا بیڈ پر لیٹ گیا اور اپنی آنکھوں سے چشمہ نکال کر بیڈ پر ایک طرف رکھتا اپنی جلتی ہوئی آنکھیں بند کر لیں۔

کل ساری رات کا جاگنا اور آج سارے دِن کی تھکن کی وجہ سے اُس کے بیڈ پر لیٹتے ہی نیند اُس پر غالب آ گئی۔

صبح رباب ارسلان کے کمرے میں آئی تو وہ اُسے رات والے کپڑوں میں سوتا دیکھ کر اُس کا لحاف درست کر کے کمرے سے باہر چلی گئی۔

اُس نے آج بھی ناشتہ نہیں کیا اور کالج چلی گئی۔

آمنہ خاتون اور ہمنا اسرار اُس کے لیے پریشان تھیں۔

ارسلان اٹھا اور تیار ہو کر ہسپتال چلا گیا۔

کل رات وہ رباب کو اپنے لیے جاگتا دیکھ چکا تھا اس لیے آج رات اُس نے گھر نا آنے کا فیصلہ کر لیا۔

رباب کالج سے واپس آئی تو سیدھے ہمنا اسرار کے کمرے میں آ گئی۔

"خالہ۔۔۔ارسلان بھائی کو کیا ہوا ہے؟ کل رات بھی اُنہوں نے کھانا نہیں کھایا اور دو دو دِن ہو گئے وہ مجھ سے بات نہیں کر رہے۔۔۔

کیا کوئی بات ہوئی ہے؟"

رباب ہمنا کے کے پاس کھڑی اُن سے سوال کر رہی تھی۔

"نہیں بیٹا۔۔۔۔بس اُس کی ڈیوٹی کا شیڈول ہی ایسا ہے۔۔۔۔"

اُنہوں نے رباب کو مطمئن کرنا چاہا حالانکہ وہ خود ارسلان کے لیے بہت پریشان تھیں۔

"اچھا۔۔۔لیکن ایسا بھی کیا کام کہ اُنھیں مجھ سے بات کرنے کی فرصت نہیں۔۔۔۔"

رباب منہ بنا کر کہتی کمرے سے باہر نکل گئی۔

وہ آج رات بھی لاؤنج میں بیٹھی ارسلان کی راہ دیکھ رہیں تھی۔

لیکن آج رات وہ واپس ہی نہیں آیا۔

ساری رات رباب ارسلان کا انتظار کرتی رہی لیکن وہ نہیں آیا۔

فجر کی اذان کی آواز پر رباب اٹھ کر اپنے کمرے میں آگئی اور نماز ادا کر کے ارسلان کے لیے دعا کرتی رہی۔

کچھ دیر بعد وہ لاؤنج میں آکر گھاس پر چلنے لگی۔

وہ مسلسل ارسلان کو سوچے جا رہی تھی۔

تھوڑی دیر میں اُس کے کالج کا وقت ہو گیا تو وہ تیار ہو کر کالج چلی گئی۔

ارسلان اُس کے کالج جانے تک واپس نہیں آیا تھا۔

ارسلان کو پتہ تھا رباب کس وقت کالج کے لیے نکلتی ہے۔

رباب کی کار کے گھر سے نکلتے ہی ارسلان گھر میں داخل ہوا اور اپنے کمرے میں آ کر الارم لگا کر سو گیا۔

وہ رباب کے گھر آنے سے پہلے دوبارہ ہسپتال کے لیے نکل جانا چاہتا تھا

تقریباً 12 بجے کے قریب ارسلان کا الارم بجا تو وہ اٹھ کر تیار ہوا اور ناشتہ کرنے ڈائننگ ہال میں آ گیا۔

ہمنا اسرار نے اُسے دیکھا تو جلدی سے اُس کے لیے ناشتہ ٹیبل تک لائیں۔

"بیٹا۔۔۔ کل ساری رات نہیں آئے آپ۔۔۔"

ہمنا اسرار نے ارسلان کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں امی۔۔۔ جاب نئی ہے نا ابھی۔۔۔ تو کام زیادہ ہے۔۔۔"

ارسلان نے ناشتہ کرتے ہوئے بہانہ بنایا۔

"بیٹا۔۔۔یہی بات ہے یہ کچھ اور؟"

ہمنا اسرار نے ارسلان کی طرف دیکھ کر پوچھا تو ارسلان نے نظریں اٹھا کے اُنھیں دیکھا۔

اُس کی آنکھوں میں آنسوؤں کو ہمنا اسرار نے بخوبی دیکھا تھا۔

ارسلان ضبط کرتا کھڑا ہو گیا اور گھر سے باہر نکل گیا۔

اب اُس نے معمول بنا لیا تھا

وہ روز صبح رباب کے گھر سے کالج کے لیے نکلنے کے بعد گھر آتا اور اُس کے لوٹنے سے پہلے ہی ہسپتال چلا جاتا تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ڈونٹ کاپی پیسٹ ویتھاوٹ مائے پرمشن
🚫 Don't copy paste without my permission
All rights have been reserved for this novel 🚫

#سحر_محبت_کا
#از_کنیز_فاطمہ
#کنیز_فاطمہ
#کنیزخان
#KanizKhan
#KanizFatma

#Episode08

رباب اور ارسلان کو ایک ہی گھر میں رہنے کے باوجود ملے ہوئے 18 دِن سے زیادہ ہو چکے تھے۔

ارسلان لگاتار ہسپتال میں ہی اپنا سارا وقت صرف کرتا تھا۔

گھر وہ صرف سونے کے لیے آ رہا تھا وہ بھی صرف چند گھنٹوں کے لیے۔

اتوار والے دِن بھی وہ سارا ہی وقت ہسپتال میں رہتا اور دیر رات گھر آتا۔

رباب ارسلان کے بدلے ہوئے رویے کو سمجھنے سے قاصر تھی۔

پہلے اُسے لگا کہ نئی نئی جاب ہے اس لیے وہ مصروف ہے لیکن جیسے جیسے دن گزرتے جا رہے تھے وہ ارسلان کے لیے فکرمند ہوتی جا رہی تھی۔

آج بھی اتوار کا دِن تھا معمول سے ہٹ کر ارسلان سارے شام ہی گھر آ گیا۔

اُس کے چہرے پر اُداسی جیسے گھر کر گئی تھی۔

اُس کے اندر کا گلٹ روز بروز بڑھتا ہی جا رہا تھا۔

ارسلان نڈھال سا گھر میں داخل ہوا۔

سارے لوگ لاؤنج میں بیٹھے شام کی چائے پی رہے تھے سوائے رباب کے۔

رباب اپنے کمرے میں بیٹھی ارسلان کے بدلے ہوئے رویے کے بارے میں سوچ سوچ کر پریشان ہو رہی تھی۔ اُسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ ارسلان اُس سے بھاگ کیوں رہا ہے۔۔۔۔ وہ اُس سے ملتا کیوں نہیں۔۔۔۔اُس سے بات کیوں نہیں کرتا۔

"السلام و علیکم۔۔۔"

ارسلان چلتا ہوا لاؤنج میں آیا اور صوفے پر بیٹھ کر چشمہ آنکھوں سے نکال کر آنکھیں مسلنے لگا۔

"و علیکم السلام بیٹا۔۔۔۔ کیوں خود کو تھکا رہے ہو۔۔۔۔ ارسلان بچّے۔۔۔۔ اتنا کام کون کرتا ہے؟"

ہمنا اسرار نے ارسلان کے تھکے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں امی۔۔۔۔ ایک کپ چائے پلا دیں۔۔۔۔"

ارسلان نے تھکے تھکے لہجے میں کہا تو آمنہ خاتون نے ٹی سیٹ سے ارسلان کے لیے چائے نکال کر اُسے تھما دی۔

"شکریہ خالہ جانی۔۔۔۔"

ارسلان نے آمنہ خاتون کو شکریہ کہا اور چائے کا کپ تھام لیا۔

"بیٹا۔۔۔۔ یہ سب کب تک چلے گا؟"

اسرار صاحب جو کب سے چپ چاپ بیٹھے گہری نظروں سے ارسلان کو دیکھے جا رہے تھے آخر کو بول پڑے۔

"کیا سب؟"

ارسلان نے حیران ہونے کی اداکاری کی۔

"بیٹا جی۔۔۔۔میں جو کہہ رہا ہوں آپ بخوبی سمجھ رہے ہیں۔۔۔"

اسرار صاحب ھنوز سنجیدگی سے بولے تو ارسلان نے چائے کا کپ ٹیبل پر رکھ دیا۔

"پتہ نہیں۔۔۔۔شاید۔۔۔شاید رباب کی۔۔۔۔شادی تک۔۔۔"

ارسلان نے خود پر ضبط کرتے ہوئے اٹک اٹک کر کہا۔

آنسوؤں کا گولا اُس کے گلے میں پھنس کے اُس کی بات کو کہنے میں مشکل پیدا کر رہا تھا۔

"بیٹا تم ایک بار رباب سے بات کر کے دیکھو۔۔۔"

اسرار صاحب نے ارسلان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کہا تو ارسلان نے اپنی سرخ آنکھیں اُن کی آنکھوں میں گاڑتے ہوئے کہا۔۔

"ابّو۔۔۔کبھی کبھی جو سوچتے ہیں اُس کا سچ ہونا ممکن نہیں ہوتا۔"

ارسلان کہتا ہوا اپنے آنکھوں سے ٹوٹے ایک موتی جو اُس کے رخسار کو بھیگا گیا تھا اُسے اپنے ہاتھ سے صاف کر ٹیبل پر پڑا چشمہ اٹھا کر آنکھوں پر لگا لیا۔

"لیکن بیٹا ایسے بنا بات کیے کسی نتیجہ پر پہنچنا ٹھیک نہیں"

اسرار صاحب نے ارسلان کو سمجھانا چاہا۔

"ابو میں کل سیمینار کے لیے کراچی جا رہا ہوں۔۔۔۔"

ارسلان نے بات بدل دی۔

"لیکن یوں اچانک۔۔۔"

ہمنا اسرار نے حیرت سے پوچھا۔

"امی میں جلد ہی کراچی میں کوئی جاب دیکھ کر وہاں چلا جاؤنگا۔۔۔۔"

ارسلان کہتا اپنے کمرے میں چلا گیا۔

رباب جو کھڑکی سے ارسلان کی کار دیکھ کر لاؤنج میں آ رہی تھی ارسلان کی آخری بات سن کر حق دق سی رہ گئی۔

وہ خاموشی سے کمرے میں آ کر بند ہو گئی۔

رات بھر وہ ارسلان کے بارے میں سوچتی رہی۔

"نہیں۔۔۔۔میں۔۔۔۔میں اُنھیں۔۔۔ نہیں وہ ایسے نہیں۔۔۔ نہیں وہ ایسے نہیں کر سکتے۔۔۔۔میں اُن سے بات کروں گی۔۔۔ابھی۔۔۔۔"

رباب کچھ سوچتی ہوئی اٹھی اور ارسلان کے کمرے تک آئی لیکن ارسلان کا کمرہ لوک تھا۔

رباب اُس کے کمرے کے دروازے کے پاس بیٹھ گئی۔

"میں آپ کو۔۔۔۔ کہیں نہیں۔۔۔جانے دوں گی۔۔۔۔"

رباب وہیں بیٹھی اپنے آپ سے باتیں کرنے لگی۔

- -

آمنہ خاتون کی نماز پڑھنے کے بعد کمرے سے باہر نکلیں تو رباب کو ارسلان کے کمرے کے باہر بیٹھا دیکھ کر اُس تک آئیں۔

"رباب۔۔۔بیٹا یہاں کیوں بیٹھی ہو؟"

آمنہ خاتون نے رباب کا کندھا ہلایا تو رباب جو گھٹنوں میں منہ دیئے بیٹھی تھی ہڑبڑا کے اٹھی۔

"وہ میں۔۔۔مجھے۔۔۔مجھے ارسلان بھائی سے بات کرنی ہے۔۔۔۔"

رباب نے ارسلان کے بند دروازے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو اُس کے جاگنے کا اِنتظار کر لیتیں۔۔۔ایسے یہاں بیٹھنے کی کیا ضرورت ہے؟ چلو۔۔۔جاؤ فریش ہو کر آؤ۔۔۔تب تک ارسلان بھی اٹھ جاتا ہے۔۔۔۔"

آمنہ خاتون نے رباب کا ہاتھ پکڑ کر اُسے اُٹھایا اور اُس کے کمرے میں فریش ہونے کے لیے بھیج دیا

رباب کے دروازے سے ہٹتے ہی ارسلان نے دروازہ کھولا اور اپنا سفری بیگ لے کر باہر کی طرف بڑھ گیا۔

اُسے ابھی کراچی کے لیے نکلنا تھا۔

وہ چلتا ہوا گیٹ کے باہر آیا اور ٹیکسی لے کر ایئر پورٹ کے لیے نکل گیا۔

رباب فریش ہو کر باہر آئی تو ارسلان کے کمرے کا دروازہ کھولا دیکھ کر وہ تیزی سے ارسلان کے کمرے میں آئی۔

رباب نے کمرے میں آ کر کمرے کا جائزہ لیا تو کمرہ بلکل خالی تھا۔ وہ جلدی سے واشروم کی طرف بڑھی لیکن وہ بھی خالی تھا۔

"ارسلان بھائی۔۔۔ارسلان بھائی۔۔۔"

رباب بھاگتی ہوئی گیٹ تک آئی لیکن اُس کے گیٹ پر پہنچنے سے پہلے ہی ارسلان ایئر پورٹ کے لیے نکل چکا تھا۔

رباب کی آنکھوں سے آنسوؤں بہنے لگے۔

وہ روتی ہوئی وہی گیٹ پر بیٹھ گئی۔

چوکیدار نے رباب کو وہاں بیٹھے روتے دیکھا تو اندر آ کر ہمنا اسرار کو بولا لے گیا۔

ہمنا اسرار جلدی جلدی گیٹ تک آئیں اور رباب کو روتا دیکھ کر اُس کی طرف بڑھیں۔

"رباب۔۔۔بیٹا کیا ہوا ہے؟ ایسے کیوں رو رہی ہو؟"

ہمنا اسرار نے رباب کے سر کو سہلاتے ہوئے پوچھا تو وہ کھڑی ہو کر گیٹ کی طرف اشارہ کر کے زاروقطار رونے لگی۔

"خالہ۔۔۔خالہ ارسلان۔۔۔ارسلان بھائی۔۔۔ارسلان بھائی چلے گئے۔۔۔۔مجھے چھوڑ کے چلے گئے خالہ وہ۔۔۔"

رباب روتے روتے بولے جارہی تھی۔

"رباب بیٹا وہ آجائیگا۔۔۔آپ اندر چلو۔۔۔"

ہمنا اسرار نے کہا اور اُس کا ہاتھ پکڑ کر اندر لے آئیں۔

رباب بھاگتی ہوئی اپنے کمرے میں آئی اور دروازہ لوک کرلیا

رباب بیڈ پر اوندھے منہ گیری روئے جارہی تھی۔

- -

ارسلان کراچی پہونچ کر ہوٹل میں چیک ان کر کے فریش ہونے کے بعد سیمینار میں چلا گیا۔

سارا دن ہی وہ وہاں بزی رہا۔

رات کو ہوٹل آیا تو وہ اتنا تھکا ہوا تھا کہ کپڑے تبدیل کیے بنا ہی سو گیا۔

- -

- - - - - - - - -

صبح سے شام ہوگئی لیکن رباب نے دروازہ نہیں کھولا۔
آمنہ خاتون کے ساتھ ہمنا اسرار بھی پریشان ہوگئیں۔
وہ لوگ بہت دیر تک دروازہ بجاتے رہے لیکن رباب نے دروازہ نہیں کھولا۔
اسرار صاحب نے آواز دی تو رباب بیڈ سے اٹھ کر دروازے کے پاس آئی۔
"رباب بیٹے دروازہ کھولو۔۔۔کیوں سب کو پریشان کے رہی ہو۔۔۔"
اسرار صاحب پریشان سے بولے۔
"میں کسی کو پریشان نہیں کر رہی۔۔۔آپ لوگ پلیز جائیں۔۔۔مجھے کسی سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔"
رباب نے آنسوؤں کے درمیان کہا تو ہمنا اسرار اور آمنہ خاتون نے ایک دوسرے کو دیکھا۔
"بیٹا دروازہ کھولو۔۔۔آپ نے صبح سے کچھ نہیں کھایا ہے۔۔۔پلیز کچھ کھا لو۔۔۔۔"
"مجھے نہیں کھانا کچھ بھی۔۔۔آپ ارسلان بھائی کو بلائیں پہلے۔۔۔۔مجھے اُن سے بات کرنی ہے۔۔۔۔پہلے میں اُن سے بات کروں گی اُس کے بعد ہی کچھ کھاؤ نگی۔۔۔۔"

For more visit (exponovels.com)

آمنہ خاتون نے اُسے کھانا کھانے کا کہا تو رباب غصے سے بولی۔

"بیٹا وہ تو سیمینار میں گیا ہے۔۔۔"

آمنہ خاتون نے کہا تو رباب اور زور رونے لگی۔

"نہیں۔۔۔وہ سیمینار میں نہیں گئے ہیں۔۔۔وہ کراچی جاب کرنے گئے ہیں۔۔مجھے پتہ ہے۔۔۔۔آپ سب مجھ سے جھوٹ بول رہیں ہیں۔۔۔"

رباب نے روتے ہوئے کہا تو تینوں ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

"اچھا ہم اُسے صبح کال کردینگے۔۔۔آپ باہر آکر کھانا کھالو۔۔"

اسرار صاحب نے کہا۔

"نہیں۔۔۔اب میں کچھ کھاؤنگی پیوں گی تو ارسلان بھائی سے بات کرنے کے بعد۔۔۔"

رباب کہتی پھر سے بیڈ پر آکر بیٹھ گئی۔

وہ لوگ ایک دوسرے کو دیکھتے وہاں سے چلے گئے۔

اسرار صاحب بار بار ارسلان کو فون کرتے رہے لیکن اُس کا نمبر بند جا رہا تھا۔

"صبح فون کر لیتے ہیں۔۔۔شاید وہ سو رہا ہوگا۔۔۔"

اسرار صاحب کہتے بیڈ پر لیٹ گئے۔

ہمنا اسرار بھی سونے کے لیے لیٹ گئیں۔

- -

ارسلان کی آنکھ کھلی تو اُس نے اٹھ کر پہلے اپنا فون چارج کیا جو کہ بیٹری نہ ہونے کی وجہ سے بند ہو چکا تھا۔

وہ واشروم سے فریش ہو کر آیا اور اپنے لیے ناشتہ آرڈر کر کے تیار ہونے لگا۔

تھوڑی دیر میں اُسے سیمینار کے لیے نکلنا تھا۔

سیمینار تین دن کا تھا اور آج ابھی دوسرا ہی دِن تھا۔

ارسلان تیار ہو گیا تب تک ناشتہ بھی آ گیا۔

وہ صوفے کر بیٹھ کر ناشتہ کرنے لگا۔

ناشتے سے فارغ ہو کر وہ اپنا لیپ ٹاپ بیگ اور اپنا موبائل اٹھا کر باہر جانے لگا تب ہی موبائل آن کرتے ہی اُس پر اسرار صاحب کی کال آنے لگی۔

ارسلان نے اسرار صاحب کا نمبر دیکھتے ہی کال ریسیو کر کے کان سے لگا لیا

"السلام و علیکم ابّو۔۔۔"

ارسلان نے کال ریسیو کرتے ہی سلام کیا۔

"و علیکم اسلام بیٹا۔۔۔کہاں ہو۔۔۔کب تک واپس آ رہے ہو؟"

اسرار صاحب نے سلام کا جواب دے کر اُس کے آنے کا پوچھا۔

"کل آخری دِن ہے سیمینار کا۔۔۔پرسوں تک آجاؤں گا ابّو۔۔۔۔کیوں۔۔۔کوئی کام؟"

ارسلان چلتا ہوا لفٹ کے پاس آکر لفٹ کا بٹن دباتے ہوئے بولا۔

"بیٹا کیا آپ آج ہی واپس آسکتے ہو؟"

اسرار صاحب کی آواز میں پریشانی ارسلان محسوس کر سکتا تھا۔

"ہاں بیٹا۔۔۔وہ دراصل۔۔۔۔"

"رباب۔۔۔۔"

ابھی اسرار صاحب ارسلان کو رباب کا بتا ہی رہے تھے جب آمنہ خاتون کی چیخ کی آواز پر وہ رباب کے کمرے کی طرف بھاگے۔

آمنہ خاتون صبح ایک بار پھر رباب کے کمرے کے دروازے پر کھڑی اُسے آوازیں دے رہیں تھی لیکِن بے سود۔۔۔۔

رباب نے کوئی جواب نہیں دیا۔

وہ کافی دیر تک اُسے آواز دیتی رہیں لیکن جب رباب نے کافی دیر تک جواب نہیں دیا تو وہ باہر کی کھڑکی کے پاس آکر رباب کو دیکھنے لگی۔ لیکن اندر رباب کو فرش پر بے سدھ پڑے دیکھ کراُن کی چیخ نکل گئی۔

ارسلان پریشان سا اُس طرف سے آتی شور کی آوازوں کو سن رہا تھا۔

اسرار صاحب رباب کے کمرے کا دروازہ توڑ کر اندر آئے تو رباب کو فرش پر بے سودھ پڑے دیکھ کر اُسے اٹھا کر بیڈ پر لیٹا دیا اور موبائل جیب سے نکال کر ڈاکٹر کو فون کرنا چاہا تو اُس پر ارسلان کی کال آن دیکھ کر اُنہونے فون کان سے لگایا۔

"ارسلان۔۔۔"

اسرار صاحب کے پکارنے پر ارسلان جلدی سے بولا۔

"ابّو۔۔۔رباب کو کیا ہوا ہے۔۔۔"

ارسلان بے چینی سے پوچھ رہا تھا۔

"بیٹا اُس نے کل صبح سے کچھ نہیں کھایا ہے۔۔شاید بے ھوش ہو گئی ہے۔۔۔تم کسی ڈاکٹر کو جلدی گھر بھیج دو۔۔۔۔۔۔"

اسرار صاحب جلدی جلدی بولے تو ارسلان "جی" کہتا ہوا فون کاٹ کر اپنے ایک ڈاکٹر دوست کو گھر کا ایڈریس دے کر گھر بھیج چکا تھا

خود وہ اپنے کمرے میں واپس آیا اور اپنا سامان سمیٹ کر چیک آؤٹ کرتا ایئر پورٹ کے لیے نکل گیا۔

اُسے جلد سے جلد اسلام آباد رباب کے پاس پہنچنا تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ڈونٹ کاپی پیسٹ ویتھاوٹ مائے پرمشن

🚫 Don'tcopypastewithoutmypermission

Allrightshavebeenreservedforthisnovel 🚫

#سحر_محبت_کا

#از_کنیز_فاطمہ

#کنیز_فاطمہ

#کنیزخان

#KanizKhan
#KanizFatma

#Episode09

ارسلان ساری فلائٹ میں رباب کے لیے پریشان رہا تھا۔

گھر پہنچتے ہی وہ اپنا سفری بیگ لاؤنج میں رکھتا رباب کے کمرے کی طرف بڑھا۔

رباب اپنے بیڈ پر بے سودھ لیٹی تھی۔ اُس کے ہاتھوں میں ڈریپ لگی ہوئی تھی۔

اسرار صاحب، ہمنا اسرار اور آمنہ خاتون اُس کے پاس بیٹھے فکرمندی سے اُسے دیکھ رہے تھے۔

آمنہ خاتون تو باقاعدہ رو رہیں تھی۔

"ابّو۔۔۔۔ رباب۔۔۔۔"

ارسلان اتنا کہتا کمرے میں داخل ہوا۔

ارسلان کے کمرے میں آتے ہی آمنہ خاتون اُس کی طرف بڑھیں۔

"ارسلان بیٹے۔۔۔ دیکھیں نا رباب کو۔۔۔ یہ آنکھیں نہیں کھول رہی۔۔۔۔ یہ کچھ بولتی بھی نہیں۔۔۔"

آمنہ خاتون نے ارسلان کا ہاتھ پکڑ کر کہا

ارسلان اُنھیں دیکھتا رباب کے پاس آیا اور اُسے چیک کرنے لگا۔

پھر اپنے ڈاکٹر دوست جسے اُس نے رباب کو چیک کرنے کے لیے بھیجا تھا اُسے کال کر کے رباب کے بارے میں تفصیلات لی۔

اُس نے بتایا تھا کہ

"انہیں ویکنیس ہو گئی ہے۔۔۔ڈریپ میں نے لگا دی ہے۔۔آپ ان کے کھانے پینے کا خیال رکھیں۔"

ارسلان نے پوری بات سن کر اُسے تھینکس کہہ کر فون رکھ دیا اور رباب کی طرف آیا۔

"اس نے کل سے کھانا کیوں نہیں کھایا؟"

ارسلان ہمنا اسرار اور آمنہ خاتون سے پوچھ رہا تھا لیکن نظریں اُس کی اب بھی رباب کے چہرے کا طواف کر رہیں تھیں۔

"بیٹا آپ اس سے بات نہیں کر رہے تھے اور آپ اسے بنا بتائے کراچی بھی چلے گئے۔۔۔اسے لگا آپ جاب کے لیے کراچی گئے ہو اور اب نہیں آؤ گے۔۔۔وہیں رہو گے اس لیے۔۔۔"

آمنہ خاتون کہتے کہتے رو پڑیں۔

"ابھی میں کراچی شفٹ ہونے کا سوچ ہی رہا تھا تب تم نے اپنا یہ حال بنا لیا ہے۔۔اگر میں وہاں چلا گیا تب تم کیا کرو گی؟"

ارسلان رباب کو دیکھتا سوچے جا رہا تھا۔

"آپ لوگ جائیں۔۔۔ میں اسے دیکھ لوں گا۔۔۔۔"

ارسلان نے کہا تو سب کمرے سے چلے گئے۔

ارسلان نے ڈریپ کو دیکھا جواب ختم ہو رہی تھی۔

اُس نے ڈرپ نکال کر ایک طرف کی اور رباب کے ہاتھ پکڑ کر اُس کی نبض چیک کرنے لگا

رباب کی نبض اب قدرے بہتر طور پر کام کر رہی تھی۔

ارسلان پاس پڑی چیئر پر بیٹھ گیا اور رباب کے ہوش میں آنے کا اِنتظار کرنے لگا۔

اُس نے آنکھوں سے چشمہ نکال کر آنکھیں مسلتے ہوئے پھر سے چشمہ آنکھوں پر لگا لیا۔

ارسلان نے دیکھا رباب کے بیڈ پر ارسلان کی فریم شدہ تصویریں بکھری پڑی ہے۔ شاید وہ انہیں دیکھتی رہی تھی۔

ارسلان ایک بار پھر شرمندہ ہو گیا۔

رباب نے دھیرے سے آنکھیں کھول دی۔

ارسلان نے رباب کو آنکھیں کھولتے دیکھا تو اٹھ کر اُس کے قریب آیا

رباب نے آنکھیں کھولیں تو ارسلان کو سامنے دیکھ کر اُس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن نقاہت کو وجہ سے اٹھ نہ سکی۔

ارسلان نے آگے بڑھ کر اُسے کندھوں سے تھام کر تکیوں کے سہارے بیٹھا دیا اور سائڈ ٹیبل پر رکھا جوس کا گلاس اٹھا کر اُس کے لبوں سے لگا یا۔

رباب نے ارسلان کو نظروں کے حصار میں رکھتے جوس پینا شروع کر دیا۔

ارسلان کے چہرے پر چھائی سنجیدگی رباب کے لیے بالکل نئی تھی

وہ کبھی رباب کے سامنے اس قدر سنجیدہ نہیں ہوا تھا۔ وہ ہمیشہ ہی اُس کے ساتھ مسکرا کر پیار سے باتیں کیا کرتا تھا۔

آج کے ارسلان میں اور کچھ دنوں پہلے کے ارسلان میں کافی فرق تھا۔

"کھانا کیوں نہیں کھا رہیں تھی تم؟"

ارسلان نے جوس کا گلاس ایک طرف رکھتے ہوئے پوچھا۔

"آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟"

رباب سے الٹا اُس سے ہی سوال کر ڈالا۔

"میں۔۔۔ میں کیا کر رہا ہوں؟"

ارسلان نے انجان بننا چاہا۔

"آپ۔۔۔ آپ کو نہیں پتا؟ پچھلے 20 دنوں سے آپ ایک ہی گھر میں رہتے ہوئے مجھ سے ملے تک نہیں۔۔۔۔"

رباب نے آہستہ سے پوچھا
اُس کی آنکھیں آنسو سے جل تھل ہونے لگیں۔

"میری جاب کا اسکیڈول اتنا ٹف ہے۔۔۔۔ میں چاہ کر بھی وقت نہیں نکال پاتا۔۔۔۔"

ارسلان نے جھوٹ کا سہارا لیا۔

"تو چھوڑ دیں ایسی جاب۔۔۔۔۔ جس کو کرتے آپ اپنی فیملی کو بھول گئے۔۔۔۔"

رباب نے روتے ہوئے کہا تھا۔

"رباب تم کیا چاہتی ہو میں گھر بیٹھ جاؤں ؟"

ارسلان ساری گفتگو میں یہاں وہاں دیکھتا رہا۔ وہ رباب کی آنکھوں میں دیکھنے سے اجتناب کر رہا تھا۔

"میں یہ تو نہیں کہہ رہی۔۔۔۔ لیکن ایسے جاب کو چھوڑ دینا ہی بہتر ہے جہاں آپ اپنے لیے بھی وقت نا نکال سکیں۔۔۔۔ آپ کہیں اور جاب کر لیں۔۔۔ پیسے کم بھی ملے تو کیا۔۔۔۔ آپ کمسے کم گھر میں تو وقت دے پائینگے۔۔۔۔"

رباب بیٹھ پر بیٹھی ارسلان کو دیکھتے ہوئے بول جا رہی تھی۔

"میں دیکھتا ہوں۔۔۔"

ارسلان نے ایک گہری سانس اندر کھینچی۔

For more visit (exponovels.com)

"میں کھانا بھجوا رہا ہوں۔۔۔۔چپ چاپ کھا کر ریسٹ کرو۔۔۔۔"

ارسلان کہتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

رباب بیڈ پر بیٹھی ارسلان کے بدلے ہوئے رویے کے بارے میں سوچنے لگی۔

ارسلان کمرے میں آیا اور فریش ہو کر ہسپتال چلا گیا۔

اُس کا دل گھر سے کہیں دور بھاگ جانے کا کرتا تھا۔

اُس کے اندر کا گلٹ اُسے جینے نہیں دے رہا تھا۔

اُسے ایک طرح کی گھٹن ہونے لگی تھی۔

"مسٹر ارسلان۔۔۔۔"

وہ ہسپتال کا راؤنڈ لگا رہا تھا جب کیسی نے اُسے پیچھے سے آواز دی۔

ارسلان نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ساحل اُس کی طرف آ رہ تھا۔

وہ اسٹیتھوسکوپ کو کندھے پر رکھتا اُسے دیکھنے لگا۔

"السلام وعلیکم۔۔۔۔میں ساحل۔۔۔آپ کو مال میں ملا تھا؟ رباب کا کلاس فیلو۔۔۔۔"

ساحل نے ارسلان کی آنکھوں میں اجنبیت دیکھتے ہوئے اپنا تعارف کروایا۔

"وعلیکم السلام۔۔۔۔۔ہاں۔۔۔۔بولیے۔۔۔"

ارسلان نے اوپر سے نیچے تک اُس کا جائزہ لیا۔

پہچان تو وہ اُسے پہلی نظر میں ہی چکا تھا بس اب انجان بننے کی کوشش کر رہا تھا۔

"وہ مجھے آپ سے کچھ بات کرنی تھی۔۔۔۔کیا ہم کیفے میں چل کر بات کر سکتے ہیں؟"

ساحل نے آس پاس سے گزرتے لوگوں کو دیکھتے ہوئے کہا تو ارسلان اُسے لیے ہسپتال کے کیفے میں آگیا۔

"کہیے۔۔۔۔"

وہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے تھے۔

ارسلان نے دو کافی منگوالی تھی۔

"وہ مجھے آپ سے بات کرنی تھی۔۔۔"

ساحل نے کہنا شروع کیا۔

"جی۔۔۔کہیے۔۔۔میں سن رہا ہوں۔۔۔"

ارسلان نے گہری نظروں سے ساحل کو دیکھتے ہوئے کہا۔

کافی آگئی تو دونوں خاموش ہو گئے۔

ویٹر کافی رکھ کر چلا گیا۔

"دیکھیے۔۔۔آپ مجھے غلط مت سمجھیے گا۔۔۔۔دراصل میں اور رباب ایک دوسرے سے پیار کرتے ہیں۔۔۔لیکن رباب کا کہنا ہے کہ اُس کی شادی بنا آپ کے اپرووَل کے نہیں ہو سکتی۔۔۔۔لیکن وہ آپ سے بات کرنے سے ڈرتی ہے کہ کہیں آپ اُس کے بارے میں غلط نا سوچ لیں۔۔۔۔اس لیے میں نے سوچا۔۔۔۔"

ساحل نے رک رک کر بتایا تو ارسلان کے اندر ایک طوفان اٹھا جیسے خاموش کرانے کے لیے ارسلان نے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں زور سے بھینچ لی۔

اُس نے آنکھوں سے چشمہ نکال کر ٹیبل پر رکھا اور اپنی غصے سے بھری آنکھیں مسلی۔

"آپ اپنے گھر والوں سے بات کریں اور اُنھیں رشتہِ لانے کا کہیں۔۔۔۔"

ارسلان کہتا ہوا کیفے سے باہر نکل گیا۔

ارسلان بے چین سا اپنے وارڈ کی طرف آیا لیکن اُس کا ذہن اُسکا ساتھ نہیں دے رہا تھا۔

اُس نے اپنے ساتھی ڈاکٹر کو بتایا اور ہسپتال سے نکل گیا

وہ گھر جانے کے بجائے سڑکوں پر کار گھومتا رہا۔

پھر ایک طرف کار روک کر سڑک پر نکل آیا۔

بہت دیر تک وہ سڑک پر چلتا رہا۔

اُس کے دل کو کہیں بھی قرار نہیں مل پایا۔

چلتے چلتے اُسے ایک مسجد نظر آئی۔ وہ اپنے جوتے کھولتا اندر آگیا۔

ارسلان نے وضو کیا اور نماز ادا کرنے لگا۔

نماز ادا کرنے کے بعد وہ بہت دیر تک دعا میں اپنے لیے سکون اور قرار مانگتا رہا۔ ساتھ ہی رباب کے لیے بہتری کی دعا کرتا رہا تھا۔

اُس نے رو رو کر اللہ سے دعا کی تھی۔

ایک مولوی صاحب بہت دیر سے ارسلان کو دیکھ رہے تھے اُس کی دعا ختم ہوتے ہی اُس کے پاس آئے۔

"بیٹا۔۔۔ کیا بات ہے۔۔۔۔ بہت اُداس ہو۔۔۔"

مولوی صاحب نے ارسلان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا تو ارسلان نے گردن موڑ کر اُنھیں دیکھا۔

"ہاں مولوی صاحب۔۔۔۔ مجھ سے بہت بڑا گناہ ہوگیا ہے۔۔۔۔۔ جس کی وجہ سے میرے دل کو کہیں سکون نہیں مل پا رہا۔۔۔"

ارسلان نے اپنی آنکھوں کے آنسو پونچھ کر اپنی جیب سے چشمہ نکال کر پہنتے ہوئے کہا۔

"بیٹا۔۔۔گناہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو۔۔۔اللہ تعالی اپنے بندے کو توبہ کا موقع ضرور دیتا ہے۔۔۔۔تم دل سے توبہ کرلو۔۔۔۔۔اللہ تعالی بہت رحیم ہے۔۔۔کریم ہے۔۔۔وہ تمہیں ضرور معاف کردیگا۔۔۔۔"

مولوی صاحب نے ارسلان کے کندھے کو تھپکتے ہوئے کہا۔

"مجھے سکون نہیں مل رہا مولوی صاحب۔۔۔"

ارسلان کی آنکھیں اب بھی آنسوؤں سے لبریز تھیں۔

"کیا میں تمہاری اُلجھن کی وجہ جان سکتا ہوں۔۔۔"

مولوی صاحب نے ارسلان کے چہرے پر چھائے کرب کو دیکھ کر پوچھا تھا۔

"مولوی صاحب۔۔۔میں۔۔۔۔میں میری 8 سال چھوٹی خالہ زاد سے محبت کر بیٹھا ہوں۔۔۔۔"

ارسلان نے نظریں جھکائے ہوئے کہا

"تو بیٹا اس میں اتنا پریشان ہونے کی کیا بات ہے۔۔۔تم اُس کے گھر رشتہِ لے کر جاؤ۔۔۔۔اُس سے نکاح کرو۔۔۔۔"

مولوی صاحب دھیمی مسکان ہونٹوں پر سجائے بولے تھے۔

ارسلان نے سر اٹھا کر اُن کے پرسکون چہرے کو دیکھا اور پھر سر جھکا لیا۔

ن پہلے ہی اُس نے l"میں اُس سے شادی کرنا چاہتا تھا مولوی صاحب لیکن ۔۔۔ کچھ د شادی سے انکار کر دیا کیوں کہ وہ مجھے اپنا بھائی سمجھتی ہے ۔۔۔ مولوی صاحب وہ مجھے بھائی سمجھتی رہی اور میں اُس سے ۔۔۔ مجھ سے بہت بڑا گناہ ہو گیا ہے ۔۔۔ وہ تو کسی اور کو پسند کرتی ہے ۔۔۔"

ارسلان کی آنکھوں سے آنسوؤں بہہ کر اُس کے رخسار بھگانے لگے ۔

"بیٹا ۔۔۔ تم اُس سے محبت کرتے ہو یہ کوئی گناہ نہیں ہے ۔۔۔ گناہ تو تب ہوتا جب تم اُس کے ساتھ کچھ غلط کرتے ۔۔۔ محبت پر کسی کا اختیار نہیں ہوتا بیٹے ۔۔۔ محبت تو اللہ کی طرف سے انعام ہے ۔۔۔ جو ہر کسی کو نہیں ملا کرتی ۔۔۔ تمہاری باتوں سے لگتا ہے تم اُس سے بہت محبت کرتے ہو ۔۔۔۔ محبت میں انسان بے بس ہوتا ہے ۔۔ اس لیے خود کو الزام دینا چھوڑ دو ۔۔۔۔ اب جب تمہیں پتہ ہے کہ وہ کسی کو پسند کرتی ہے تو جلد سے جلد اُس کی شادی وہاں کروا دو ۔۔۔ اللہ نے شاید تمہارے لیے کچھ اور بہتر سوچ رکھا ہو گا ۔۔۔۔ اُس کی رضا میں راضی رہو ۔۔۔ وہ کبھی تمہیں مایوس نہیں ہونے دے گا ۔۔۔۔ وہ ہماری سوچ سے بھی بڑھ کر ہمیں نوازتا ہے ۔۔۔۔ اگر ہم اُس کی قدر کریں تو ۔۔۔"

مولوی صاحب سے آہستہ آہستہ اُس کے دل کی ساری گرہ کھول دیں ۔

ارسلان کے چہرے پر سکون اترنے لگا۔

(إِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِینَ)

"بیٹا اللہ صابر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔۔۔"

مولوی صاحب نے ارسلان کا کندھا تھپکتے ہوئے کہا اور اٹھ کر ایک طرف چلے گئے۔

ارسلان نے چشمہ آنکھوں سے نکال کر آنکھیں خشک کیں اور گھر آگیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ڈونٹ کاپی پیسٹ ویتھاوٹ مائے پرمشن

🚫 Don'tcopypastewithoutmypermission

Allrightshavebeenreservedforthisnovel 🚫

#سحر_محبت_کا

#از_کنیز_فاطمہ

#کنیز_فاطمہ

#کنیزخان

#KanizKhan
#KanizFatma
#Episode10

رات ڈنر پر سب تھے سوائے رباب کے۔

رباب کو ارسلان نے دوبارہ چیک کر لیا تھا وہ قدرے بہتر تھی لیکن کمزوری کی وجہ سے

ارسلان نے اُسے ریسٹ کرنے کے لیے کہا تھا۔

"ابّو۔۔۔مجھے آپ لوگوں سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔۔"

ارسلان نے چاول کا اسپون منہ میں رکھتے ہوئے بات شروع کی۔

"ہاں بیٹا۔۔۔ بولو۔۔۔"

تینوں ارسلان کی طرف متوجہ ہو چکے تھے۔

"امی۔۔۔۔رباب کے رشتے کے لیے کچھ لوگ آنا چاہتے ہیں۔۔۔میں نے اُنھیں جمعہ کے دن کا کہا ہے۔۔"

ارسلان نے ساحل کے بارے میں سب کچھ معلوم کروالیا تھا۔

اُس کی فیملی بڑی نہیں تھی اور وہ لوگ خاندانی رئیس بھی تھے۔

ارسلان کو یہ رشتہِ ہر لحاظ سے بہتر لگا۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔اُنھیں منع کردو۔۔۔۔رباب کی شادی صرف تم سے ہوگی۔۔۔۔"

آمنہ خاتون نے غصے سے کہا تھا۔

"لیکن خالہ جانی میں رباب سے شادی نہیں کر سکتا"

ارسلان نے اُن کی طرف دیکھتے ہوئے بتایا۔

"لیکن بیٹا۔۔۔۔"

آمنہ خاتون نے پرشان ہوکر کچھ کہنا چاہا لیکن ارسلان نے اُن کی بات کاٹ دی۔

"خالہ جانی رباب اُس لڑکے کو پسند کرتی ہے۔۔۔اور میں اُسے اُس کی خوشیاں دینا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔۔"

ارسلان نے اپنے آپ پر ضبط کرتے ہوئے کہا اور اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔

ساری رات وہ انگاروں پر لوٹتا رہا۔

دوسرے دن بے چین سا وہ ہسپتال چلا گیا۔

رات ارسلان اپنے کمرے میں آیا تو رباب اُس کے کمرے میں کھڑی اُس کا انتظار کر رہی تھی۔

"تم۔۔۔ یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔"۔

ارسلان نے رباب کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے آپ سے کچھ بات کرنا تھی۔۔۔"

رباب نے ارسلان کے قریب آتے ہوئے کہا

ارسلان دو قدم پیچھے ہوا۔

"کہو۔۔۔"

ارسلان نے چشمہ نکال کر سائڈ ٹیبل پر رکھا اور آنکھیں مسلتا ہوا پوچھنے لگا

"امی نے بتایا کہ کوئی رشتہِ لے کر آنے والے ہیں میرے لیے۔۔۔"

رباب نے اپنے دونوں ہاتھ سینے پر باندھ کر ارسلان کو دیکھا

"ہاں۔۔۔اس جمعہ کو آنے والے ہیں وہ لوگ۔۔۔۔"۔

ارسلان کہتا ہوا الماری کی طرف بڑھا اور اپنے کپڑے نکالنے لگا۔

"آپ نے مجھ سے نہیں پوچھا کہ میں اس شادی کے لیے تیار بھی ہوں یہ نہیں۔۔۔؟"

رباب ارسلان کے پیچھے پیچھے چلتی رہی۔

"تمہیں کیا اعتراض ہوگا۔۔۔"

ارسلان نے مڑ کر رباب کو دیکھا۔

"کیوں۔۔۔مجھے کیوں اعتراض نہیں ہو سکتا۔۔۔۔ ہو سکتا ہو کہ میں یہ شادی نہیں کرنا چاھتی۔۔۔ میں ابھی شادی ہی نہیں کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔"

رباب نے اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا کہنا چاھتی ھوں تم؟"

ارسلان نے اُس کی آنکھوں میں دیکھا جہاں کچھ ایسا تھا جسے سمجھنے سے وہ قاصر تھا۔

"میں آپ سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ آپ کو میری شادی کی اتنی جلدی کیوں ہے؟ آپ مجھے اپنی زندگی سے نکالنا کیوں چاہتے ہیں؟ اگر ایسا ہی ہے تو مجھے زہر لا دیں۔۔۔ میں مر جاؤں ۔۔۔ لیکن یوں خود سے مجھے دور تو نہ کریں۔۔۔۔"

رباب کی آنکھوں سے آنسوؤں بہنے لگے۔۔۔۔

"رباب۔۔۔۔"۔

ارسلان نے اپنا دایاں ہاتھ ہوا میں بلند کیا لیکن وہ رباب کے رخساروں کو نا چھو سکا۔

"نکل جاؤ۔۔۔اور آئندہ میرے سامنے بھی مت آنا۔۔۔۔مجھے اپنا چہرہ مت دیکھانا رباب۔۔۔۔"

ارسلان کہتا واشروم میں بند ہو گیا

رباب مارے خوف کے کانپنے لگی۔۔۔کچھ دیر ساکت سی کچھ دیر پہلے والے ارسلان کے رویّے کے بارے میں سوچتی رہی اور پھر اپنے کمرے میں چلی آئی۔

رات بھر وہ سو نا سکی کیوں کہ اس سے پہلے اُس نے کب ارسلان کا ایسا روپ دیکھا تھا دوسری طرف ارسلان بھی ساری رات جاگتا رہا کیوں کہ اُس نے بھی کب سوچا تھا کہ وہ کبھی اپنی رباب پر ہاتھ بھی اٹھا سکتا ہے۔

"خالہ۔۔۔۔خالہ جانی۔۔۔۔"

ارسلان بہت سارے شاپر لیے گھر میں داخل ہوا اور دروازے سے ہی آمنہ کو آوازیں دینے لگا۔

"کیا ہوا ارسلان بیٹا۔۔۔۔"

آمنہ کیچن سے برآمد ہوئی اور ارسلان کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگیں۔

"خالہ جان یہ آپ کا سامان جو آپ نے منگوایا تھا۔ آپ دیکھ لیں میں سب کچھ لے آیا ہوں۔۔۔ کچھ رہ گیا ہو تو بتا دیں۔۔۔ میں شام کو ہسپتال سے لوٹتے ہوئے لیتا آؤنگا۔۔۔"

ارسلان نے شاپر اُنھیں دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن بیٹا۔۔۔ ابھی تو آپ آئیں ہیں۔۔۔ پھر ہسپتال جا رہے ہیں؟"

آمنہ ارسلان کے دوبارہ ہو ہسپتال جانے کی بات پر پریشان ہو گئیں۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی وہ نائٹ ڈیوٹی کر کے لوٹا تھا۔

آمنہ کو رباب کو زبردستی بازار بھیجتے دیکھ وہ خود لسٹ لے کر بازار چلا گیا تھا۔

اب پھر ہپستال جانے کا کہہ رہا تھا۔

"خالہ جانی۔۔۔ ڈاکٹرز کے لیے اُن کی ڈیوٹی سب سے پہلے آتی ہے۔۔۔۔ کچھ کیسیز ہیں جنھیں میں ہی ہینڈل کرتا ہوں۔۔۔ اس لیے مجھے کچھ دیر میں پھر سے جانا ہے۔۔۔"

ارسلان آمنہ سے کہتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

رباب۔۔۔ بیٹے دیکھو ارسلان ابھی بازار سے آیا ہے۔۔۔ جا کر اُسے چائے پانی کا پوچھو۔۔۔ اور ہاں وہ کہہ رہا تھا کہ کچھ دیر میں پھر سے ہسپتال جائیگا۔۔۔ تو تم اُس کے کپڑے بھی دیکھ لو۔۔۔ نہ ہو تو آئرن کر دو۔۔۔۔"

آمنہ نے کہا تو رباب بنا کچھ کہے چولہے پر چائے کا پانی چڑھانے لگی۔

- -

رباب ارسلان کے کمرے میں آئی تو دیکھا کمرا بالکل خالی تھا۔ وہ ہاتھوں میں ٹرے لیے صوفے کے پاس رکھی ٹیبل تک آئی۔

ابھی وہ ٹرے ٹیبل پر رکھ ہی رہی تھی کہ ارسلان واشروم سے باہر آیا۔

"تم؟"

ارسلان نے رباب کو دیکھ کر بھویں سیکوڑی۔

"وہ۔۔۔ وہ۔۔۔ امی۔۔۔ نے۔۔۔ امی۔۔۔ نے کہا کہ آپ۔۔۔ آپ کو چ۔۔۔ چائے پانی۔۔۔۔"

رباب ڈر کر اٹک اٹک کر صفائی دینے لگی۔

"کہا ہے نہیں تمہیں کہ میرے سامنے مت آیا کرو؟ پھر کیوں بارِ بار میرے سامنے آجاتی ہو؟"

ارسلان غصے سے اُس کی طرف بڑھا۔

"م۔۔۔میں۔۔۔۔میں نہیں۔۔۔امی نے۔۔۔۔آئی ایم۔۔۔آئی ایم سوری۔۔۔۔مجھ۔۔۔مجھے۔۔۔۔معاف کردیں۔۔"

رباب کانپنے لگی۔

"نکل جاؤ میرے کمرے سے۔۔۔۔ورنہ۔۔۔"

ارسلان نے رباب کا ہاتھ پکڑ کر اُسے کمرے سے باہر نکال دیا اور ٹرے میں رکھی چائے اور پانی کو اٹھا کر فرش پر پٹخ دیا۔

پانی کا گلاس اور چائے کا کپ فرش پر ٹکڑوں کی صورت بکھرے اپنی بے حرمتی کا ماتم کرنے لگے۔

رباب بھاگتی ہوئی اُپر اپنے کمرے میں آئی اور بیڈ پر اوندھے منہ گر کر رونے لگی۔

"کیوں اللہ تعالیٰ کیوں۔۔۔۔کیوں آپ نے مجھ سے میرا سب سے اچھا دوست۔۔۔میرا بھائی مجھ سے چھین لیا۔۔۔کیوں۔۔۔۔اب تو وہ میری طرف دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے۔۔۔۔میں نے ایسا تو کچھ نہیں کہا۔۔۔کہا تھا نا اُنھیں۔۔۔۔۔۔۔پھر وہ مجھ سے کیوں نفرت کرنے لگے۔۔۔۔"

رباب روتے روتے اللہ سے شکایت کرنے لگی۔

ارسلان تیار ہو کر ہسپتال روانہ ہو گیا۔

شاید رباب اور ارسلان کو یہ نہیں پتہ تھا کہ اللہ کے ہر کام میں کوئی مصلحت ہوتی ہے۔ جس کی سمجھ اُنھیں جلد ہی آ جائیگی۔

ارسلان رات کمرے میں آیا تو رباب اُس کے کمرے میں کھڑی تھی۔

"تم ؟ کہا تھا نا کہ میرے سامنے مت آنا ؟ پھر کیوں میرے سامنے آ جاتی ہو بار بار؟"

ارسلان غصے میں بولا۔

"میں آپ۔۔۔آپ۔۔۔کو۔۔۔سوری بولنے آئی تھی۔۔۔آئی ایم سوری۔۔۔"۔

رباب نے اپنے دونوں کان پکڑ کر اُس کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا تو ارسلان نے جھک کر اُسے اٹھایا

"آئیندہ کبھی ایسی بات بھی زبان پر لائیں تم نے تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔"

ارسلان رباب کو وارن کرنے والے انداز میں بولا تو رباب نے سر اثبات میں ہلا دیا۔

"جاؤ اب ریسٹ کرو۔۔۔اور مجھے بھی سونے دو۔۔۔"

ارسلان کہتا ہوا اپنے کپڑے الماری سے لیتا واشروم میں چلا گیا۔

- -

دن تیزی سے گزر گئے اور جمعہ کو ساحل کے گھر والے رباب کو دیکھنے آ گئے۔

ارسلان اپنے آپ پر ضبط کے پہرے بٹھائے ان کا استقبال کر رہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد رباب کو لاؤنج میں بلایا گیا۔

رباب نے ایک شکایتی نظر ارسلان کے چہرے پر ڈالی اور چلتی ہوئی اُن کے پاس بیٹھ گئی۔

رباب کو جب پتہ چلا کہ اُس کے لیے کچھ لوگ آ رہے ہیں اُس نے زبردست احتجاج کیا تھا لیکن جب ارسلان کا شدید ردِّ عمل دیکھنے۔ کے بعد اور آمنہ خاتون کے بتانے پر کہ رشتۂ ارسلان کی رضامندی سے کیا جا رہا ہے تو وہ کچھ نہیں بولی۔

ساحل بے حد خوش تھا۔

اُس کی خوشی آج پوری جو ہو رہی تھیں۔

ارسلان نظریں جھکائے سب کے درمیان بیٹھا تھا۔

ساحل کی امی رباب کے چہرے کی طرف دیکھتی خوش ہو رہی تھیں۔

ساحل کے ابّو اسرار صاحب سے باتیں کر رہے تھے۔

"ہمیں تو رباب بہت پسند ہے۔۔۔۔آپ بتائیے۔۔۔۔آپ لوگوں کو اگر کوئی اعتراض نہیں تو ہم جلد سے جلد ساحل اور رباب کی منگنی کرنا چاہتے ہیں۔۔۔۔"

ساحل کے ابّو اکرم صاحب بولے تو اسرار صاحب نے ارسلان کی طرف دیکھا۔

ارسلان بھی اُنھیں ہی دیکھ رہا تھا۔

ارسلان نے نظریں جھکائے بیٹھی رباب کو دیکھا۔

"ہمیں بھی کوئی اعتراض نہیں۔۔۔۔آپ بتائیں۔۔۔کب رکھنی ہے منگنی۔۔۔۔؟"

ارسلان نے کہا تو رباب نے آنسو سے لبریز آنکھوں سے ارسلان کو دیکھا۔

ارسلان اُس کی نظروں کے مفہوم کو پڑھنے سے قاصر تھا۔

"نیکسٹ سنڈے کیسا رہے گیا؟"

اکرم صاحب نے کہا تو اسرار صاحب نے بھی ہاں کہہ دی۔

ارسلان کا فون بجا تو وہ اٹھ کر فون سننے چلا گیا۔

کچھ دیر بعد وہ فون سن کر واپس آیا۔

ابّو ایک ایمرجنسی ہو گئی ہے۔۔۔مجھے ابھی ہسپتال جانا ہو گا۔۔۔۔۔"

ارسلان کہتا ہوا باہر کی طرف بڑھ گیا۔

رات کو وہ ہسپتال سے واپس آیا تو رات کے 2 بج رہے تھے۔

وہ لاؤنج سے گزر کر اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا جب اُس نے لاؤنج میں بیٹھی رباب کو دیکھا۔

وہ اُسے اگنور کرتا اپنے کمرے کی طرف جانے لگا۔

"میرا قصور کیا ہے۔۔۔۔"

رباب نے ارسلان کو اُس کے کمرے کو طرف جاتا دیکھا تو پیچھے اس کہا۔

ارسلان نے مڑ کر رباب کو دیکھا۔

"کیا مطلب؟"

ارسلان نے رباب کو دیکھتے ہوئے نا سمجھی سے پوچھا۔

"کس بات کی سزا دے رہے ہیں آپ مجھے؟"

رباب ارسلان کے پاس آتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

"میں۔۔۔۔میں کیوں سزا دونگا۔۔۔۔"

ارسلان نے رخ موڑ کر کہا۔

"سزا ہی تو دے رہیں ہیں آپ مجھے۔۔۔ پہلے ایک ہی گھر میں رہتے ہے مجھ کو نہ دیکھنے، مجھ سے نے ملنے کی سزا اور اب۔۔۔اب مجھے ہمیشہ کے لیے خود سے دور کر دینے کی سزا۔۔۔"

رباب ارسلان کے سامنے آتے ہوئے بولی۔

"کبھی نا کبھی تو تمہیں شادی کرنی ہی ہے۔۔۔۔ پھر اب کیوں نہیں۔۔۔۔ ساحل ایک اچھا لڑکا ہے۔۔۔ تمہیں بہت خوش رکھے گا۔۔۔۔۔"

ارسلان نے رباب کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"اور اگر میں کہوں میں اُس کے ساتھ کبھی خوش نہیں رہ سکتی تو؟"

رباب کی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے۔

"تم اُس کے ساتھ بہت خوش رہو گی۔۔۔ وہ تمہیں بہت خوش رکھے گا۔۔۔۔ وہ تم سے بہت محبت کرتا ہے۔۔۔۔ تم اُس سے شادی کے بعد میرا شکریہ ادا کرو گی۔"

ارسلان نے اُسے دیکھ کر کہا تو رباب طنزیہ ہنس دی

"ٹھیک کہتے ہیں آپ۔۔۔۔ میں آپ کا شکریہ ادا کروں گی۔۔۔ تو بعد میں کیوں۔۔۔۔ ابھی کر دیتی ہوں۔۔۔۔ آپ کا بہت بہت شکریہ ارسلان۔۔۔۔۔"

کہتی وہ کمرے میں بھاگ گئی۔

ارسلان حق دق سا کھڑا اُسے دیکھے گیا

- -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ڈونٹ کاپی پیسٹ ویتھاوٹ مائے پرمشن

🚫 Don'tcopypastewithoutmypermission

Allrightshavebeenreservedforthisnovel 🚫

#سحر_محبت_کا

#از_کنیز_فاطمہ

#کنیز_فاطمہ

#کنیزخان

#KanizKhan
#KanizFatma

#Episode11

ارسلان اپنے وارڈ کا راؤنڈ لگا رہا تھا جب ایک وارڈ بائے نے اُسے ساحل کے آنے کی خبر دی۔

ارسلان نے ساحل کو بیٹھانے کا کہا اور اپنے آخری مریض کا چیک اپ کرنے کے بعد باہر آگیا۔

ساحل ارسلان کا کیفے میں بیٹھا انتظار کر رہا تھا۔

"السلام و علیکم ارسلان بھائی۔۔۔۔"

ساحل نے ارسلان کو دیکھتے ہی کھڑے ہو کر اُس کے ساتھ مصافحہ کیا۔

"و علیکم السلام۔۔۔۔کہیے۔۔۔۔کیسے آنا ہوا۔۔۔؟"

ارسلان نے گہری نظروں سے ساحل کو دیکھا

"وہ میں۔۔۔میں۔۔۔۔رباب کو کل اپنے ساتھ شاپنگ پر لے جانا چاہتا تھا۔۔۔۔"

ساحل نے مسکرا کر پوچھا تھا۔

"تو آپ رباب سے پوچھ لیں۔۔۔۔وہ اگر جانا چاہے تو آپ لے جائیں۔۔۔۔"

ارسلان کو ساحل کی بات پر بہت غصّہ آ رہا تھا۔

"ہاں لیکن اگر آپ اجازت دے دیتے تو رباب کو کوئی اعتراض نہیں ہوتا۔۔۔۔وہ آپ سے بہت اٹیچ ہے نہ تو آپ جو کہتے ہیں وہ مان لیتی ہے۔۔۔۔"

ساحل نے کہا تو ارسلان طنزیہ مسکرا دیا۔

"ہاں۔۔۔وہ میری ہر بات مانتی ہے۔۔۔۔اگر میں اُس کو کہہ دوں کہ آپ سے شادی سے انکار کر دے تو ایک لمحہ بھی ضائع کیے بنا آپ سے شادی کے لیے انکار کر دیگی۔۔۔"

ارسلان نے ساحل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تو ساحل تذبذب سے ارسلان کو دیکھنے لگا۔

"ارسلان بھائی آپ۔۔۔۔"

ساحل حیران ہو کر ارسلان کو دیکھنے لگا۔

"مذاق کر رہا تھا۔۔۔۔"

ارسلان نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں رباب کو کہہ دوں گا۔۔۔۔کل آپ اُسے شاپنگ پر لے جا سکتے ہیں۔۔۔۔"

ارسلان کہتا ہوا کیفے سے باہر چلا گیا۔

ساحل ارسلان کو جاتا دیکھتا رہا۔

- -

ارسلان گھر آیا تو رباب لاؤنج میں سب کو چائے سرو کر رہی تھی۔

وہ جیبوں میں ہاتھ ڈال کر اُن کے پاس لاؤنج میں آیا اور رباب کو دیکھا

رباب بھی اُسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"کل ساحل تمہیں شاپنگ پر لے جانا چاہتا ہے۔۔۔۔تیار رہنا۔۔۔"

ارسلان کہہ کے اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔کب چلنا ہے۔۔۔۔"

رباب ارسلان کے پیچھے اُس کے کمرے میں آئی

"تم ساحل کو فون کر لو۔۔۔وہ بتا دیگا۔۔۔۔"

ارسلان نے اُسے کمرے میں آتا دیکھ کر کہا

"آپ پوچھ لیں نا۔۔۔۔آخر آپ کا ٹائم بھی تو میچ ہونا چاہیے۔۔۔۔"

رباب نے کہا تو ارسلان نے بھنویں سیکوڑ کر اُسے دیکھا۔

"میرا ٹائم کیوں میچ کرنا ہے؟ شاپنگ پر تمہیں جانا ہے۔۔۔۔مجھے نہیں۔۔۔"

ارسلان نے رباب سے کہا۔

"ہاں۔۔۔جانا تو میں نے ہی ہے۔۔۔۔لیکن آپ بھی تو ساتھ چلیں گے۔۔۔۔"

رباب نے ارسلان کی طرف انگلی دیکھا کر کہا۔

"میں کیوں جاؤنگا۔۔۔۔۔مجھے کیا کرنا ہے تم دونوں کے ساتھ جا کر۔۔۔"

ارسلان رخ موڑ کر کھڑا ہو گیا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔پھر آپ ساحل کو فون کر دیں اور کہہ دیں کہ آپ کے پاس وقت نہیں۔۔۔اور میرے بغیر رباب کہیں نہیں جاتی۔۔۔۔"

رباب نے کندھے اچکا کر کہا تو ارسلان نے تذبذب سے رباب کو دیکھا۔

"میرا کیا کام شاپنگ پر۔۔۔۔"

"میں آپ کے بغیر شاپنگ نہیں کرتی۔۔۔۔"

"5 سال جب میں امریکہ میں تھا تب کیسے کرتی تھی؟"

"تب امی اور خالہ ہی میری ساری شاپنگ کیا کرتی تھیں۔۔۔۔میں نے 5 سالوں میں ایک بار بھی شاپنگ نہیں کی۔۔۔۔"

رباب اپنے ہاتھوں کے ناخنوں کو دیکھتی ہوئی بولی۔

ارسلان نے غصے سے اُسے دیکھا اور واشروم میں بند ہو گیا۔

رباب مسکراتے ہوئے کمرے سے نکل گئی۔

دوسری صبح ارسلان نے رباب کے لیے چھٹی کر لی۔

وہ تیار ہو کر کمرے سے باہر آیا تو رباب اُسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے اپنے کمرے میں تیار ہونے چلی گئی۔

تھوڑی دیر میں ساحل آ گیا اور ابھی وہ ارسلان سے مصافحہ ہی کر رہا تھا جب رباب کمرے سے باہر آئی۔۔۔

"چلیں۔۔۔۔"

ساحل نے رباب کو دیکھ کر کہا تو رباب ارسلان کو دیکھنے لگی۔

"چلیے۔۔۔۔"

رباب نے ارسلان سے کہا اور ارسلان کے ساتھ آگے بڑھی۔

ساحل حیران سا اُن کے پیچھے آیا۔

"کیا ارسلان بھائی بھی ہمارے ساتھ چل رہے ہیں؟"

ساحل نے کار کے قریب آ کر ارسلان اور رباب کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔۔۔۔ کیوں کہ میں ان کے بغیر شاپنگ نہیں کرتی۔۔۔"

رباب نے ساحل سے کہا اور کار کا پچھلا دروازہ کھولنے لگی۔

"رباب آپ آگے بیٹھ جائیں۔۔۔"

ساحل نے رباب کو کار کی پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولتا دیکھ کر کہا۔

"نہیں۔۔۔آپ آگے بیٹھیں۔۔۔۔مجھے ان سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔۔آئیں۔۔۔"

رباب کہتی پیچھے بیٹھ گئی اور ساتھ ارسلان کو بھی بلایا۔

ارسلان حیران سا کبھی رباب کو دیکھتا کبھی فق چہرے کے ساتھ کھڑے ساحل کو۔

ساحل غصے میں کار میں آکر بیٹھا تو ارسلان بھی رباب کے ساتھ بیٹھنے کے بجائے ساحل کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر آکر بیٹھ گیا۔

ساحل نے رباب کو بیک ویو مرر سے دیکھا اور کار کو آگے بڑھا لے گیا۔

وہ لوگ مال آ گئے۔

ساحل رباب کو لے کر ایک بوتیک میں آیا تا کہ رباب کو منگنی کے لیے ڈریس دلوا سکے۔

ارسلان اُن کے ساتھ آیا۔

ساحل نے 4 ڈریس سیلکٹ کر کے رباب کو تھمائے کہ وہ اُن میں کوئی پسند کر سکے۔

رباب نے اُن سب کو دیکھ کے منہ بنا لیا۔

وہ سارے ڈریسز بہت بھاری تھے

ارسلان رباب کو دیکھنے لگا۔

اُسے پتہ تھا رباب کو ان میں سے کچھ پسند نہیں آئیگا کیوں کہ وہ اتنے بھاری ڈریسز نہیں پہنتی۔ لیکن اُس نے کچھ نہیں کہا بس وہیں کھڑا رباب کو دیکھتا رہا۔

"میں اتنے بھاری ڈریسز نہیں پہنتی۔۔۔۔ارسلان۔۔۔۔آپ کچھ سیلکٹ کردیں میرے لیے۔۔۔"

رباب نے پہلے ساحل پھر ارسلان کو دیکھتے ہوئے کہا تو ارسلان گڑبڑا گیا۔

"میں کچھ اور دیکھ دیتا ہوں۔۔۔۔یہ پھر تم خود دیکھ لو۔۔۔ارسلان بھائی کو کہاں پتہ ان سب کے بارے میں؟"

ساحل اُن دونوں کو دیکھتا ہوا بولا۔

"انہیں ہی تو پتہ ہے کہ میں کیا پہنتی ہوں۔۔۔۔کیسا پہنتی ہوں۔۔۔۔۔بچپن سے لے کر اب تک یہی تو میری ساری شاپنگ کرتے آئیں ہیں۔۔۔۔"

رباب گہری نظروں سے ارسلان کو دیکھتے ہوئے بول رہی تھی۔

"میں دیکھ دیتا ہوں۔۔۔۔"

ارسلان آگے بڑھ کے رباب کے لیے کپڑے دیکھنے لگا

ارسلان نے ایک کریم کلر کا نفیس سا جوڑا جس پر ننھے ننھے نگ سفید دھاگوں سے پیروے گئے تھے نکال کر رباب کی طرف بڑھایا۔

رباب نے ڈریس لیتے ہوئے خوشی سے آنکھیں پھیلا کر اُسے دیکھا اور پھر اپنے اوپر لگا کر آئینے میں اُبھرتے اپنے اور پیچھے کھڑے ارسلان کے عکس کو دیکھا۔

ساحل ایک طرف کھڑا دونوں کو دیکھنے لگا۔

سلیس مین رباب اور ارسلان کی طرف آیا۔

"میم سر کی پسند بہت زبردست ہے۔۔۔۔آپ دونوں کو شادی بہت بہت مبارک ہو۔۔۔۔آئے سر میں آپ کے لیے بھی کچھ دیکھا دیتا ہوں۔۔۔۔"

سلیس مین نے رباب اور ارسلان کو دیکھتے ہے کہا تو ساحل جلدی سے اُن کی طرف آیا۔

"دولہا یہ نہیں میں ہوں۔۔۔"

ساحل نے سیلز مین کو ایک گھوری سے نوازہ تھا۔

"سوری سر۔۔۔"

سلیس مین سوری کہتا ایک طرف کھڑا ہو گیا۔

"میں ایک فون کر کے آتا ہوں۔۔۔"

ارسلان کہتا اپنی جیب سے موبائل نکال کے باہر چلا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ڈونٹ کاپی پیسٹ ویتھاوٹ مائے پرمشن
🚫 Don't copy paste without my permission
All rights have been reserved for this novel 🚫

#سحر_محبت_کا

#از_کنیز_فاطمہ

#کنیز_فاطمہ

#کنیزخان

#KanizKhan
#KanizFatma
#Episode12

ارسلان باہر آکر بے مقصد یہاں وہاں گھوم رہا تھا۔

"ارسلان۔۔۔۔۔"

رباب ارسلان کو تلاش کرتی اُس تک آئی۔

ساحل ہاتھوں میں شاپر لیے اُس کے پیچھے تھا۔

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں ؟ کال ختم ہو گئی آپ کی ؟"

رباب ارسلان کے پاس آ کر پوچھنے لگی۔

ارسلان نے رباب کو دیکھا اور پھر اُس کے پیچھے آتے ساحل کو۔

"ہاں۔۔۔مجھے ہسپتال جانا ہے۔۔۔ تمہاری شاپنگ ہو گئی ؟"

ارسلان نے رباب سے پوچھا لیکن اُس کی نظریں ساحل کے چہرے پر تھی جو بیزاری سے اُسے ہی دیکھے جا رہا تھا۔

"ہاں ہو گئی۔۔۔ آپ جا رہیں ہے تو میں یہاں کیا کروں گی۔۔۔۔ایک کام کریں۔۔۔مجھے گھر ڈراپ کر دیں۔۔۔۔پھر آپ ہسپتال چلے جانا"

رباب ساحل کو اگنور کرتی ارسلان سے بولی۔

"ساحل تمہیں چھوڑ دیگا۔۔۔۔"

ارسلان کہتا باہر نکلنے لگا۔

"لیکن مجھے آپ کے ساتھ جانا ہے۔۔۔۔"

رباب ارسلان کے پیچھے بھاگی۔

"رباب کیا لگا رکھا ہے یہ ؟ بچی ہو تم ؟ تمہیں سمجھ نہیں آ رہی ؟"

ارسلان غصے میں پلٹا تو رباب گڑبڑا گئی۔

"میں تو صرف آپ کو گھر لے چلنے کا کہہ رہی تھی۔۔۔"

رباب دھیرے سے ممنائی۔

"تم ساحل کے ساتھ گھر جا رہی ہو۔۔۔بس۔۔۔۔"

ارسلان غصے میں کہتا باہر نکل گیا۔

رباب ارسلان کے جانے کے بعد ساحل کے ساتھ گھر کے لیے نکل گئی۔

"تم انہیں بھائی بھائی کہتی نہیں تھکتی اور وہ۔۔۔ تمہیں کس طرح ڈانٹ رہے تھے۔۔۔۔ تم اُنھیں اتنی اہمیت دیتی ہے کیوں ہو؟ اُنھیں کوئی حق نہیں تمہیں یوں ڈانٹنے کا۔۔۔۔"

ساحل کار ڈرائیو کرتے ہوئے بولا۔

"شٹ اپ۔۔۔جسٹ شٹ یور ماؤتھ۔۔۔۔۔۔وہ مجھے ڈانٹے، مارے کچھ بھی کریں۔۔۔وہ ہر طرح کا حق رکھتے ہیں مجھ پر۔۔۔۔۔اُن کی اہمیت میری زندگی میں اتنی ہے جتنی کسی کی نہیں ہے سمجھے آپ؟"

رباب غصے میں بولی اور سامنے دیکھنے لگی۔

"رباب میں نے ایسا کیا کہہ دیا جو تم۔۔۔۔"

ساحل کو بھی غصّہ آگیا۔

"آپ نے میرے ارسلان کے بارے میں غلط کہنے کی غلطی کی ہے۔۔۔۔آپ کواُنھیں کچھ بھی کہنے کا حق نہیں۔۔۔۔"

رباب کا غصّہ اور بڑھ گیا۔

وہ اپنی طرف انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے بولی۔

"کیا ارسلان ارسلان کی رٹ لگا رکھی ہے تم نے؟ کیا شادی کے بعد بھی تم ارسلان سے ہر بات کرو گی۔۔۔۔اُسے اپنے ساتھ شاپنگ پر لے جایا کرو گی؟"

ساحل نے کار ایک طرف روک کر رباب سے پوچھا۔

"ہاں۔۔۔۔۔میری ہر بات ارسلان سے شروع ہو کر اُن پر ہی ختم ہو گئی۔۔۔آج بھی اور کل بھی۔۔۔۔زندگی کی آخری سانس تک۔۔۔۔"

رباب کہتی کار سے نکل کر سڑک پر چلنے لگی۔

"رباب۔۔۔۔میری بات سنو۔۔۔۔"

ساحل بھی رباب کے پیچھے آیا۔

"مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔۔۔۔۔ میں تم سے شادی بھی اس لیے کر رہی ہوں کیوں کہ ارسلان چاہتے ہیں۔۔۔۔ تمہیں اُن کا شکر گزار ہونا چاہیے نہ کو اُن کے لیے زہر اگلنا چاہیے۔۔"

رباب کہتی ٹیکسی روک کر اُس نے بیٹھ گئی۔

ساحل اُس کی ٹیکسی کو جاتا دیکھتا رہ گیا۔

ارسلان ہسپتال پہونچا اور اپنا ڈیوٹی چارٹ دیکھ کر اپنے وارڈ کو طرف بڑھ گیا۔

اُس کا ذہن رباب کے بدلے ہوئے رویے میں الجھا ہوا تھا۔

کچھ ایسا تھا جسے ارسلان سمجھنے سے قاصر تھا۔

رباب غصے میں گھر میں داخل ہوئی اور اپنے کمرے میں بند ہو گئی۔

"ارسلان۔۔۔۔ کیوں کر رہے ہیں آپ ایسا؟ کیوں مجھے اپنے آپ سے دور کرنا چاہتے ہیں؟ میں آپ کے بنا مر جاؤں گی ارسلان۔۔۔۔ پلیز مجھے خود سے دور مت کیجئے۔۔۔۔ ارسلان۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔"

وہ ارسلان کے فریم شدہ تصویر لیے روئے جا رہی تھی۔

"ارسلان۔۔۔۔میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں۔۔۔۔۔میں آپ سے تب سے محبت کرتی ہیں جب مجھے محبت کا مفہوم بھی نہیں پتہ تھا۔۔۔میں آپ کو کبھی کسی اور کا ہوتے نہیں دیکھ سکتی۔۔۔۔نہ ہی میں کسی کو اپنی زندگی میں شامل کر سکتی ہوں۔۔۔۔۔میں آپ کے بنا مرجاؤں گی ارسلان۔۔۔۔۔مجھے لگتا تھا ارسلان صرف میرے ہیں۔۔۔۔میں اُنھیں کہوں گی ارسلان مجھ سے شادی کرلیں۔۔۔۔۔اور میرے ارسلان کہیں گے چلو ابھی کر لیتے ہیں۔۔۔۔لیکن آپ تو۔۔۔آپ تو کسی اور کے زلفوں کے اسیر نکلے۔۔۔۔اگر آپ کو یہی کرنا تھا تو مجھ سے اتنی محبت کیوں کی۔۔۔۔کیوں مجھے اپنے اتنے قریب آنے دیا۔۔۔۔کیوں۔۔۔۔کیوں آپ میرا خیال رکھتے رہے۔۔۔میری تکلیف میں پریشان ہوتے رہے۔۔۔۔کیوں خود کو میری سانسوں میں بسنے دیا۔۔۔۔۔کیوں۔۔۔۔"

وہ اپنے بال نوچنے لگی۔۔۔

رو رو کر اُس نے اپنا برا حال کر لیا تھا

"جب امی نے کہا کہ وہ چاہتی ہیں کہ ہم شادی کرلیں۔۔۔میں کتنی خوش ہوئی تھی آپ کو بتا نہیں سکتی۔۔۔۔لیکن آپ شاید میرے ساتھ خوش نہیں تھے۔۔۔آپ تو کسی اور میں اپنی خوشیاں تلاش کرتے رہے۔۔۔۔

میں کیسے امی سے کہتی کہ میں آپ کے نام کی مہندی اپنے ہاتھوں میں لگانا چاہتی ہوں۔۔۔۔کیسے میں کہتی میں نے بچپن نے اپنا نام رباب جبریل کے بعد رباب ارسلان ہی جانا ہے۔۔۔۔کیسے کہتی کہ امی ارسلان کسی اور سے محبت کرتے ہیں۔۔۔۔کیسے میں امی آپ کو کہتی کہ آپ کی بیٹی ارسلان سے اتنی محبت کرنے کے بعد بھی کبھی اُن کے دل تک رسائی حاصل نہیں کر سکی۔"

رباب روتی گئی اور ارسلان کی فریم شدہ تصویر کو اپنے سینے میں بھینچے بولتی گئی۔

رات تک اُسے تیز بخار ہو گیا۔

ارسلان گھر آیا تو ہمنا اسرار ارسلان کے پاس آئیں

"ارسلان بیٹا جلدی آؤ۔۔۔دیکھو رباب کو کیا ہو گیا ہے۔۔۔۔"

ہمنا اسرار کہتی ہوئی رباب کے کمرے میں چلی گئیں۔

آمنہ خاتون اور اسرار صاحب پہلے ہی اُس کے کمرے میں تھے۔

ارسلان رباب کا سنتے ہی تیزی سے اُس کے کمرے میں آیا۔

اُس نے رباب کے کمرے میں قدم رکھا تو دیکھا ہمنا اسرار اور اسرار صاحب رباب کے بیڈ کے پاس کھڑے ہیں اور آمنہ خاتون رباب کے سر پر ٹھنڈے پانی کو پٹیاں رکھ رہی ہیں۔

ارسلان چلتا ہوا رباب کے بیڈ تک آیا

آمنہ خاتون اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور ارسلان کو جگہ دی تاکہ وہ رباب کو چیک کر سکے۔

ارسلان نے رباب کے سر پر ہاتھ رکھا تو اُسے لگا اُس نے جلتے توے پر ہاتھ رکھ دیا ہو۔

اُس نے جلدی سے اپنا بیگ کھولا اور اُس میں تھرمامیٹر نکال کر جھٹکتے ہوتے اُسے رباب کے منہ میں رکھا اور ساتھ ہی اُس کی کلائی پکڑ کر اُس کی نبض چیک کی۔

اُس کی نبض بہت آہستہ چل رہی تھی۔

ارسلان کے چہرے پر فکر کی لکیریں نمودار ہوئی

ارسلان نے تھرمامیٹر رباب کر منہ سے نکال کر اُس کا ٹیمریچر چیک کیا اور تھرمامیٹر جھٹک کر اپنے بیگ میں رکھ دیا۔

اب وہ انجکشن نکال کر اُس میں دوا بھر رہا تھا

ارسلان نے رباب کی سلیو اوپر کی اور اُس کے ہاتھوں میں انجکشن لگا دیا۔

رباب بے سودھ پڑی رہی۔

"بخار بھیت تیز ہیں لیکن میں نے انجکشن دے دیا ہے رباب کو تھوڑی دیر میں ہوش آ جائیگا۔"

آپ لوگ ریسٹ کریں۔۔۔ میں ہوں رباب کے پاس۔۔۔۔"

ارسلان نے باری باری تینوں کو دیکھا اور آمنہ خاتون کے چہرے پر فکر دیکھ کر بولا تو تینوں سر ہلا کر کمرے سے جانے لگے۔

"خالہ جانی اگر آپ چاہیں تو رک جائیں۔۔۔۔۔"

ارسلان نے آمنہ خاتون کو کہا تو وہ مڑ کر ارسلان کو دیکھنے لگیں۔

"بیٹا جانی اگر آپ یہاں نہیں ہوتے تو شاید میں ساری رات رباب کے پاس سے ہٹنے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی لیکن جب آپ ہو تو مجھے اسکی فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔مجھے یقین ہے آپ اس کا مجھ سے زیادہ خیال رکھوگے۔

آپ فریش ہو کر آ جاؤ۔۔۔۔ میں کھانا گرم کرلاتیں ہوں آپ کے لیے۔"

آمنہ خاتون نے کہا تو ارسلان نے اپنی آنکھوں سے چشمہ نکل کر آنکھیں مسلی۔

"نہیں خالہ جانی۔۔۔۔ رباب نے بھی تو کچھ نہیں کھایا ہوگا۔۔۔ اسے ہوش آ جانے دیں۔۔۔ ہم ساتھ کھالینگے۔۔۔۔"

ارسلان نے چشمہ سائڈ ٹیبل پر رکھ دیا

"ٹھیک ہے بیٹا۔۔۔میں یہیں ہوں۔۔۔۔آپ جب کھو گے میں کھانا لے آؤں گی۔۔۔۔"

آمنہ خاتون کہتی صوفے پر بیٹھ گئیں۔

ارسلان رباب کے سرہانے کرسی پر بیٹھا تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ڈونٹ کاپی پیسٹ ویتھاوٹ مائے پرمشن

🚫 Don'tcopypastewithoutmypermission

Allrightshavebeenreservedforthisnovel 🚫

#سحر_محبت_کا

#از_کنیز_فاطمہ

#کنیز_فاطمہ

#کنیزخان

#KanizKhan
#KanizFatma
#Episode13

"پانی۔۔۔۔"

رباب کو ہوش آنے لگا اور ہوش میں آتے ہی اُس نے پانی مانگا تھا۔

ارسلان سائڈ ٹیبل سے پانی سے بھرا گلاس اٹھا کے دوسرے ہاتھ سے رباب کو کندھوں سے تھام کر بیڈ پر نیم دراز کر اُسے پانی پلانے لگا۔

رباب ایک ہی سانس میں سارا پانی پی گئی۔

ارسلان اُس کے سرہانے بیٹھا اُس کے گرد بازو پھیلائے اُسے پانی پلا کر گلاس ایک طرف رخ کر اُس کے ہونٹوں کے اطراف لگے پانی کو اپنے رومال سے صاف کرنے لگا۔

رباب نڈھال سی اُس کے سینے پر سر ٹیکا گئی۔

ارسلان نے ایک نظر پاس صوفے پر بیٹھی آمنہ خاتون کی بند آنکھوں کو دیکھا اور پھر جھک کر اُس کے سینے سے لگی رباب کو۔

"کاش رباب۔۔۔۔ کاش میں تمہیں زندگی بھر ایسے ہی تھامنے کا حق رکھتا۔۔۔۔"

For more visit (exponovels.com)

ارسلان کی آنکھوں سے دو آنسو کے موتی ٹوٹ کے رباب کے بالوں میں جذب ہو گئے۔

ارسلان نے رباب کے سر کو اپنے سینے سے ہٹانا چاہا لیکن رباب نے اُس کی شرٹ کو مٹھیوں میں بھینچ کر اُس کی کوشش کو ناکام بنا دیا۔

"رباب۔۔۔۔ہوش میں آؤ۔۔۔"۔

ارسلان نے رباب کے گال تھپتھپائے۔

رباب نے آنکھیں کھول کر سر اونچا کیا اور ارسلان کو دیکھا۔

"کاش ارسلان۔۔۔کاش آپ کہتے کہ رباب تم کو ایسے تھامنے کا حق صرف میرا ہے۔۔۔۔کاش۔۔۔۔!"

رباب نے دل میں سوچا اور اُس سے الگ ہو کر بیڈ پر نیم دراز ہو کر بیٹھ گئی اور چہرہ دوسری طرف موڑ لیا۔

ارسلان نے رباب کی کلائی پکڑ کر اُس کی نبض چیک کرنی چاہی لیکن رباب نے اپنا ہاتھ جھٹکے سے چھڑایا۔

"رباب۔۔۔مت بھولو کہ میں ایک ڈاکٹر بھی ہوں۔۔۔۔"

ارسلان نے رباب کی کلائی دوبارہ تھامتے ہوئے کہا تو رباب نے چہرہ موڑ کر اُسے دیکھا جو اب اُس کی نبض چیک کرنے کے بعد اُس کا ٹمریچر چیک کرنے کے لیے تھرمامیٹر اس کے منہ میں رکھ رہا تھا

ارسلان اپنا بیاں ہاتھ اونچا کر کے کھڑی دیکھنے لگا۔

کچھ دیر بعد اُس نے تھرمامیٹر رباب کے منہ سے نکال کر اُس کا بخار چیک کیا اور تھرمامیٹر جھٹک کر اُسے بیگ میں رکھ لیا۔

رباب کا بخار اب قدرے کم تھا۔

آمنہ خاتون نے آنکھ کھول کر دیکھا تو ارسلان رباب کا بخار چیک کر رہا تھا۔

وہ اٹھیں اور اُن کے لیے کھانا لانے چلیں گئیں۔

جب تک ارسلان نے رباب کا بخار چیک کیا تب تک آمنہ خاتون نے کھانا لا کر اُن کے سامنے رکھا۔

"بیٹا آپ لوگ کھانا کھالیں میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں۔۔۔"

آمنہ خاتون دونوں کو کہتی اپنے کمرے میں چلیں گئیں

"رباب۔۔۔۔کھانا کھالو۔۔۔۔"

ارسلان نے رباب کو دیکھ کر کہا۔

"ہاں۔۔۔نہیں۔۔۔میرا من نہیں ہے۔۔۔"

رباب نے منہ بنایا۔

ارسلان نے کچھ نہیں کہا بس اٹھ کر واشروم میں چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ فریش ہو کر آیا اور اپنے ہاتھوں سے لقمہ بنا کر رباب کو کھلانے لگا۔

رباب بنا کچھ بولے چپ چاپ کھائے گئی۔

ارسلان نے رباب کو کھلاتے ہوئے خود بھی تھوڑا سا کھا لیا

ارسلان کھانے کی ٹرے ایک طرف رکھ کر اٹھا اور رباب کو لیٹا دیا اور اُس کا لحاف ٹھیک کرتا ہوا پاس پڑی چیئر پر بیٹھ گیا

"اب تم آرام کرو۔۔۔۔"

ارسلان نے رباب کے بال سہلاتے ہوئے کہا تو رباب نے دھیرے سے آنکھیں بند کر لی۔

رباب سو گئی اور ارسلان رباب کے سرہانے بیٹھ گیا۔

اُس کا ارادہ یہی رباب کے پاس رہنے کا تھا۔

"نہ۔۔۔نہیں۔۔۔مج۔۔۔مجھے۔۔۔میں۔۔۔نہیں۔۔۔ارسلان۔۔۔مجھے۔۔۔پلیز۔۔۔"

ابھی آدھی رات ہی گزری تھی جب رباب نیند میں کسی خواب کے زیرِاثر بڑبڑا رہی تھی۔

ارسلان جو چیئر پر بیٹھا آنکھیں بند کیئے ہوئے تھا رباب کی آواز پر آنکھیں کھول کر اُسے دیکھا اور اٹھ کر اُس کی طرف بڑھا۔

"رباب۔۔۔کیا ہوا ہے؟"

ارسلان نے اٹھ کر رباب کے کندھے ہلاتے ہوئے اُس کے گال تھپکے۔

"مجھے۔۔۔۔مجھے چھوڑ کے۔۔۔۔میں۔۔۔۔میں اکیلی۔۔۔۔۔مجھے نہیں۔۔۔۔"

رباب آنکھیں کھول کر روتے ہوئے ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں اپنی بات کہے جا رہی تھی۔

ارسلان ماتھے پر بل لیے اُس کی بات سمجھنے سے قاصر تھا۔

"رباب کچھ نہیں ہوا۔۔۔دیکھو میں تمہارے پاس ہوں۔۔۔۔ریلیکس کرو خود کو۔۔۔۔"

ارسلان کہتا رباب کے بیڈ پر بیٹھ کر اُس کے بال سہلانے لگا

رباب نے ارسلان کو دیکھتے ہوئے تکیے سے سر اٹھا کر ارسلان کی گود میں سر رکھ دیا۔

ارسلان تذبذب سے اُسے دیکھنے لگا۔

"ارسلان۔۔۔۔مجھے۔۔۔مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔"

رباب ڈری سہمی سی اُسے کہے جا رہی تھی۔

ارسلان کو وہ بلکل بچپن والی رباب لگی جو بچپن میں ایسے ہی نیند میں روتے ہوئے اُس کی گود میں سو جایا کرتی تھی۔

ارسلان نے اُس کے بالوں پر ہاتھ پھیرا۔

"میں تمہارے پاس ہوں۔۔۔۔ تمھیں ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔۔
اب جلدی سے آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کرو۔۔۔۔۔"

ارسلان نے اُس کے بال سہلاتے ہوئے کہا تو رباب نے گردن موڑ کر ارسلان کو دیکھا اور پھر آنکھیں بند کر لی۔

تھوڑی ہی دیر میں اُس کی بھاری سانسوں سے ارسلان نے اندازہ لگا لیا کہ وہ سو چکی ہے۔

ارسلان نے آہستہ سے رباب کا سر اپنی گود میں سے اٹھا کر تکیے پر رکھنا چاہا لیکن رباب اُس کے پیروں کو زور پکڑے ہوئے تھی۔

ارسلان نے رباب کا سر پھر سے اپنے پیروں پر رکھ دیا اور خود بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند لیں۔

آمنہ خاتون اور ہمنا اسرار صبح رباب کے کمرے میں آئی تو رباب کو ارسلان کی گود میں سر رکھے لیٹا دیکھا

ارسلان بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر نیم دراز بیٹھا سو رہا تھا۔

ہمنا اسرار اور آمنہ خاتون نے ایک دوسرے کو دیکھا اور آمنہ خاتون نے آگے بڑھ کر رباب کا سر ارسلان کی گود سے اٹھانا چاہا۔

"نہیں۔۔۔۔چھوڑ دو۔۔۔مجھے کہیں نہیں۔۔۔۔"

رباب زور سے بولتی جھٹکے سے اٹھی۔

ارسلان بھی رباب کی آواز پر جھٹکے سے آنکھیں کھول کر رباب کو اور پھر پاس کھڑی ہمنا اسرار اور آمنہ خاتون کو دیکھا۔

"وہ۔۔۔خالہ جانی۔۔۔رباب رات کو ڈر گئی تھی۔۔۔اس لیے۔۔۔"

ارسلان سائڈ ٹیبل سے اپنا چشمہ اٹھا کر آنکھوں پر لگاتا سر جھکائے بولا

رباب بھی ارسلان کے قریب سر جھکائے بیٹھی تھی۔

"آپ دونوں فریش ہو کر باہر آجاؤ۔۔۔ہم ناشتہ لگوا رہے ہیں۔۔۔۔"

ہمنا اسرار کہتی کمرے سے باہر چلی گئیں آمنہ خاتون بھی اُن کے پیچھے تھیں۔

ارسلان نے رباب کے جھکے سر کو دیکھا

"آئی ایم سوری۔۔۔۔"

ارسلان نے کچھ کہنا چاہا لیکن رباب نے آگے سے سوری بول دیا تو ارسلان بنا کچھ بولے کمرے سے نکل گیا۔

ارسلان نے ناشتہ کرنے کے بعد لاؤنج میں ہی رباب کا ایک بار پھر چیک اپ کیا اور اُسے دوائیں دے کر آرام کرنے کی تاکید کرتا ہسپتال کے لیے نکل گیا۔

شام تک رباب کا بخار بلکل ٹھیک ہو گیا تھا۔

ساحل کو پتہ چلا تو وہ اُس سے ملنے بھی آیا لیکن رباب سوتی بنی رہی۔

اُسے ساحل پر غصّہ تھا۔

وہ ساحل کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔

ساحل تھوڑی دیر انتظار کرتا رہا پھر چلا گیا۔

دیکھتے ہی دیکھتے منگنی کا دِن بھی آ گیا۔

صبح سے گھر میں گہما گہمی تھی۔

ارسلان اور اسرار صاحب سارے انتظامات کر رہے تھے۔

باہر لان میں تقریب رکھی گئی تھی۔

رباب سپاٹ چہرے کے ساتھ بیٹھی تیار ہو رہی تھی۔

بیوٹیشن نے اُسے تیار کر کے اس کا دوپٹہ سر پر اچھے سے پِن اپ کر دیا۔

رباب نے پلکیں اٹھا کر اپنا سجا سنورا روپ آئینے میں دیکھا تو ایک طنزیہ مسکراہٹ اُس کے لبوں کو چھو گئی۔

"ماشاءاللہ۔۔۔"

آمنہ خاتون کمرے میں آئی تو رباب کو تیار دیکھ کر ماشاءاللہ کہتی اُس کے قریب آکر اُس کے سر پر بوسا دیا

"چلو بیٹا۔۔۔۔"

آمنہ خاتون اور ہمنا اسرار اُسے تھام کر باہر لے جانے لگی۔

"کاش بیٹا آپ میرے آنگن کا چاند بنتی۔۔۔"

ہمنا اسرار نے اپنے آنکھوں کے بھیگے کونے صاف کیے۔

"کاش خالہ ایسا ہو سکتا۔۔۔"

رباب نے دل میں سوچا۔

وہ لوگ رباب کو لا کر اسٹیج پر بیٹھا چکے تھے۔

ساحل اور اُس کی فیملی پہلے ہی آ چکی تھی۔

ساحل رباب کے برابر میں بیٹھا خوشی خوشی سب کو دیکھ رہا تھا۔

رباب پر بھی وہ گاہے بگاہے نظر ڈال دیتا۔

ساحل کے چہرے پر خوشی دیکھنے کے قابل تھی۔

رباب سجی سنوری اُداس چہرے کے ساتھ ساحل کے برابر بیٹھی تھی۔

ارسلان نے دونوں کو ساتھ دیکھا تو اُس کی آنکھیں جلنے لگی۔

وہ وہاں سے نکلتا ہوا گیٹ عبور کر گیا۔

ارسلان کے دل میں بے چینی اتنی بڑھی کہ وہ محفل چھوڑ کر سڑکوں کی خاک چھاننے لگا۔

- -

"مجھے لگتا ہے اب ہمیں منگنی کی رسم ادا کر دینی چاہیے۔۔۔"

ساحل کی امی نے کہا تو اسرار صاحب نے بھی ہاں کہتے ہوئے آمنہ خاتون اور ہمنا اسرار کو اشارہ کیا۔

رباب نے نظریں اٹھا کر اُن سب کو دیکھا لیکن اُسے ارسلان کہیں بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔

"بیٹا۔۔۔یہ انگوٹھی پہناؤ۔۔۔۔۔"

آمنہ خاتون نے انگوٹھی رباب کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا تو اُس نے ایک نظر اُنھیں اور پھر انگوٹھی کو دیکھا۔

"امی۔۔۔ارسلان۔۔۔۔ارسلان کو بولا دیں۔۔۔۔"

رباب نے اپنے آنسو کو روکتے ہوئے مشکل سے کہا۔

آمنہ خاتون نے ایک نظر آس پاس دیکھا لیکن ارسلان کو نا پا کر وہ اسرار صاحب کے پاس آئی۔

"بھائی صاحب۔۔۔۔ارسلان کہا ہے؟"

آمنہ خاتون نے اسرار صاحب سے پوچھا۔

"یہیں تو تھا۔۔۔۔رکو۔۔۔میں دیکھتا ہوں۔۔۔۔"

اسرار صاحب کہتے ہوئے آگے بڑھ کر ارسلان کو تلاش کرنے لگے۔

ابھی وہ گیٹ کے پاس آ کر ارسلان کو تلاش کر رہے تھے جب چوکیدار نے اُنھیں بتایا کہ ارسلان کو اُس نے کچھ دیر پہلے باہر جاتے دیکھا ہے۔

"اس وقت کہاں جا سکتا ہے؟"

اسرار صاحب سوچتے ہوئے اسے فون کرنے لگے۔

ارسلان کا فون مسلسل بج رہا تھا لیکن وہ فون نہیں اٹھا رہا تھا۔

"نہیں رباب۔۔۔میں تمہیں کسی اور کا ہوتا ہوا نہیں دیکھ سکتا۔۔۔۔۔میں۔۔۔مجھ میں اب اور برداشت نہیں۔۔۔۔۔"

ارسلان زیرِلب کہتا اپنے آنسوؤں کو روکنے کی سعی کر رہا تھا۔

"ارسلان کو کچھ کام آگیا ہے۔۔۔۔آپ لوگ رسم ادا کریں۔۔۔۔وہ آجاتا ہے تھوڑی دیر میں۔۔۔۔"

اسرار نے صاحب بہت دیر تک ارسلان کو فون لگاتے رہنے کے بعد آکر اُنھیں کہا تو رباب اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی۔

"خالو۔۔۔اُنھیں کہیں جب وہ آئینگے تب ہی رسم ادا ہو گی۔۔۔۔"

رباب بولی تو ساحل بھی کھڑا ہو گیا۔

"رباب ہم منگنی کر لیتے ہیں۔۔۔۔وہ بعد میں آجائیگے۔۔۔۔"

ساحل نے سب لوگو کو دیکھتے ہوئے دھیمے لحظے میں کہا۔

"نہیں۔۔۔میں اُن کے بغیر منگنی نہیں کروں گی۔۔۔۔"

رباب ضدی لحظے میں بولی۔

"بیٹا منگنی آپ کی اور ساحل کی ہے۔۔۔۔اُس میں ارسلان کا کیا کام؟"

ساحل کی امی رباب کے پاس آتے ہوئے بولیں۔

"آنٹی میرے زندگی کے ہر موقع پر اُن کا کام ہے۔۔۔۔میں اُن کے بغیر منگنی نہیں کروں گی۔۔۔۔"

رباب بنا کسی لحاظ کے غصے میں بولی۔

"رباب۔۔۔۔یہ کیسی باتیں کر رہی ہو بیٹا۔۔۔۔۔"

آمنہ خاتون نے اُسے روکنا چاہا۔

"امی میں کوئی غلط بات نہیں کر رہی۔۔۔۔یہ شادی میں اُن کے کہنے پر کر رہی ہوں اور انکو بھی ہر جگہ میرے ساتھ کھڑے ہونا ہوگا۔۔۔۔"

رباب بنا ڈرے بول رہی تھی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

For more visit (exponovels.com)

ڈونٹ کاپی پیسٹ ویتھاوٹ مائے پرمشن

🚫 Don't copy paste without my permission

All rights have been reserved for this novel 🚫

#سحر_محبت_کا

#از_کنیز_فاطمہ

#کنیز_فاطمہ

#کنیزخان

#KanizKhan

#KanizFatma

#Episode14

"کیسی لڑکی ہے۔۔۔ کسی دوسرے کے لیے اپنی منگنی خراب کر رہی ہے۔۔"

"ضرور اس کا اُس لڑکے کے ساتھ کوئی چکّر ہوگا۔۔۔"

"ہمم۔۔۔ شکل سے کتنی معصوم لگتی ہے۔۔۔"

"ایسے چہروں سے ہی تو ہم دھوکہ کھا جاتے ہیں۔۔۔"

آس پاس کھڑی عورتوں نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی

آمنہ خاتون سب لوگوں کی باتیں سن کر دل پر ہاتھ رکھ کر رونے لگیں۔

اُنھیں اپنی بیٹی کی رسوائی ہوتی نظر آ رہی تھی۔

آمنہ خاتون رباب کی طرف آئیں۔

"بیٹا منگنی کرلو۔۔۔ارسلان آ جاتا ہے تھوڑی دیر میں۔۔۔۔دیکھو لوگ کیسی کیسی باتیں کر رہے تمہارے بارے میں۔۔۔۔"

آمنہ خاتون آنسوؤں سے لبریز آنکھوں کے ساتھ بولیں تو رباب اُنھیں دیکھنے لگی۔

وہ آمنہ خاتون کو روتا ہوا نہیں دیکھ پا رہی تھی۔

"چلیے۔۔۔۔ہم منگنی کی رسم ادا کر لیتے ہیں۔۔۔۔"

آمنہ خاتون سب کو دیکھ کر کہنے لگیں تو ساحل رباب کا ہاتھ پکڑنے کے لیے آگے بڑھا جسے وہ جھٹکتے ہوئے اسٹیج پر چڑھنے لگی۔

ساحل کی امی نے انگوٹھی ساحل کی طرف بڑھائی آمنہ خاتون نے رباب کا ہاتھ پکڑ کر ساحل کے آگے کیا۔

رباب کی نظریں گیٹ پر لگی ہوئی تھی۔

ساحل رباب کے انگلی میں انگوٹھی پہنانے ہی لگا تھا کہ ارسلان گیٹ سے نمودار ہوا۔۔۔

"ارسلان۔۔۔۔"

رباب آمنہ خاتون کے ہاتھوں سے اپنا ہاتھ نکال کر اپنا گول فراک سنبھالتی گیٹ کی طرف بھاگی کیوں کہ ارسلان کے سر پر بینڈ ایج لگی تھی اور ہاتھوں پر پٹی لگی تھی

رباب ارسلان کی طرف بڑھی۔۔۔۔ارسلان نے وائٹ شرٹ پہن رکھی تھی

جِس پر جا بجا خون کے دھبے لگے تھے۔

"ارسلان۔۔۔یہ۔۔۔یہ کیا ہوا ہے آپ کو؟ اور یہ خون؟ آپ کو اتنی ساری چوٹ کیسے لگی؟"

رباب ارسلان کے بازو اور سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پریشانی سے پوچھ رہی تھی۔

اُس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

"رباب۔۔۔میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔کچھ نہیں ہوا مجھے۔۔۔۔"

ارسلان نے رباب اور پھر باقی سب کو جو اُن دونوں کو ہی دیکھ رہے تھے دیکھا۔

"ارسلان بیٹے۔۔۔کیا ہوا؟ یہ چوٹ۔۔۔۔"

ہمنا اسرار اور آمنہ خاتون ساتھ اسرار صاحب بھی ارسلان کے پاس آکر اُسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگے۔

"دیکھو دیکھو۔۔۔اس لڑکی کو۔۔۔کیسے اپنے منگیتر کو چھوڑ کر وہاں اپنے عشق کے پیچ لڑا رہی ہے۔۔۔"

"توبہ توبہ۔۔۔بہن۔۔۔کیا زمانہ آگیا ہے۔۔۔۔"

"قیامت کو نشانی ہے بہن۔۔۔بس کیا کہیں۔۔۔"

"کیا کہیں بہن۔۔۔یہ تو آج کل کا فیشن ہے۔۔۔محبت کسی سے اور شادی کیسی اور سے۔۔۔۔"

محفل میں لوگ طرح کی باتیں بنا رہیں تھے۔

ارسلان نے رباب کا ہاتھ پکڑا اور اُسے اسٹیج تک لے آیا۔

"رسم ادا کریں۔۔۔"

ارسلان نے کہا تو رباب نے بھیگی پلکیں اٹھا کر ارسلان کو دیکھا۔

ساحل کی امی ابو بھی لوگوں کی باتیں سن چکے تھے اور اب بیزار سے کھڑے رباب اور ارسلان کو دیکھ رہے تھے۔

ارسلان نے رباب کا ہاتھ پکڑ کر ساحل کے آگے کیا۔

"ایک منٹ۔۔۔۔۔"

ساحل کے ابّو ساحل کی طرف آ کر بولے۔

سب لوگ انہیں دیکھنے لگے۔

"یہ منگنی اسی شرط پر ہوگی جب آپ لوگ اس بات پر راضی ہونگے کہ ارسلان اس شادی میں شرکت نہیں کریں گے۔۔۔۔ ہمیں یہ بدنامی قبول نہیں۔۔۔۔"

ساحل کے ابّو بولے تو ارسلان کے ساتھ اسرار صاحب نے بھی حیران ہو کر اُن کو دیکھا۔

"یہ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔۔۔۔"

اسرار صاحب نے کہا۔

"بس۔۔۔ خالو اب آپ کچھ نہیں کہیں گے۔۔۔۔ جہاں ارسلان کی عزت نہیں وہاں میں قدم بھی رکھنا پسند نہیں کروں گی۔۔۔۔۔ شادی تو دور کی بات۔۔۔۔

آپ لوگ جا سکتے ہیں۔۔۔۔ مجھے نہ یہ منگنی کرنی ہے اور نا ہی یہ شادی۔۔۔۔ تو پلیز آپ لوگ جا سکتے ہیں۔۔۔۔۔"

رباب نے گیٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو ساحل کے والدین مارے توہین کے اسٹیج سے اتر کر جانے لگے۔

"نہیں۔۔۔ رکیں آپ لوگ پلیز۔۔۔۔ رباب پاگل ہو گئی ہو کیا۔۔۔۔"

ارسلان تیزی سے اُن کی طرف بڑھا ساتھ رباب کو بھی تنبیہ کرنا نہ بھولا۔

"نہیں ارسلان۔۔۔جانے دیں انہیں۔۔۔آپ نے انہیں روکنے کی کوشش کی تو میں۔۔۔۔میں اپنی جان۔۔۔۔۔"

رباب ارسلان کی طرف آتے ہوئے بول رہی تھی جب ارسلان نے اُس کی طرف گھور کر دیکھا۔

رباب ارسلان کی گھوری سے گھبرا کر چپ ہو گئی۔

"دیکھیے بھائی صاحب میری بات سنیے۔۔۔"۔

آمنہ خاتون ساحل کے ابّو اکرم صاحب کے پاس آتے ہوئے منّت بھرے لحظے میں بولی تھی۔

"اب کیا باقی رہ گیا۔۔۔کہنے سننے کو آمنہ بہن۔۔۔آپ کی بیٹی نے خوب ذلیل کیا ہے ہمیں۔۔۔اگر اُسے اتنی ہی فکر ہے ارسلان کی تو اُس کی شادی آپ ارسلان سے کیوں نہیں کروا دیتیں۔۔۔ہمیں یہاں بولا کر بے عزت کرنے کے پیچھے کیا مقصد تھا آپ لوگوں کا؟"

اکرام صاحب غصے میں کہتے ساحل اور اپنی اہلیہ کے ساتھ اپنی کار میں بیٹھ کر نکل گئے۔

باقی لوگ بھی دھیرے دھیرے گھر سے رخصت ہو گئے۔

آمنہ خاتون روتے روتے زمین پر بیٹھ گئیں

"خالہ جانی۔۔۔"

ارسلان آمنہ خاتون کی طرف بڑھا۔

رباب بھی ساتھ آئی۔

"امی۔۔۔۔"

رباب نے آمنہ خاتون کا کندھا پکڑا۔

"مت کہو مجھے امی۔۔۔۔آج تم نے اپنی ماں کی تربیت پر سوال پیدا کر دیے ہیں۔۔۔۔دیکھا۔۔۔سنا۔۔۔کیسی کیسی باتیں کر کے گئے ہیں لوگ تمہارے بارے میں۔۔۔اب کون کرے گا تم سے شادی۔۔۔۔کون بنائے گا تمہیں اپنی عزت؟ سارے زمانے کی خاک کو تم نے میرے سر میں ڈال دیا۔۔۔۔"

آمنہ خاتون روتے ہوئے بولے جا رہی تھیں۔

"خالہ جانی۔۔۔۔کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ۔۔۔اس میں رباب کا کیا قصور۔۔۔۔وہ لوگ اس قابل ہی نہیں تھے کہ رباب اُن کے گھر جاتی۔۔۔۔"

ارسلان نے رباب کا دفاع کیا۔

"ارسلان۔۔۔بیٹا بس کر دو۔۔۔۔آپ بھی جانتے ہو ساری غلطی اس کی تھی۔۔۔"

آمنہ خاتون بولیں تو ہمنا اسرار نے انہیں ہاتھ بڑھ کر کھڑا کیا۔

"آمنہ تم اندر چلو۔۔۔"

ہمنا اسرار آمنہ خاتون کو لیے کر اندر چلیں گئیں۔

"بیٹا۔۔۔آپ لوگ بھی چلیں۔۔۔ریسٹ کریں۔۔۔"

اسرار صاحب کہتے اندر کی طرف بڑھ گئے ارسلان نے رباب کو دیکھا اور اُس کا ہاتھ پکڑ کر اندر لے جانے لگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ڈونٹ کاپی پیسٹ ویتھاوٹ مائے پرمشن

🚫 Don't copy paste without my permission

All rights have been reserved for this novel 🚫

#سحر_محبت_کا

#از_کنیز_فاطمہ

#کنیز_فاطمہ

#کنیزخان

#KanizKhan
#KanizFatma
#Episode15

"تم چاہتی کیا ہو؟"

ارسلان رباب کو اُس کے کمرے میں لا کر پوچھنے لگا۔

"آپ کو اب بھی پوچھنے کی ضرورت ہے؟"

رباب ارسلان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"ہاں مجھے ضرورت ہے۔۔۔ تم مجھے صاف صاف بتاؤ۔۔۔ کیوں کیا تم نے یہ سب؟ کیوں تم نے اتنا سارا تماشہ کیا۔۔۔؟"

ارسلان کے لحظے میں غصے کی رمق شامل تھی۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ آپ کو کچھ نہیں سمجھ آتی ہے تو سن لیجئے۔۔۔۔۔۔ میں نے یہ سب جان بوجھ کر کیا۔۔۔ کیوں کہ مجھے یہ شادی کرنا ہی نہیں تھی۔۔۔ مجھے ساحل تو کیا کسی

سے بھی شادی نہیں کرنی۔۔۔۔ سن لیا آپ نے؟ اب آئندہ کوئی رشتۂ مت لے کر آئیگا۔۔۔۔"

رباب غصے میں کہتی واشروم میں بند ہو گئی۔

ارسلان پھٹی پھٹی نظروں سے رباب کو دیکھے گیا۔

ارسلان اپنے کمرے میں آکر بیڈ پر بیٹھا ہے۔

اُسے رباب کے رویّے کی سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔۔۔

ارسلان نے سائڈ دراز سے پین کیلر نکال کر پانی کے ساتھ گھونٹ لیا۔

وہ شام کو سڑکوں کی خاک چھانتا بہت آگے نکل آیا تھا

وہ بے دھیانی میں روڈ کراس کر رہا تھا جب ایک بائک سوار سے ٹکرا گیا

جس کی وجہ سے اُس کے سر اور بازو پر چوٹ لگی تھی۔

وہ سر ہاتھوں میں تھامے کافی دیر یوں ہی بیٹھا رہا پھر بیڈ پر لیٹ گیا۔

تھوڑی ہی دیر میں نیند اُس پر غالب آگئی۔

رات کا نجانے کون سا پہر تھا جب اُس نے اپنے ہاتھوں پر کسی کا لمس محسوس کیا۔

اُس نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو رباب اُس کا ہاتھ پکڑے بیٹھی رو رہی تھی۔

وہ کچھ کہہ بھی رہی تھی لیکن اُس کی آواز اتنی آہستہ تھی کہ ارسلان کچھ سمجھ نہیں پایا۔

رباب نے اُس کے ہاتھ کو اپنی آنکھوں سے لگا کر کچھ کہا اور اُس کے زخموں پر ہاتھ پھیر کر روتے ہوئے کمرے سے نکل گئی

ارسلان ایک بار پھر حیرت میں گھیرا رباب کو دیکھے گیا۔

آمنہ خاتون اُس دن کے بعد سے خاموش ہو گئی تھی۔

نا کسی سے کوئی بات کرتی تھیں نا ہی اُن سب کے ساتھ بیٹھتی تھی۔

بس اپنے اپنے کمرے میں چپ چاپ بیٹھی رہتیں۔

رباب اُن کے پاس جاتی تو وہ رخ موڑ لیتیں۔

رباب پہلے تو زبردستی اُن کے پاس بیٹھی رہتی لیکن پھر اُن کی بے رخی دیکھ کر روتے ہوئے کمرے سے نکل جاتی۔

ارسلان کا معمول اب بھی ویسا ہی تھا۔

صبح جاتا شام آجاتا لیکن کسی سے کوئی بات نہیں کرتا تھا۔

اُس کے زخم اب کافی حد تک مندمل ہو چکے تھے۔

رباب آج کل بہت اکیلی ہوگئی تھی اُس کے سب سے قریبی رشتے ارسلان اور آمنہ خاتون اُس سے ناراض تھے۔

وہ روز کی طرح آمنہ خاتون کے پاس گئی لیکن اُنہوں نے رخ موڑ لیا۔

وہ روتے ہوئے کمرے سے باہر جا رہی تھی تب ہی ارسلان گھر میں داخل ہوا۔

رباب کو روتا دیکھ وہ رباب کے پیچھے اس کے کمرے میں آیا۔

"کیا ہوا ہے؟"

ارسلان نے رباب کے پاس آتے ہوئے پوچھا۔

رباب نے بھیگی آنکھوں سمیت ارسلان کو دیکھا اور رخ موڑ گئی۔

"کیوں پوچھنے آئیں ہیں۔۔۔ آپ تو میری طرف دیکھنا بھی نہیں چاہتے۔۔۔۔ مجھ سے بات بھی نہیں کرنا چاہتے پھر کیوں۔۔۔۔"

کہتے کہتے رباب رو پڑی۔

"رباب۔۔۔۔ کیا ہوا ہے۔۔۔۔ بتاؤ مجھے۔۔۔۔"

ارسلان تیزی سے رباب کے قریب آکر رباب کے آنسو صاف کرنے لگا۔

ساتھ ہی اُس نے رباب کا بازو پکڑ کر اُسے بیڈ پر بیٹھایا اور سائڈ ٹیبل پر گلاس میں رکھا پانی اُسے پلانے لگا۔

رباب نے دو گھونٹ پی کر گلاس پرے کر دیا۔

"کیا ہوا ہے؟"

ارسلان نے پھر پوچھا۔

"آپ کو میری پرواہ ہے؟"

"تمہاری ہی تو پرواہ ہے۔۔۔۔"

"جھوٹ بولتے ہیں آپ۔۔۔۔"

"رباب تم۔۔۔۔"

"ارسلان۔۔۔۔۔"

ارسلان ابھی کچھ کہنے ہی جا رہا تھا کہ باہر سے ہمنا اسرار نے اُسے پُکارا۔

ارسلان ایک نظر رباب کو دیکھا اور باہر کی طرف بڑھا۔

رباب بھی پیچھے آئی۔

ارسلان آمنہ خاتون کے کمرے میں آیا کیوں کہ ہمنا اسرار وہیں جاتی نظر آئی تھیں۔

رباب ساتھ آئی۔

دونوں آمنہ خاتون کے کمرے میں پہنچے تو دیکھا آمنہ خاتون اپنے دل پر ہاتھ رکھے مسلتے ہوئے کراہ رہی تھیں۔

ارسلان اور رباب بھاگتے ہوئے اُن تک آئے

رباب تو اُن کا ہاتھ پکڑ کر رونے لگی جب کہ ارسلان اُنھیں دیکھ کر اپنا بیگ لانے کے لیے بھگا اور چند ثانیے میں اپنا بیگ لا کر آمنہ خاتون کو چیک کرنے لگا۔

آمنہ خاتون کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔

ارسلان اُنھیں ابتدائی امداد دیتا اُنھیں اٹھا کر کار تک لایا اور اپنی کار میں لیٹا کر ڈرائیونگ سیٹ پر آیا۔

رباب آمنہ خاتون کے ساتھ پچھلی سیٹ پر بیٹھی اُس کا سر اپنی گود میں رکھے مسلسل اُنھیں پکارتی روئے جا رہی تھی۔

ہمنا اسرار اور اسرار صاحب دوسری کار میں اُن کے پیچھے آئے۔

ارسلان نے ہسپتال کے احاطے میں کار روک کر آمنہ خاتون کو باہوں میں اٹھائے ہسپتال کے اندر بھاگا اور اُنھیں سٹریچر پر لیٹا کر آگے بڑھنے لگا۔

رباب منہ پر ہاتھ رکھے روتی ہوئی اُن کے ساتھ تھی۔

ارسلان آمنہ خاتون کو لے کر آپریشن تھیٹر کے اندر جانے لگا رباب بھی پیچھے آئی۔

"رباب تم یہیں رکو۔۔۔۔میں ہوں خالہ جانی کے پاس۔۔۔۔"

ارسلان اُسے کہتا آپریشن تھیٹر کی طرف بڑھا۔

رباب وہیں بیٹھ کر رونے لگی۔

تھوڑی دیر میں اسرار صاحب اور ہمنا اسرار بھی آ گئے۔

ہمنا اسرار نے رباب کو اپنے آغوش میں لے لیا۔

دونوں آمنہ خاتون کے لیے روتے ہوئے دعائیں مانگنے لگی۔

اسرار صاحب وہی کھڑے آپریشن تھیٹر کو دیکھنے لگے۔

کچھ دیر بعد ارسلان آپریشن تھیٹر کے باہر آیا

"کیا ہوا ہے بیٹے۔۔۔۔"

اسرار صاحب نے آگے بڑھ کر پوچھا۔

"ابّو خالہ جانی کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔۔۔۔ ہم نے ٹریٹمنٹ دے دی ہے۔۔۔۔ شکر

ہے اٹیک اتنا زیادہ سیویر نہیں تھا اس لیے اُنکی جان بچ گئی

ہم تھوڑی دیر میں اُنھیں کمرے میں شفٹ کر دیں گے۔۔۔۔

اور ہمیں اُنھیں ہر طرح کے اسٹریس سے دور رکھنا ہوگا ورنہ دوسرا اٹیک بھی ہو سکتا

ہے۔۔۔۔ اور وہ اُن کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔"

ارسلان کہتا ہوا اپنا چشمہ اُتار کر ہاتھوں میں لے چکا تھا۔

اسرار صاحب نے سر کو ہاں میں جنبش دی۔

ارسلان رباب کے پاس آیا۔

"خالہ جانی ٹھیک ہیں رباب۔۔۔ تم فکر نہیں کرو۔۔۔میں ہوں نا۔۔۔۔۔"

ارسلان رباب کا ہاتھ پکڑ کر بولا تو رباب نے بھیگے چہرے کے ساتھ سر کو اثبات میں ہلا دیا۔

ارسلان پھر سے اندر چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد آمنہ خاتون کو سٹریچر پر باہر نکالا گیا اور اُنھیں پرائیویٹ روم میں شفٹ کر دیا گیا۔

ساری رات وہ لوگ ہسپتال میں آمنہ خاتون کے پاس رہے۔

ارسلان ہر 2 گھنٹے میں آکر اُنھیں چیک کر لیتا۔

رباب اُن کا ہاتھ پکڑے اُن کے سرہانے بیٹھی آنسو بہاتی رہی۔

ہمنا اسرار نماز ادا کر کے آمنہ خاتون کے لیے دعائیں کرتی رہیں۔

صبح 9 بجے کے قریب آمنہ خاتون کو ہوش آیا۔

"امی۔۔۔۔"

رباب بھیگی آنکھوں کے ساتھ ان کے قریب آئی۔

"رباب۔۔۔۔میرا بچہ۔۔۔۔"

آمنہ خاتون نے رباب کو دیکھتے ہوئے مشکل سے کہا تو رباب روتے ہوئے اُن کے گلے لگ گئی۔

"رباب۔۔۔انہیں ریسٹ کرنے دو۔۔۔ان کا ابھی زیادہ بات کرنا ٹھیک نہیں۔۔۔"

ارسلان نے رباب کا کندھا پکڑ کر اُسے اٹھاتے ہوئے کہا۔

رباب اٹھ کر اپنے آنسو پونچھنے لگی

ارسلان نے آگے بڑھ کر اُن کا چیک اپ کیا۔

"آپ بہت جلد ٹھیک ہو جائیگی خالہ جانی۔۔۔"

ارسلان نے چیک اپ کرنے کے بعد کہا تو آمنہ خاتون نے پاس کھڑی ہمنا اسرار اور اسرار صاحب کو دیکھا۔

"آپا۔۔۔مجھے۔۔۔مجھے آپ لوگوں سے۔۔۔بات۔۔۔کرنی ہے۔۔۔"

آمنہ خاتون نے مشکل سے کہا تو ہمنا اسرار جلدی سے آگے بڑھیں۔

"تم ابھی آرام کرو۔۔۔ہم بعد میں بہت ساری باتیں کریں گے آمنہ۔۔۔"

ہمنا اسرار نے کہا تو آمنہ خاتون کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

"آپا۔۔۔۔ میری۔۔۔۔۔ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔۔۔۔ میں چاہتی ہوں ۔۔۔کہ۔۔۔"

آمنہ خاتون نے پھر کچھ کہنا چاہا۔

"آمنہ کچھ مت کہو۔۔۔۔ تمہیں کچھ نہیں ہوگا۔۔۔۔ تم بالکل ٹھیک ہو جاؤ گی۔۔۔۔"

ہمنا اسرار نے اُنھیں بات کرنے سے منع کیا۔

"نہ۔۔۔ نہیں آپا۔۔۔۔ میری زندگی اب بہت کم رہ گئی ہے۔۔۔۔ میں چاہتی۔۔۔ چاہتی ہوں کہ جانے سے پہلے۔۔۔۔ اپنی۔۔۔ اپنی بیٹی کا گھر۔۔۔ گھر بستا ہوا دیکھ لوں۔۔۔۔ ارسلان۔۔۔ بیٹا۔۔۔ کیا تم اپنی خالہ جانی کے مرنے۔۔۔ سے پہلے۔۔۔۔ میری ایک خواہش۔۔۔۔ خواہش پوری کرو گے۔۔۔۔"

آمنہ خاتون نے ہمنا اسرار سے کہتے ہوئے ارسلان کو کہا تو ارسلان نے اُن کا ہاتھ پکڑ کر انکو دیکھا۔

"خالہ جانی پلیز۔۔۔ آپ ریسٹ کریں۔۔۔۔ آپ کو کچھ نہیں ہوگا۔۔۔۔ آپ ٹھیک ہو جاؤ گی۔۔۔"

ارسلان نے اُنھیں بولنے سے روکنا چاہا۔

"بیٹا۔۔۔۔ میری آخری خواہش پوری کردو۔۔۔۔ رباب سے۔۔۔ رباب سے نکاح کر لو۔۔۔۔۔ پلیز بیٹا۔۔۔۔"

آمنہ خاتون نے سر کو تکیے پر یہاں وہاں کرتے ہوئے روتے روتے کہا اور آخر میں اپنے ہاتھ ارسلان کے آگے جوڑ دیئے۔۔۔۔

رباب جو پہلے ہی رو رہی تھی اُن کی آخری بات پر اور زوروں سے رونے لگی

"آمنہ۔۔۔۔ تم ریلیکس رہو۔۔۔۔ ان دونوں کا نکاح ابھی ھوگا۔۔۔ تم اپنے ذہن پر زور مت دو۔۔۔۔ ارسلان جاؤ۔۔۔۔ جا کر قاضی صاحب کا انتظام کرو۔۔۔"

اسرار صاحب نے ساری باتیں سننے کے بعد آمنہ خاتون کی بیماری کو مدّے نظر رکھتے ہوئے کہا تو ارسلان اُنھیں دیکھنے لگا

"لیکن ابّو۔۔۔"

ارسلان نے کچھ کہنا چاہا۔

"ارسلان ابھی بحث کرنے کے لیے نا وقت ٹھیک ہے نہ ہی جگہ۔۔۔۔ تم جا کر قاضی صاحب کو لے کر آؤ۔۔۔۔ تم دونوں کا نکاح ابھی ھوگا۔۔۔ اسی وقت۔۔۔۔"

اسرار صاحب نے اٹل لحظے میں کہا تو وہ بنا کچھ کہے باہر نکل گیا۔

تھوڑی دیر بعد ارسلان قاضی صاحب کو لے آیا اور ساتھ اُس کے 3 ساتھی ڈاکٹر بھی تھے۔

ہمنا اسرار نے رباب کے سر پر دوپٹہ ٹھیک کر دیا۔

اور اُن سب کی موجودگی میں آمنہ خاتون کے سامنے ہسپتال میں اُن دونوں کا نکاح ہوگیا۔

رباب۔۔۔۔رباب جبریل سے رباب ارسلان بن گئی۔

ارسلان کے ساتھی ڈاکٹر ارسلان کے گلے مل کر اُس سے مصافحہ کر کے اُسے مبارکباد دے کر چلے گئے تو اُس نے ایک نظر آنسو سے تر چہرے کے ساتھ بیٹھی اُداس سی رباب کو دیکھا اور باہر نکل گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ڈونٹ کاپی پیسٹ ویتھاوٹ مائے پرمشن

🚫 Don'tcopypastewithoutmypermission

Allrightshavebeenreservedforthisnovel 🚫

#سحر_محبت_کا

#از_کنیز_فاطمہ

#کنیز_فاطمہ

#کنیزخان

#KanizKhan
#KanizFatma
#Episode16

آمنہ خاتون کے دل کو سکون ملا تو وہ تیزی سے صحت یاب ہونے لگیں۔
5 دِن ہسپتال میں رہنے کے بعد آمنہ خاتون گھر آ گئیں۔
رباب سارا وقت ہی آمنہ خاتون کر ساتھ ساتھ رہی۔
ارسلان کی نظریں رباب کی طرف اُٹھتی لیکن رباب کی چہرے کی اُداسی دیکھ کر وہ اپنی نظریں پھیر لیتا تھا۔
ارسلان عجیب کشمکش کا شکار ہو رہا تھا اُسے اندازہ لگانا مشکل تھا کہ رباب اس شادی سے خوش ہے یا ناراض۔
پہلے وہ بلا جھجھک رباب کے کمرے میں چلا جاتا کرتا تھا۔۔۔اُس سے کسی بھی طرح کی بات کر لیا کرتا تھا

آج اتنا مضبوط رشتہِ جوڑنے کے بعد جیسے سارے الفاظ کہیں کھو گئے تھے۔۔۔۔

ارسلان روز صبح شام آمنہ خاتون کو چیک کر لیتا

رباب پاس ہی بیٹھی ہوتی لیکن نا وہ ارسلان سے کوئی بات کرتی تھی نا ہی ارسلان اُس سے کوئی بات کرتا۔

رباب آمنہ خاتون کے ساتھ اُن کے کمرے میں رہ رہی تھی اس لیے ارسلان اُس سے چاہ کر بات نہیں کر پا رہا تھا۔

وہ رباب سے پوچھنا چاہتا تھا کہ کیا اُس نے یہ رشتہِ صرف مجبوری کی وجہ سے جوڑا ہے؟

لیکن اُسے موقع ہی نہیں مل پایا۔

آمنہ خاتون کو دوائیوں کے ساتھ پرہیزی کھانا بھی دیا جا رہا تھے۔جس وجہ سے وہ کافی بہتر ہو چکی تھی۔

ارسلان کو کچھ دنوں کے لیے امریکا جانا تھا۔ وہاں پر کوئی ورک شاپ ہو رہی تھی جسے اٹینڈ کرنے کے لیے اُسے بھی انوائیٹ کیا گیا تھا۔

ارسلان نے جب ہمنا اسرار اور اسرار صاحب کو بتایا کہ اُسے امریکہ جانا ہے تو ہمنا اسرار آمنہ خاتون کے لیے پریشان ہو گئیں۔

"امی۔۔۔۔ میں ایک ڈاکٹر کو کہہ دوں گا۔۔۔ وہ روز صبح شام خالہ جانی کو آکر دیکھ جایا کرے گا۔"

ارسلان نے اُنھیں مطمئن کرنا چاہا۔

رات کو وہ اپنی پیکنگ کر رہا تھا جب رباب اُس کے کمرے میں آئی۔

ارسلان نے ایک نظر دروازے پر کھڑی رباب کو دیکھا اور اپنا کام جاری رکھا۔

رباب بہت دیر تک کھڑی اُسے دیکھتی رہی۔

رباب کو جب پتہ چلا کہ ارسلان امریکہ جا رہا ہے تو وہ خود کو روک نہیں پائی۔

نکاح سے اب تک وہ ارسلان کے چہرے کی سختی دیکھ چکی تھی۔ اُسے پہلے ہی شرمندگی ہو رہی تھی کیوں کہ اُس نے ارسلان سے شاید اُس کی محبت جو وہ کسی سے کرتا ہے اُس سے جُدا کیا تھا۔

اس لیے ہی وہ ارسلان سے بات کرنے اور اُسے دیکھنے یا اُس کے سامنے آنے سے گریز کر رہی تھی۔

رباب کافی دیر تک کھڑی ارسلان کو دیکھتی رہی اور روتے ہوئے اپنے کمرے میں بھاگ گئی۔

رات بھر وہ روتی رہی۔

اُسے لگ رہا تھا ارسلان اُس کی وجہ سے یہاں سے دور جا رہا ہے۔

- -

ارسلان رباب کے آنسو سے دیکھ کر ساری رات بے چین رہا تھا

صبح فجر کے کچھ دیر بعد اُسے ایئر پورٹ کے لیے نکلنا تھا۔

وہ نماز ادا کر کی اپنا بیگ لے کر لاؤنج میں آیا اور اپنا بیگ رکھ کر آمنہ خاتون کے کمرے میں آیا۔

اُنھیں سوتا دیکھ وہ اُن کا ہاتھ چوم کر باہر جانے کے لیے مڑا لیکن رباب کو آمنہ خاتون کے برابر میں لیٹا دیکھ کر وہ اُس کی طرف بڑھا اور اُس کے چہرے کو دیکھتا رہا۔

بہت دیر تک جب اُس نے اپنی آنکھیں رباب کی دید سے سیراب کر لی تو جھک کر عقیدت کے ساتھ اُس کے ماتھے پر اپنے محبت کی پہلی مہر ثبت کر دی۔

ارسلان کے آنکھوں سے دو موتی ٹوٹ کر رباب کے بالوں نے جذب ہو گئے۔

ارسلان سیدھا ہوا اور اپنے آنکھوں سے چشمہ نکل کر اپنی آنکھوں کو صاف کر کے چشمہ پہن کر کمرے سے باہر نکل گیا ابھی وہ لاؤنج میں پہونچا ہی تھا جب سامنے ہی ہمنا اسرار اور اسرار صاحب کھڑے دیکھ وہ اُن کی طرف بڑھا۔

ہمنا اسرار نے ارسلان کے ماتھے پر پیار کیا اور اپنی نم آنکھوں کے ساتھ اُسے ڈھیروں دعائیں دیتی اُس کے ساتھ پورچ تک آئیں۔

اسرار صاحب نے ارسلان کو گلے لگا کر مسکراتے ہوئے وداکیا تھا۔

ارسلان ایک نظر آمنہ خاتون کی کھڑکی کو دیکھ کر کار میں بیٹھ کر ایئرپورٹ کے لیے نکل گیا۔

- -

رباب اٹھی تو صبح اپنے آب و تاب کے ساتھ ہر طرف بکھری ہوئی تھی۔

وہ ایک جھٹکے سے اٹھی اور ارسلان کے کمرے میں آئی لیکن خالی کمرہ دیکھ کر وہ روتے ہوئے وہی بیٹھ گئی۔

ایک بار پھر ارسلان اُسے تنہا کر گیا تھا۔

"ارسلان۔۔۔۔"

وہ ارسلان کا نام لیتی وہی بیٹھی روتی رہی۔

- -

ارسلان امریکہ آگیا لیکن اُسے ہر لمحہ رباب کا ہی خیال آتا رہا۔

وہ جیتنے دِن امریکہ میں رہا بے چین رہا۔

- -

رباب ارسلان کے جانے کے بعد اُداس ہو گئی تھی۔

وہ آمنہ خاتون کے کام کرتی اُن کے ساتھ رہتی لیکن سارا وقت ایک اُداسی اُس کے چہرے کا احاطہ کیے ہوئے تھی۔

وہ جب بھی وقت ملتا ارسلان کے کمرے میں آ جاتی۔

رات میں آمنہ خاتون کے سونے کے بعد بھی وہ ارسلان کے کمرے میں آ جایا کرتی اور اُسے یاد کرتی یہ روتی رہتی تھی۔

اُسے ارسلان کی بے رخی برداشت نہیں ہو رہی تھی۔

"ارسلان۔۔۔کیوں کر رہے ہیں آپ میرے ساتھ ایسا۔۔۔۔کیوں۔۔۔۔اب تو مان جائیں۔۔۔۔اب تو ہم اتنے پاک رشتے میں بندھ چکے ہیں۔۔۔۔"

رباب ارسلان کے کمرے میں بیٹھی اُس کی تصویر ہاتھوں میں پکڑے اُس سے باتیں کر رہی تھی۔

"نہیں ارسلان۔۔۔۔آپ صرف میرے ہو۔۔۔۔میں آپ کو کسی کو نہیں دوں گی۔۔۔۔پہلے میں اس لیے چپ رہی کیوں کہ آپ میری دسترس میں نہیں تھے۔۔۔۔لیکن میرے اللہ نے آپ کو مجھے دے دیا ہے۔۔۔۔اب آپ صرف میرے ہو صرف میرے۔۔۔۔"

رباب ارسلان کی تصویر کو اپنے سامنے کیے اپنے ہاتھوں کی پشت سے آنکھیں رگڑتی ہوئی بولی تھی۔

رباب نے خود سے عزم کیا تھا۔

ارسلان امریکہ سے آگیا۔

اُس کی غیر حاضری میں اُسکا دوست نبیل آمنہ خاتون کو آکر چیک کرتا رہا تھا۔

وہ اب بہت بہتر تھیں۔

اُن کی سب سے بڑی پریشانی تو پہلے ہی حل ہو چکی تھی۔

اُن کی مراد بھی پوری ہو چکی تھی۔

ارسلان صبح کے وقت گھر آیا تھا۔

رباب بہت دنوں بعد کالج گئی تھی۔

ارسلان نے اپنے آنے کا بتایا نہیں تھا ورنہ وہ کبھی کالج نہیں جاتی۔

ارسلان نے ہمنا اسرار اور اسرار صاحب سے ملنے کے بعد آمنہ خاتون سے ملنے کے بعد اُن کا چیک اپ کیا اور اپنے کمرے میں آکر تیار ہو کر ہسپتال چلا گیا۔

ہمنا اسرار نے اُسے رباب کا بتایا تھا کہ وہ کالج گئی ہے۔

For more visit (exponovels.com)

وہ بس ہاں میں سر کو جنبش دے کر چلا گیا تھا۔

ارسلان دیر رات کمرے میں آیا تو رباب کو اپنے کمرے دیکھ کر آنکھیں بڑی کر کے اُسے دیکھا۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"

ارسلان کہتا بیڈ پر بیٹھ کر اپنے جوتوں کے تسمِ کھولنے لگا۔

"مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔۔"

رباب ارسلان کے ساتھ بیٹھ گئی۔

ارسلان بیڈ سے کھڑا ہو گیا۔

"جو بھی کہنا ہے جلدی کہو۔۔۔اور جاؤ اپنے کمرے میں۔۔۔۔"

ارسلان کہتے ہوا الماری کی طرف بڑھا۔

"ویسے یہ کمرہ میرا بھی ہے۔۔۔پہلے بنا کیسی حق کے میرا تھا لیکن اب تو آپ کی بیوی ہونے کے ناطے میرا اس کمرے پر اتنا ہی حق ہے جتنا آپ کا۔۔۔۔خیر ٹھیک ہے۔۔۔۔تو بتائیے وہ لڑکی کون ہے۔۔۔۔"

رباب ارسلان کے پیچھے آئی۔

"کون لڑکی؟"

ارسلان نے حیرت آنکھوں میں سموئے پوچھا۔

"وہی۔۔۔جس سے آپ محبت کرتے ہیں۔۔۔۔"

رباب اپنے دونوں بازوں سینے پر لپیٹے ہوئے پوچھ رہی تھی

"تمہیں کیوں جاننا ہے اُس کے بارے میں؟"۔

آنکھوں میں دیکھتا ہوا پوچھ رہا تھا۔ rارسلان رباب کو

"کیوں کہ میں آپ سے سوال پوچھنے کا حق رکھتی ہوں۔۔۔۔"

رباب اُسے طرح کھڑی اُس سے سوال جواب کر رہی تھی۔

"حق؟ کون سا حق۔۔۔۔میں تمہیں جواب دینے کا پابند نہیں ہوں۔۔۔"

ارسلان نے غصے میں کہا۔

"آپ پابند ہیں۔۔۔۔۔آپ مجھے۔۔۔۔اپنی بیوی کو ہر بات کے لیے جواب دہ ہیں۔۔۔۔آپ رباب ارسلان کو جواب دینے کے پابند ہیں ارسلان اسرار۔۔۔۔"

رباب ارسلان کے بلکل قریب آ کر اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

"نہیں ہوں میں کسی چیز کہ پابند۔۔۔۔ اور تم ؟ تم مجھے سے کس وجہ سے سوال جواب کر رہی ہو؟ تم خود کو رباب ارسلان کہہ رہی ہو؟ تم ؟ جس نے مجبوری میں اس رشتے میں بندھنا منظور کیا تھا ؟"

ارسلان رباب کے بازو پکڑ کر تقریباً اُسے جھنجھوڑ چکا تھا۔

"مجبوری ؟ کیسی مجبوری ؟ ارسلان میں آپ سے محبت کرتی ہوں۔۔۔۔ بہت محبت۔۔۔۔ میں کیوں کیسی مجبوری میں آپ سے رشتے جوڑوں گی۔۔۔۔ میں تو آپ سے بچپن سے محبت کرتی آئی ہوں۔۔۔۔ آپ کے ساتھ کے لیے اللہ سے نجانے کتنی دعائیں کی ہیں میں نے۔۔۔۔ ارسلان آپ میری محبت کو مجبوری کا نام نہیں دے سکتے۔۔۔۔"

رباب روتے ہوئے ارسلان کے چہرے کو پکڑ کر بولی تو ارسلان حق دق سا اُسے دیکھے گیا۔

"پھر وہ ساحل نے جو کہا کہ تم اُس سے پیار کرتی ہو۔۔۔۔ وہ سب کیا تھا۔۔۔۔"

ارسلان حیرت سے اُسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"ساحل ؟ اُس۔ نے آپ سے کہا کہ میں اُس سے محبت۔۔۔۔ ارسلان۔۔۔ آپ کو اپنی رباب پر نہیں اُس ساحل پر یقین تھا؟ آپ مجھ سے ایک بار پوچھ تو لیتے ؟"

رباب اُس کی گرفت سے نکل کر دو قدم پیچھے ہوئی۔

رباب کو حیرت ہو رہی تھی کہ ساحل نے اُس کے بارے میں غلط بیانی کی تھی لیکن ارسلان پر اُسے غصّہ آ رہا تھا جس نے اس کو بات پر یقین کر لیا تھا۔

"رباب میری بات سنو۔۔۔"

ارسلان رباب کی طرف آیا

میں کیا کرتا رباب۔۔۔ تم مجھے بھائی کہتی رہیں۔۔۔مجھے لگا کہ تم مجھے بھائی سمجھ کر کسی اور سے۔۔۔"

ارسلان کے لحاظے میں شرمندگی تھی۔

"میں آپ کو بھائی اس لیے کہتی رہیں کہ کہیں آپ مجھے غلط نہ سمجھیں لیکن ارسلان آپ نے تو مجھے غلط سمجھ لیا۔۔۔"

رباب کی آنکھوں سے آنسوؤں بہہ رہے تھے۔

"رباب۔۔۔ تم نے کبھی کہا بھی تو نہیں کہ تم مجھ سے۔۔۔ میں کیسے۔۔۔"

ارسلان رباب کے پاس آ کر اُس کے آنسو پونچھ رہا تھا۔

"کیا میرا کہنا ضروری تھا ارسلان؟ کیا میرے کیسی ردِّ عمل سے آپ کو نہیں لگا کہ میں آپ سے کتنی محبت کرتی ہوں؟ میں ایسا کیا کرتی جس سے آپ کو لگتا کہ میں آپ سے محبت کرتی ہوں ارسلان؟ بولیں۔۔۔ بتائیں مجھے۔۔۔"

رباب ارسلان کے سینے پر مکّے مارنے لگی۔

"رباب۔۔۔۔"۔

ارسلان نے اُس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں پکڑ کر اُسے پُکارا۔

رباب ارسلان کے ہاتھوں سے اپنا ہاتھ نکال کر اُس سے دور جا کھڑی ہوئی۔

"میں ایسا کچھ کرتی تب آپ کو میری محبت کا یقین ہوتا؟"

رباب نے ٹیبل پر پڑی فروٹ باسکٹ سے چاقو اٹھا کر اپنی کلائی پر رکھتے ہوئی کہا۔

ارسلان پھٹی پھٹی نظروں سے رباب کو دیکھے گیا۔

اُس سے پہلے کے رباب چاقو سے اپنی کلائی کاٹ لیتی ارسلان نے جھپٹ کر چاقو اُس کے ہاتھ سے لے کر دور اچھال دیا۔

"خبردار جو تم نے۔۔۔۔ تم نے آئندہ ایسا کبھی سوچا بھی۔۔۔۔"

ارسلان نے کھینچ کر رباب کو اپنی باہوں میں بھرتے ہوئے اُسے اپنے سینے میں بھینچ لیا۔

رباب ارسلان کا لمس پاتے ہی روتے روتے اُس کے گرد باہوں کا گھیرا بنا گئی۔

"آپ مجھے خود سے دور کرنے کی کوشش کرتے رہے۔۔۔مجھے غلط سمجھتے رہے۔۔۔"

رباب روتے روتے بولے جا رہی تھی۔

ارسلان نے رباب کو خود سے الگ کیا اور اُس کے آنسو پوچھنے لگا۔

"رباب میں تمہیں خود سے دور کر کے کیا خود جی پاتا؟"

ارسلان نے اُس کے آنسو پوچھتے ہوئے کہا۔

"پھر بھی آپ نے مجھے خود سے دور کرنے کی کوشش کی۔۔۔آپ مجھ سے دور چلے گئے۔۔۔آپ مجھے اگنور کرنے لگے۔۔۔آپ مجھے۔۔۔۔"

رباب بنا رکے بولے جا رہی تھی

ارسلان اُس کی باتیں سنتا اُس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں پکڑ کر اُس کے ہونٹوں پر جھک کر اُس کی آواز کو دبا چکا تھا۔

رباب اس اچانک افتیداد کے لیے تیار نہیں تھی اس لیے اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکی اس سے پہلے کہ وہ زمین بوس ہوتی وہ ارسلان کا کندھا مضبوطی سے تھام چکی تھی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ڈونٹ کاپی پیسٹ ویتھاوٹ مائے پرمشن

🚫 Don'tcopypastewithoutmypermission

Allrightshavebeenreservedforthisnovel 🚫

#سحر_محبت_کا

#از_کنیز_فاطمہ

#کنیز_فاطمہ

#کنیزخان

#KanizKhan
#KanizFatma
#Episode17

بہت دیر تک ارسلان رباب کو باہوں میں لیے کھڑا خود کو سیراب کرتا رہا تھا۔
اُسکی تشنگی بھی تو بہت پرانی تھی۔
رباب ارسلانکی باہوں میں گھیری دنیا جہاں سے بیگانہ بنی یا یہ کہنا زیادہ صحیح ہوگا اپنی دنیا میں گُم کیوں کہ ارسلان ہی تو اُس کی دنیا تھا اُس کی باہوں میں سمٹی اُس کی شدتیں اپنے لبوں پر برداشت کرتی رہی۔

ارسلان نے کافی دیر تک خود کو سیراب کیا اور آہستہ سے رباب سے الگ ہو کر اُس کے چہرے پر حیا سے بکھرے قوس قزح کے رنگوں کو دیکھ کر مسکرا دیا۔

رباب شرم سے نظریں نہیں اٹھا پائی۔۔۔۔جب کہ وہ ارسلان کی نظروں کی تپش کو اپنے چہرے پر بخوبی محسوس کر سکتی تھی۔

رباب نے اپنے جھکے سر کو ارسلان کے سینے پر رکھ کر اُس کے گرد باہوں کے گھیرا بنا لیا۔

ایک دھیمی مسکان اُس کے چہرے کا احاطہ کیے ہوئے تھی۔

ارسلان کو رباب کی شرما کر اُس کے ہی سینے میں چہرہ چھپانے کی ادا بہت دلفریب لگی۔

"ہاں۔۔۔تو کیا پوچھ رہی تھی تم؟ کون ہے وہ جس سے میں محبت کرتا ہوں؟"

ارسلان نے جھک کر رباب کے سر کو دیکھا جو مسکرا رہی تھی لیکن ارسلان کی بات پر سر اٹھا کر اُسے دیکھنے لگی۔

"ہاں۔۔۔۔۔اُس کا نام بتائیں۔۔۔۔میں اُس کا قیمہ بنا دونگی۔۔۔۔"

رباب شرمانا بھول کر ارسلان سے الگ ہو کر ہاتھوں کو آپس میں مروڑنے کے سٹائل میں بولی تو ارسلان نے ایک زوردار قہقہہ لگایا۔۔۔۔۔

"آؤ۔۔۔۔تمہیں اُس سے ملواتا ہوں۔۔۔۔"

ارسلان اُسے بازوؤں کے گھیرے میں لیے ڈریسنگ ٹیبل تک آیا۔

رباب چہرے پر غصّہ لیے اُسے دیکھنے لگی۔

"کیا وہ یہی ہے؟ یا اُس کی تصویر؟"

رباب نے آنکھیں سیکوڑی۔

"ہاں۔۔۔۔۔وہ یہی ہے۔۔۔۔۔میرے دل کے قریب۔۔۔۔اُس کا خیال ہر وقت میرے ساتھ ہوتا ہے۔۔۔۔رباب میں اُس سے اتنی محبت کرتا ہوں کہ کبھی کبھی لگتا ہے کہ اُس کے بنا میں سانس تک نہیں لے سکتا۔۔۔۔جب وہ مجھ سے ناراض ہو جاتی ہے تو مجھے لگتا ہے کہ ساری دنیا اُداس ہو گئی ہے کیوں کہ وہ ہی تو میری ساری دنیا ہے۔۔۔۔میں اُس سے کتنی محبت کرتا ہوں شاید اسے لفظوں میں بیان کرنا میرے لیے ممکن نہیں۔۔۔۔جب وہ میرے پاس آئیگی نا۔۔۔ہمیشہ کے لیے تو شاید میں اُسے اپنے عمل سے بتا سکوں کہ میں اُس سے کتنی محبت کرتا ہوں۔۔۔۔وہ میرے لیے لازم و ملزوم ہیں رباب۔۔۔۔میں اُس کے بنا جینے کا تصوّر بھی نہیں کر سکتا۔۔۔۔اگر وہ مجھے نا ملی تو میں مر۔۔۔۔۔۔"

رباب ارسلان کے مقابل کھڑی آنسوؤں بھری آنکھوں سے ارسلان کی محبت بھری داستان سن رہی تھی۔

جیسے جیسے ارسلان اپنی محبت کا اظہار کرتا جا رہا تھا رباب کا دل ہر طرف سے خالی ہوتا جا رہا تھا اُس کے آنسوؤں میں روانگی آ گئی۔

ارسلان کی آخری بات پر رباب نے اُس کے لبوں پر ہاتھ رکھ کر اُس کی بات پوری ہونے سے روک دیا۔

"ارسلان آپ اُس سے اتنی محبت کرتے ہے؟ کہ آپ۔۔۔۔ آپ۔۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔۔ میں آپ دونوں کے بیچ نہیں آؤنگی۔۔۔۔۔ لیکن پلیز آپ مجھے۔۔۔۔ آپ چاہیں تو اُس سے دوسری شادی کرلیں۔۔۔ میں امی کے ساتھ اپنے پرانے گھر چلی جاؤنگی۔۔۔ لیکن ارسلان۔۔۔۔ مجھے

۔۔ مجھ سے اپنا نام مت چھینیں۔۔۔۔ آپ نہیں تو آپکا نام ہی میرے ساتھ رہنے دیں۔۔۔۔ میں کبھی آپ کے اور آپ کی خوشیوں کے بیچ نہیں آؤنگی۔۔۔۔"

رباب کہتی ہوئی اپنے آنسوؤں سے نڈھال چہرے کے ساتھ باہر کی طرف بڑھی۔

کچھ لمحے پہلے ارسلان نے اُسے کتنی خوبصورتی کے ساتھ اپنی محبت کا یقین دلوایا تھا اور اب وہ کسی اور سے محبت کا دم بھر رہا تھا

ارسلان جو کب سے مسکراتے ہوئے اُس کی باتیں سن رہا تھا اُس کے باہر جانے کے لیے قدم بڑھانے پر رباب کی کلائی تھام کر اُسے اپنی طرف کھینچا۔

رباب اس حملے کے لیے تیار نہیں تھی اس لیے کسی نازک ڈالی کی طرح اُس کی باہوں میں آ سمائی۔

رباب ارسلان کے سینے سے لگی چہرہ اوپر کیے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھنے لگی۔

"بنا اُس سے ملے جا رہی ہو؟"

ارسلان مسکراتے ہوئے بولا

"مجھے نہیں۔۔۔۔ نہیں ملنا کیسی سے۔۔۔۔"

رباب نے خفگی سے کہا اور ارسلان کی باہوں سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی۔

"میری بات تو سنوں یار۔۔۔۔"

ارسلان اُس کے گرد باہوں کا گھیرا تنگ کر کے بولا۔

"چھوڑیں مجھے۔۔۔۔"

رباب اُس کی باہوں میں مچلنے لگی۔

"رباب۔۔۔۔ چپ کر کر کھڑی رہو ورنہ۔۔۔۔"

ارسلان نے مسکراتے ہوئے اُسے وارن کیا۔

"ورنہ کیا۔۔۔۔۔"

اب رباب کی آنکھوں میں غصّہ تھا۔

"ورنہ۔۔۔۔۔"

ارسلان کہتا ہوا رباب کی گردن پر جھکا اور اپنے دہکتے لبوں سے اُس کی گردن پر محبت ثبت کرنے لگا۔

رباب کے جسم میں سنسنی سی دوڑ گئی۔

"ار۔۔۔ارسا۔۔۔ارسلان۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔"

رباب نے اپنی کانپتی ہوئی آواز میں اُسے روکنے کی ایک کمزور سی کوشش کی۔

ارسلان نے مسکرا کر اُس کی گردن سے چہرہ اٹھایا اور رباب کو دیکھا جو آنکھیں بند کیے گہری گہری سانس لے کر خود کو نورمل کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

ارسلان نے اُس کا رخ موڑ کر ڈریسنگ ٹیبل کے آئینے کے سامنے کیا اور اُسے پیچھے سے باہوں کے گھیرے میں لیتے ہوئے اُس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اُس کے پیٹ پر ہاتھ باندھ لیے اور اُس کے بائیں کندھے پر اپنا چہرہ ٹیکا دیا۔

رباب نے ھنوز اپنی آنکھیں بند رکھی۔

"رباب۔۔۔آنکھیں کھولو۔۔۔اور دیکھو۔۔۔۔کتنی خوبصورت ہے میری محبوبہ۔۔۔"

ارسلان نے مسکراتے ہوئے اُس کے کان میں سرگوشی کی تو رباب نے دھڑکتے دل کے ساتھ آنکھیں کھول کر سامنے دیکھا۔

آئینے میں نظر آتے اپنے سراپے کو دیکھ کر اُس نے کنفیوژ ہوتے ہوئے آئینے میں نظر آتے ارسلان کے عکس کو دیکھا جو مسکراتی محبت پاش نظروں سے اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"یہی ہے وہ جس سے میں محبت کرتا ہوں۔۔۔۔۔ بہت محبت۔۔۔۔۔ اتنی محبت کہ اُس کی ذرا سے ناراضگی بھی میرے لیے سوہانے روح ہے۔۔۔۔"

ارسلان کی آواز کسی سرگوشی سے کم نہ تھی۔

رباب ارسلان کی نظروں میں اپنے لیے محبت کو واضح طور پر دیکھ سکتی تھی۔

"آپ۔۔۔۔ آپ سچ۔۔۔ سچ میں۔۔۔"

رباب کی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے۔

رباب ارسلان کے آئینے میں نظر آتے عکس کو دیکھتے ہوئے اُس سے پوچھ رہی تھی۔

ارسلان نے کچھ نہیں کہا بس مسکراتے ہوئے اپنی پلکوں کو جھکا کر اٹھاتے ہوئے اپنی محبت کا یقین دلایا۔

رباب بھیگی آنکھوں سے مسکرا دی۔

ارسلان نے رباب کی کمر سے ہاتھ کی گرفت ڈھیلی کر کے اُسے اپنے مقابل کھڑا کیا اور اُس کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اُس کے آنسو صاف کرنے لگا۔

"ان موتیوں کو ایسے ضائع مت کرو میری جان۔۔۔۔۔مجھے تم سے جوڑی ہر چیز سے عشق ہے۔۔۔۔۔"

ارسلان نے رباب کے ماتھے پر لب رکھ دیئے۔

“IloveyouArsalan…..Ireallyloveyou……..Ican’tlive withoutyou…….”

(میں آپ سے محبت کرتی ہوں ارسلان۔۔۔۔۔ میں سچ میں آپ سے محبت کرتی ہوں۔۔۔۔۔میں آپ کے بنا جی نہیں سکتی۔۔۔۔۔)

رباب ارسلان کے سینے سے لگی اُس سے اظہارِ محبت کر رہی تھی۔

“Iloveyoutoorubab…….Iloveyousomuch…..”

(میں بھی تم سے بہت محبت کرتا ہوں رباب۔۔۔۔۔ میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں۔۔۔۔)

ارسلان نے اُس کے گرد باہوں کا گھیرا تنگ کرتے ہوئے اُس کے اظہارِ محبت کا جواب دیا تھا۔

ارسلان بہت دیر تک رباب کو اپنی باہوں میں لیے کھڑا رہا۔

رباب کو بہت دنوں بعد اپنے دل میں ڈھیروں سکون اترتا ہوا محسوس ہوا تھا۔

وہ ہر طرح سے پر سکون تھی۔

اُس کی محبت، اُس کے ارسلان نے اُس سے اظہارِ محبت کیا تھا اور اُسے اپنی محبت کا یقین بھی وہ دیلا چکا تھا۔

ارسلان نے آہستہ سے رباب کو خود سے الگ کیا اور باہوں میں اُٹھا لیا۔

"ار۔۔۔ارسا۔۔۔۔ارسلان۔۔۔کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔"

رباب نے گھبراتے ہوئے ارسلان کو دیکھا۔

"کچھ نہیں۔۔۔۔بس اپنی دلی خواہش کو پورا کر رہا ہوں۔۔۔"

ارسلان نے کہتے ہوئی رباب کو باہوں میں لیے زور سے گول گھوم کر 3 چکّر کاٹے اور رباب کو لیے بیڈ تک آیا اور اُسے بیڈ پر بیٹھا دیا۔

خود وہ اُس کے برابر بیٹھ گیا۔

رباب کا سر چکرانے لگا تھا جبے وہ دونوں کنپٹیوں پر ہاتھ رکھ کر آنکھیں نیچے کیے نورمل ہونے کی کوشش کر رہی تھی۔

"ار۔۔ارسلان مجھے چکّر آرہے ہیں۔۔۔۔"

رباب ارسلان کو دیکھے بنا بولی۔

"کچھ نہیں ہوتا۔۔۔۔۔یہاں آؤ۔۔۔۔۔۔"

ارسلان نے کھینچ کر اُسے باہوں میں بھرا اور بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا لیا۔

ارسلان کا ایک پر بیڈ کے نیچے لٹک رہا تھا اور دوسرا اُس نے بیڈ پر سیدھا کر رکھا تھا۔

رباب اُس کے سینے سے لگی آنکھیں بند کئے بیٹھی تھی۔

"کیسا لگ رہا ہے اب؟"

ارسلان نے رباب کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرتے ہے پوچھا۔

"ٹھیک۔۔۔"

رباب نے آنکھیں کھول کر ارسلان کو دیکھا۔

"تمہیں پتہ ہے جب میں امریکہ گیا تو تم سے جدائی کے کچھ عرصے بعد ہی مجھے ادراک ہو گیا تھا کا میں تم سے کتنی محبت کرتا ہوں۔۔۔۔۔میں سب چھوڑ کر تمہارے پاس آنا چاہتا تھا لیکن ابّو کے خواب کو پورا کرنے کے لئے رک گیا۔۔۔اس لیے اُن 5 سالوں میں بھی میں پاکستان نہیں آیا کیوں کہ دوبارہ تمہیں چھوڑ کے جانے کا حوصلا نہیں تھا مجھ میں۔۔۔۔اور تم بھی کتنی ظالم بنی رہی۔۔۔۔مجھے 5 سال تک اپنے دید سے محروم رکھا۔۔۔۔اب

سوچتا ہوں تو لگتا ہے ٹھیک ہی کیا۔۔۔۔ ورنہ شاید میں ابّو کے خواب کو بھی پورا نا کر سکتا۔۔۔۔ میں بہت پہلے تمہارے پاس آگیا ہوتا۔"

ارسلان رباب کی پیٹھ اور کمر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے اپنے دل کا حال سنا رہا تھا۔

"میں بھی اسی لیے آپ کو دیکھنے سے گریز کرتی رہی کیوں کہ آپ کے بنا وہ 5 سال گزارنا میرے لیے بھی بہت مشکل تھا۔۔۔۔۔۔ اگر میں آپ کو دیکھ لیتی تو شاید میں آپ کی جدائی میں مر۔۔۔۔۔"

رباب ارسلان کے سینے سے لگی کہے جا رہی تھی۔

ارسلان اُس کی باتیں مسکراتے ہوئے سن رہا تھا لیکن اُس کی آخری بات پر اُسے جھٹکے کے ساتھ خود سے الگ کیا۔

"تم بار بار یہ مرنے کی بات کیوں کرتی ہو۔۔۔۔ تمہیں اچھا لگتا ہے مجھے تکلیف دینا؟"

ارسلان نے رباب کو کندھوں سے پکڑ کر تقریباً جھنجھوڑ دیا

"وہ تو میں ویسے ہی۔۔۔ ویسے ہی کہہ رہی تھی۔۔۔۔ میرا مقصد آپ کو تکلیف پہنچانا نہیں تھا۔۔۔۔۔ آئی ایم سوری۔۔۔۔۔"

رباب ارسلان کی آنکھوں میں خوف دیکھ کر اپنے کان پکڑ کر سوری کرنے لگی۔

ارسلان نے اُس کے ہاتھ کان سے ہٹائے اور اُس کے چہرے کو پکڑ کر اپنے چہرے کے قریب لایا۔

"رباب تم میرے لیے بہت قیمتی ہو۔۔۔۔ میری جان سے بھی زیادہ۔۔۔۔۔ آئندہ ایسی بات سوچنا بھی مت۔۔۔۔ اور اپنا وعدہ کبھی مت بھولنا۔۔۔۔۔ تم نے مجھ سے بچپن میں وعدہ کیا تھا کہ ہم ایک ساتھ جائیںگے اللہ تعالٰی کے پاس۔۔۔۔ تم اپنے وعدے سے مُکر نہیں سکتی۔۔۔۔۔"

ارسلان اُس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں لیے اُسے اُس کا بچپن میں کیا وعدہ یاد دلوا رہا تھا۔

رباب اُس کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھتے ہوئے مسکرا دی۔

ارسلان نے جھک کر اُس کے لبوں کو اپنے لبوں کی قید میں لے لیا۔

رباب آنکھیں بند کر کے اُس کا ساتھ دیتی اُس کے سحر میں جکڑی ہوئی اُس کے شدّت سے بھرپور لمس کو محسوس کرتی رہی۔

ارسلان اپنے سالوں کی تشنگی مٹاتا خود کو سیراب کرتا رہا۔

آج اُس کی محبت۔۔۔۔ اُس کی زندگی اُس کی پناہوں میں تھی۔

اُس کے ساتھ۔۔۔۔ اُس کے بہت پاس۔۔۔۔۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ڈونٹ کاپی پیسٹ ویتھاوٹ مائے پرمشن

🚫 Don'tcopypastewithoutmypermission

Allrightshavebeenreservedforthisnovel 🚫

#سحر_محبت_کا

#از_کنیز_فاطمہ

#کنیز_فاطمہ

#کنیزخان

#KanizKhan
#KanizFatma
#Episode18

ارسلان رات بھر رباب کو اپنی باہوں میں لیے بیٹھا اُسے اپنے دل کا حال سناتا رہا اور رباب بھی اُس کے سینے سے لگی کبھی اُس کے دل کا حال سنتی کبھی اپنے دل کا حال بتاتی۔ ایسے ہی دونوں کو سنتے سناتے رات آہستہ سے سرک کر پرے ہوئی اور صبح کو اپنے آب و تاب سے پر پھیلانے کی جگہ دی۔

دونوں اس قدر ایک دوسرے میں کھوئے ہوئے تھے کہ اُنھیں نا رات کے گزر جانے کا پتہ چلا اور نا ہی صبح کی آمد کا ادراک ہوا۔

ارسلان بیڈ پر نیم دراج بیٹھا تھا اور رباب اُس کے سامنے بیٹھی اُس کے سینے پر ہاتھ رکھے اُس پر تھوڑی ٹکائے مسکراتے ہوئے ارسلان سے باتیں کر رہی تھی۔

ارسلان رباب کے چہرے پر آتی کچھ آوارہ لٹوں کو اپنی انگلیوں کی مدد سے اُس کے کان کے پیچھے کرتا اُس کی بات کا جواب دے رہا تھا۔

دونوں کو ہوش تب آیا جب پاس کے ایک مسجد سے فجر کی آزان کی صدا ارسلان کے کمرے میں کھڑکی کے ذریعے داخل ہوئی۔

"صبح ہوگئی؟"

ارسلان نے اپنے باہیں ہاتھ میں بندھی گھڑی دیکھ کر حیرت سے پوچھا

رباب بھی ارسلان کا ہاتھ پکڑ کر گھڑی دیکھ کر حیران نظروں سے ارسلان کو دیکھنے لگی۔

"اُفف اللہ۔۔۔۔۔ساری رات بیت گئی؟"

رباب کا حیرت کے مارے منہ کھول گیا۔

"ارسلان۔۔۔۔۔۔کسی نے مجھے آپ کے کمرے میں دیکھ لیا تو نجانے کیا سوچیں۔۔۔"

رباب بیڈ سے کھڑی ہو کر ڈوپٹے کا کونا دانتوں میں دبا کر بولی۔

"کیا سوچیں گے۔۔۔۔یار ہمارے گھر والو کو ہم پر پورا اعتماد ہے۔۔۔۔ویسے بھی بچپن میں تم میرے پاس میرے بیڈ پر ہی سویا کرتی تھی۔۔۔اور ابھی چند دن پہلے جب تمہیں فیور تھا۔۔۔تب بھی تو میں ساری رات تمہارے کمرے میں رہا تھا۔۔۔"

ارسلان اُس کے برابر کھڑا ہوتا ہوا بولا۔

"ارسلان۔۔۔۔پہلے کی بات اور تھی۔۔۔۔اب ہمارا نکاح ہو گیا ہے۔۔۔لوگ ہم پر شک کرینگے۔۔۔۔"

رباب پریشانی میں گھیری بولی۔

"ہمم۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔چلو۔۔۔دیکھتے ہیں۔۔۔میں تمہیں کمرے میں چھوڑ آتا ہوں۔۔۔"

ارسلان نے رباب کی بات سمجھتے ہوئے اُس کے داہنے ہاتھ کی کلائی پکڑ کر اُسے باہر لے آیا۔

وہ دونوں آہستہ قدموں سے چلتے ہوئے آمنہ خاتون کے کمرے میں آئے۔

رباب نے کمرے کا دروازہ کھولا تو سامنے آمنہ خاتون بیڈ پر بے خبر سو رہی تھیں۔

رباب نے اندر جا کر ارسلان کو دیکھا۔

ارسلان نے اپنے سیدھے ہاتھ کو لبوں کے آگے لے جا کر ایک فلائنگ کس رباب کی طرف اچھالی اور اپنے کمرے میں آکر چینج کیا کیوں کہ ابھی تک وہ کل والے کپڑوں میں ہی تھا۔

ارسلان مسجد نماز ادا کرنے چلا گیا۔

آج تو اُسے اللہ کا بہت سارا شکریہ ادا کرنا تھا کیوں کہ اللہ نے اُسے اُس کی رباب جو دے دی تھی۔

رباب کمرے میں آکر وضو کر آئی اور نماز کے لیے کھڑی ہو گئی۔

اُس نے فجر کی نماز کے بعد شکرانے ادا کیے اور اللہ سے ارسلان اور اپنے رشتے کے لیے دعا کرتی رہی۔

رباب کاندھے پر بیگ لٹکائے اپنے کمرے سے باہر آئی۔

"رباب۔۔۔رباب۔۔۔"

ارسلان اپنے کمرے سے باہر آیا اور رباب کو آوازیں دینے لگا۔

ہمنا اسرار اور اسرار صاحب ارسلان کو دیکھنے لگے۔

رباب نے آمنہ خاتون کو کمرے میں ہی ناشتہ کروا دیا تھا۔

"ج۔۔۔۔۔۔۔جی۔۔۔جی۔۔۔۔"

رباب دھیرے سے کہتی اُس کی طرف آئی۔

"میری وائٹ شرٹ کہاں ہے؟"

ارسلان نے رباب کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

بیٹا۔۔۔رباب کو دیر ہو رہی ہے۔۔۔اُسے جانے دو۔۔۔۔چلو میں تلاش کر دیتی ہوں آپ کی شرٹ۔۔۔۔۔"

ہمنا اسرار ارسلان کے سامنے آئیں۔

"نہیں امی۔۔۔اس نے رکھی ہے اسے ہی ملے گی۔۔۔۔اور تم کھڑی کھڑی منہ کیا دیکھ رہی ہو جاؤ اندر اور ڈھونڈھ کے دو مجھے۔۔۔۔۔۔؟"

ارسلان نے ہمنا اسرار اور پھر رباب سے کہا تو رباب جھٹ بیگ رکھ کر ارسلان کے کمرے میں بڑھی اور اُس کی شرٹ تلاش کرنے لگیں۔

رباب ارسلان کی الماری کھولے اُس کی شرٹ دیکھ رہی تھی۔

For more visit (exponovels.com)

ارسلان مسکراتا ہوا دروازہ بند کر کمرے میں آیا اور رباب کے پاس آکر پیچھے سے اُسے باہوں میں بھر لیا۔

"ارسلان۔۔۔۔کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔۔کوئی آجائیگا۔۔۔۔"

رباب مسکراتے ہوئے اپنے پیٹ پر لپٹے ارسلان کے ہاتھوں کو تھام کر ہٹاتے ہوئے بولی۔

"کوئی نہیں آتا۔۔۔۔۔تم بتاؤ شرٹ ملی۔۔۔۔۔"

ارسلان ویسے ہی کھڑا اُس سے پوچھ رہا تھا۔

"ہاں۔۔۔یہ رہی۔۔۔۔"

رباب نے دوسرا پٹ کھولا تو شرٹ سامنے ہی پڑی تھی۔

رباب نے شرٹ ہاتھوں میں تھامے ارسلان کو دیکھائی۔

"میری بیوی تو بہت تیز ہے۔۔۔۔میں اسے کب سے تلاش کر رہا ہوں۔۔۔۔مل ہی نہیں رہی تھی۔۔۔۔"

ارسلان نے کہنے کے ساتھ رباب کے داہنے گال پر ایک جسارت کر دی اور اُسے سے الگ ہو کر شرٹ دیکھنے لگا۔

"کوئی خاص بات ہے آج ہسپتال میں۔۔۔۔"

رباب نے ارسلان اور پھر شرٹ کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔۔۔۔آج کچھ ڈاکٹرز امریکہ سے آ رہے ہیں۔۔۔۔اُن کا وزٹ ہے اس لیے۔۔۔"

ارسلان چلتا ہوا بیڈ تک آیا اور اپنے نئے جوتے جو اُس نے پہننے کے لیے نکالے تھے اُن کا جائزہ لینے لگا۔

"امریکہ سے۔۔۔۔۔تب تو آپ اُنھیں جانتے ہوں گے نا۔۔۔۔۔؟"

رباب ارسلان کے برابر میں بیٹھتی ہوئی پوچھنے لگی۔

"سب کو نہیں بس دو ڈاکٹرز ہیں۔۔۔۔۔عروہ اور ااّرہ۔۔۔۔۔اُنھیں جانتا ہوں۔۔۔وہ میری سینئر تھی۔۔۔۔۔"

ارسلان کھڑا ہو کر واشروم کی طرف بڑھا۔

"آپ کی بہت دوستی تھی اُن سے؟"

رباب ارسلان کے پاس آئی۔

ارسلان نے رباب کی بات پر غور کرتے ہوئے مڑ کر اُسے دیکھا۔

"ہاں۔۔۔۔بہت۔۔۔۔۔ہم ویکنڈز اکثر ساتھ گزارتے تھے۔۔۔۔"

ارسلان نے آنکھوں میں شرارت لیے کہا تو رباب کی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے۔

"رباب۔۔۔۔۔یار میں مذاق کر رہا تھا۔۔۔۔وہ میری سینئر تھیں اس لیے کبھی کبھار ملنا ہو جاتا تھا۔۔۔۔۔۔بس۔۔۔۔اور کچھ نہیں۔۔۔۔۔"

ارسلان رباب کا چہرے ہاتھوں میں تھامے بولا اور اُس کی آنکھوں پر لب رکھتے ہوئے آنسوؤں کو چننے لگا۔

رباب ارسلان کے اس طرح قریب آنے پر دو قدم پیچھے ھٹی۔

"بہت ظالم ہو تم۔۔۔۔"

ارسلان نے منہ بنایا۔

رباب ہنس دی۔

"یہ کیا پہن رکھا ہے؟"

ارسلان نے رباب کو اوپر سے نیچے تک دیکھا۔

رباب نے گرین کرتا شلوار پہنا تھا اور گلے میں دوپٹہ لٹک رہا تھا۔

"کیا؟"

رباب نے اپنے کپڑے دیکھے۔

"رکو۔۔۔۔"

ارسلان پھر اپنی الماری کی طرف گیا اور جب واپس آیا تو اُس کے ہاتھ میں ایک شاپر تھا۔

"آج تم اسے پہنو۔۔۔۔"

ارسلان نے شاپر رباب کو تھمایا۔

"کیا ہے اُس میں۔۔۔"

رباب مسکراتے ہوئے شاپر کے اندر ہاتھ ڈال کر ڈریس نکال کر دیکھنے لگی۔

وہ ایک وائٹ کلر کی شورٹ کرتی جو رباب کے گھنٹے تک آتی اور جس کے دونوں طرف کوٹ بنایا گیا تھا جو صرف سامنے کی طرف تھا۔اُس کوٹ کی لمبائی اُس کے پیرو تک آتی۔ کوٹ کے کناروں پر سنہرے رنگ کی لیس لگی تھی جس پر نفیس دھاگوں سے ننھے ننھے سرخ رنگ کے گلاب بنے تھے۔

ساتھ میں سفید ہی رنگ کی تنگ شلوار اور اُس کا ہم رنگ دوپٹہ بھی تھا جو کافی بڑا تھا اور اُس پر بھی کوٹ کی ہی طرح نفیس دھاگوں نے ننھے ننھے سرخ گلاب بنے تھے۔

رباب اُسے دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔۔

"اللہ ارسلان۔۔۔۔۔یہ کتنا زیادہ خوبصورت ہے۔۔۔۔"

رباب کی آنکھیں خوشی سے پھیلی ہوئی تھی۔

"مجھے پتہ تھا تمہیں پسند آئیگا۔۔۔۔۔اسے میں نے امریکا سے خاص تمہارے لیے لیا تھا۔

جاؤ جا کر اسے پہن کر آؤ۔۔۔۔۔ میں تمہیں اپنے رنگ میں رنگا ہوا دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔"

ارسلان آنکھوں میں محبت لیے بولا تو رباب مسکراتے ہوئے اُس کے قریب آئی۔

"پہلے کیوں نہیں دیا؟"

رباب نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"پہلے میں جانتا نہیں تھا نہ کہ میری رباب بھی مجھ سے اتنی ہی محبت کرتی ہے جتنی کہ میں۔۔۔۔۔ اور اب جب تم نے اقرار کرلیا ہے تو میں چاہتا ہوں کہ اپنی ساری خواہش پوری کروں جو میں نے تمہارے ساتھ سوچ رکھی ہیں۔۔۔۔۔"

ارسلان نے اُس کی کمر کے گرد گھیرا بنایا۔

"میں آپ کی ساری خواہشوں کو پائے تکمیل تک پہنچاؤں گی ارسلان۔۔۔۔"

رباب مسکراتی آنکھوں کے ساتھ بولی تو ارسلان مسکراتے ہوئے اُس کے لبوں پر جھک کر خود کو سیراب کرنے لگا۔

رباب اُس کے شرٹ کو مٹھیوں میں تھامے آنکھیں بند کیئے کھڑی تھی۔

دروازے پر دستک نے دونوں کے فسوں کو توڑا۔

رباب ارسلان سے الگ ہوئی اور شاپر بیڈ سے اٹھا کر کمرے کے دروازے تک آئی۔

ارسلان مسکراتا ہوا واشروم کی طرف بڑھ گیا

رباب نے دروازہ کھولا تو سامنے ہمنا اسرار کھڑی تھیں

"بیٹا شرٹ مل گئی؟ اگر نہ ملی ہو تو میں دیکھ دیتی ہوں۔۔۔۔۔ تمہیں دیر ہو رہی ہوگی۔۔۔۔"

ہمنا اسرار نے رباب کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔۔۔ نہیں۔۔۔ خالہ میرے دو لیکچر فری ہے آج۔۔۔ میں نے لابریری جانے کا سوچا ہوا تھا۔"

رباب کہتی شاپر لے کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔

ارسلان تیار ہو کر باہر آیا اور ہمنا اسرار اور اسرار صاحب کے ساتھ بیٹھا ناشتہ کر رہا تھا جب رباب اپنے کمرے سے باہر آئی۔

ارسلان کی نظریں واپس پلٹنے سے انکاری تھی۔

ہمنا اسرار اور اسرار صاحب نے بھی رباب کو دیکھا تو مسکرا دیئے۔

ہمنا اسرار نے تو باقاعدہ اُس کے پاس جا کر اُس کی نظر اُتاری اور اپنی آنکھ کے کونے سے کاجل اپنی انگلی سے لے کر رباب کے کان کے پیچھے لگایا اور اُس کے ماتھے پر پیار کیا۔

ارسلان مسکراتے ہوئے یہ سارا منظر دیکھ رہا تھا۔

وہ آہستہ سے چیئر سے کھڑا ہوا اور رباب کے پاس آکر اُس کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔

"ماشاء اللہ۔۔۔۔"

ہمنا اسرار مسکراتے ہوئے بے ارادہ ہی بول اٹھیں۔

ارسلان نے رباب کو دیکھا اور اُس کے ساتھ باہر اپنی کار تک آیا۔

دونوں ایک ساتھ بہت خوبصورت لگتے تھے۔

ارسلان نے رباب کو کالج ڈراپ کیا اور خود ہسپتال چلا گیا۔

رباب مسکراتے ہوئے کالج کے اندر آگئی۔

بہت سے لوگوں نے اُس کی ڈریس کی تعریف کی۔

وہ مسکراتے ہوئے اُن کی تعریف وصول کرتی رہی۔

سارا وقت ہی مسکراہٹ اُس کے چہرے سے جُدا نا ہوئی۔

وہ اپنی آخری کلاس اٹینڈ کرتی کالج کے گیٹ کی طرف جا رہی تھی جب ساحل اچانک اُس کے سامنے آگیا۔

"رباب۔۔۔۔مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔۔"

ساحل نے رباب کو دیکھ کر کہا۔

"لیکن مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔۔"

رباب نے رخ موڑ کر بولی

"لیکن مجھے کرنی ہے۔۔۔۔مجھے جاننا ہے کہ تم نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا؟ کیوں مجھے اور میرے گھر والوں کو بے عزت کیا؟"

ساحل غصے نے پوچھ رہا تھا۔

"بے عزت میں نے نہیں۔۔۔۔ تم نے کیا ہے اپنے گھر والوں کو۔۔۔۔۔ میں نے تمہیں پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ میں تم سے شادی نہیں کرونگی۔۔۔۔ لیکن تم۔۔۔ تم نے ارسلان کو کہا کہ میں تم سے پیار کرتی ہوں؟"

رباب کا دل کر رہا تھا وہ ساحل کا سر پھاڑ دے۔۔۔۔۔اُس نے کس طرح ارسلان نے غلط بیانی کی تھی۔

"تم نے کہا تھا وہ کہیں گے تو تم مان جاؤگی۔۔۔۔ تو اب تو وہی کہہ رہے ہیں۔۔۔۔ میں اپنے پیرینٹس کو منا لوں گا۔۔۔ وہ ارسلان کو ہماری شادی میں آنے سے منع نہیں کریں گے۔۔۔ تم ایک چانس دو مجھے۔۔۔۔ میں سب کچھ ٹھیک کر دوں گا۔۔۔۔"

ساحل التجائیں کرنے لگا۔

"شادی تو میں تم سے مر کر بھی نہیں کرتی۔۔۔۔۔۔۔خیر۔۔۔۔اب سب کچھ ٹھیک ہو چکا ہے۔۔۔۔۔اور سوری۔۔۔۔۔ تمہیں اب کوئی چانس نہیں مِل سکتا کیوں کہ میرا نکاح ہو چکا ہے۔۔۔۔"

رباب نے جتاتے ہوئے کہا تو ساحل غصّہ سے اُسے دیکھنے لگا۔

"امپوسیبل۔۔۔۔۔ایسا نہیں ہو سکتا رباب جبریل۔۔۔۔۔ تم یہ سب مجھ سے بات ختم کرنے کے لیے کہہ رہی ہو۔۔۔۔مجھے پتا ہے۔۔۔۔"

ساحل غصے سے چلّایا۔

"چیخوں مت ساحل۔۔۔۔۔۔چیخنا مجھے بھی آتا ہے۔۔۔۔۔ میں اب رباب جبریل نہیں۔۔۔ رباب ارسلان ہوں۔۔۔۔اور ہماری بات ختم ہو چکی ہے۔۔۔آئندہ میرے راستے میں آئے تو میں تمہیں اس کالج سے نکلوا دوں گی۔۔۔۔ یہ میری لاسٹ وارننگ ہے تمہیں۔۔۔۔"

رباب کہتی ہوئی گیٹ کی طرف بڑھی۔

ساحل غصے میں تن فن کرتا اپنی بائک کی طرف چلا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ڈونٹ کاپی پیسٹ ویتھاوٹ مائے پرمشن
🚫 Don't copy paste without my permission
All rights have been reserved for this novel 🚫

#سحر_محبت_کا

#از_کنیز_فاطمہ

#کنیز_فاطمہ

#کنیزخان

#KanizKhan
#KanizFatma
#Episode19

رباب اپنی کار کے پاس آئی تو دیکھا ارسلان اپنی کار سمیت کھڑا اُسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔
رباب مسکراتے ہوئے اُس کی طرف آئی۔

"آپ یہاں؟"

رباب چہکی۔ اُسے ارسلان کا آنا بہت اچھا لگا تھا۔

"ہاں۔۔۔ میں یہاں۔۔۔۔۔ میرے دل نے کہا کہ میری رباب مجھے یاد کر رہی ہے۔۔۔۔ تو میں چلا آیا۔۔۔۔ بولو۔۔۔ یاد کیا نا مجھے؟"

ارسلان نے زارا سا جھک کر رباب کی آنکھوں میں دیکھ کے پوچھا تو اُس نے اثبات میں سر کو جنبش دی۔

"چلو پھر ساتھ لنچ کرتے ہیں۔۔۔۔"

ارسلان نے رباب کا ہاتھ پکڑ کر اُسے فرنٹ سیٹ پر بیٹھایا۔

"کوئی بات ہوئی ہے؟"

ارسلان رباب کے چہرے پر آتے جاتے اُداسی کے سائے دیکھ رہا تھا۔

"نہ۔۔نہیں کچھ نہیں۔۔"

رباب نے منع کیا۔

"تمہیں اگر لنچ پر نہیں جانا تو ٹھیک ہے۔۔۔ لیکن اُداس کیوں ہو رہی ہو۔۔۔"

ارسلان نے رباب کو دیکھا اور ونڈ سکرین کے باہر دیکھنے لگا۔

"ایسا نہیں ہے ارسلان۔۔۔میں آپ کے ساتھ کہیں بھی جا سکتی ہوں۔۔۔مجھے جگہ کی نہیں آپ کے ساتھ کی طلب ہے۔۔۔"

رباب ارسلان کا بازو پکڑ کر اُس کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے بولی۔

ارسلان نے چہرہ گھوما کر رباب کے سر کو دیکھا اور پھر آگے دیکھنے لگا۔

ارسلان نے ایک ہوٹل کے احاطے میں کار روکی اور رباب کا ہاتھ پکڑے اندر داخل ہوا

ارسلان اُسے لے کر ریسٹورینٹ کے ایک پر سکون گوشے میں آگیا۔

وہ لوگ جہاں بیٹھے تھے وہاں زیادہ لوگ نہیں تھے۔

ارسلان نے کھانا آرڈر کر دیا۔

"اب بتاؤ۔۔۔کیا ہوا ہے۔۔۔"

ارسلان نے ٹیبل پر رکھا رباب کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر پوچھا تو رباب جو نظریں جھکا کر بیٹھی تھی ارسلان کو دیکھا

"رباب۔۔۔"

ارسلان نے رباب کے ہاتھوں پر دباؤ ڈال کر اُسے کہنے پر اُکسایا۔

"ارسلان۔۔۔وہ۔۔۔وہ آج ساحل نے میرا راستہ روکا تھا۔۔۔وہ کہہ رہا تھا کہ مجھے ایک چانس دو۔۔۔"

رباب دھیمی آواز میں بتانے لگی

"تم نے کیا کہا؟"

ارسلان نے فکر مندی سے پوچھا

"میں نے کیا کہنا تھا۔۔۔میں نے کہہ دیا کہ میرا نکاح ہو چکا ہے اور میرے راستے میں نا آئے۔۔۔۔لیکن ایک ہی کالج میں رہتے اُس نے پھر تنگ کیا تو؟"

رباب کے لحظے میں پریشانی شامل تھی۔

"تم فکر نہیں کرو۔۔۔۔میں تمہارے پرنسپل سے بات کرتا ہوں۔۔۔۔اگر اُن سے آئندہ تمہیں تنگ کیا تو میں اُسے چھوڑوں گا نہیں۔۔۔۔"

ارسلان نے رباب کے ہاتھوں پر دباؤ ڈال کر کہا تو وہ مطمئن ہو کر مسکرا دی۔

کھانا آگیا تو دونوں کھانا کھانے لگے۔

"اچھا ارسلان۔۔۔آج تو آپ کے ہسپتال میں لوگ آئے تھے نا باہر سے۔۔۔۔۔تو آپ یہاں کیسے۔۔۔؟"

رباب نے کھانا کھاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

"ہاں آئے تھے۔۔۔۔وہ لوگ صبح آکر چلے گئے۔۔۔۔۔تو میں نے سوچا اپنی رباب کے ساتھ لنچ کرتے ہیں۔۔۔"

ارسلان نے مسکراتے ہوئے کہا

رباب بھی مسکرادی۔

دونوں نے بہت اچھے ماحول میں ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہوئے کھانا کھایا۔

ارسلان نے اُسے گھر ڈراپ کر دیا اور ہسپتال چلا گیا۔

"رباب۔۔۔"

ارسلان رباب کے کمرے میں آیا۔

"جی۔۔۔"

رباب بیٹھی پڑھائی کر رہی تھی ارسلان کو دیکھ اُس کے پاس آئی۔

"یہ لو اور تیار ہو جاؤ۔۔۔

ہمیں تھوڑی دیر میں نکلنا ہے۔۔۔"

ارسلان نے شاپر رباب کو پکڑاتے ہوئے کہا۔

"لیکن کہاں؟"

رباب نے شاپر لیتے ہوئے پوچھا۔

"تمہیں بتایا تھا نا کل کہ امریکہ سے کچھ لوگ آئے ہیں۔۔۔۔اُن کے لیے ایک پارٹی رکھی گئی ہے۔۔۔۔سارے ڈاکٹرز اپنے پارٹنرز کے ساتھ آنے والے ہیں۔۔۔۔تو میں بھی اپنی پارٹنر کر ساتھ جانا چاہتا ہُوں۔۔۔۔"

ارسلان رباب کے قریب آیا اور اُس کے گال پر ہاتھ پھیرنے لگا۔

"ارسلان۔۔۔۔"

رباب ارسلان کے لمس پر آنکھیں بند کر گئی۔

"جلدی سے تیار ہو جاؤ۔۔۔ہمیں نکلنا ہے تھوڑی دیر میں۔۔۔۔۔۔"

ارسلان نے کہا تو رباب شاپر کھول کر دیکھنے لگی۔

"ارسلان۔۔۔۔یہ تو ساڑی ہے۔۔۔۔"

رباب نے شاپر سے جامنی رنگ کی لش لش کرتی ساڑی نکال کر دیکھتے ہوئے کہاں

"اچھا۔۔۔۔مجھے لگا جینس ہے۔۔۔۔"

ارسلان نے مذاق اُڑایا۔

"ارسلان۔۔۔۔مجھے ساڑی باندھنی نہیں آتی۔۔۔۔"

رباب نے منہ بنایا۔

"لاؤ میں باندھ دیتا ہوں۔۔۔۔"

ارسلان آنکھوں میں شرارت لیے بولا۔

"ارسلان۔۔۔۔"

رباب نے ارسلان کو گھورا۔

"اچھا نا۔۔۔امی کو بھیجتا ہوں۔۔۔وہ ہیلپ کر دیں گی۔۔۔۔میں بھی ریڈی ہو کر آتا ہوں۔۔۔"

ارسلان کہتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا

تھوڑی دیر بعد ہمنا اسرار رباب کے کمرے میں آئیں اور اُسے ساڑی باندھ کر تیار کر دیا۔

"ماشاءاللہ۔۔۔۔"

ہمنا اسرار نے رباب کو تیار کرنے کے بعد آئینے میں دیکھتے ہوئے کہا۔

رباب ہمنا اسرار کے ساتھ باہر آئی۔

ارسلان پہلے ہی کھڑا اُس کا انتظار کر رہا تھا۔

ارسلان مسکراتا ہوا رباب کو دیکھنے لگا۔

ہمنا اسرار اور آمنہ خاتون جو بہت دنوں بعد کمرے سے باہر نکلی تھیں دونوں کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے اُن کی نظر اُتار رہی تھیں۔

ہمنا اسرار نے چند نوٹ دونوں کو ساتھ کھڑا کر کے ان کے سر پر وارے اور نوکروں کو دے دیے

دونوں گھر سے نکل کر کار تک آئے۔

رباب بہت سمبھال کر قدم بڑھاتی ارسلان کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر آ بیٹھی۔

"بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔۔۔۔"

ارسلان نے کار اسٹارٹ کرنے سے پہلے جھک کر رباب کے کانوں کے قریب سرگوشی کی۔

رباب نے شرما کے نظریں جھکالیں۔

"خالہ جانی سے کل بات کرلیتا ہوں۔۔۔۔"

ارسلان نے سامنے دیکھتے ہوئے کار چلاتے ہوئے کہا۔

اُس کے ہاتھ اسٹیرنگ وہیل پر تھے۔

"کس بارے میں۔۔۔"

رباب نے گردن موڑ کر کار چلاتے ارسلان کو دیکھا۔

For more visit (exponovels.com)

"یہی کہ اب وہ کافی بہتر ہیں تو تمہاری رخصتی کر دیں۔۔۔۔ تم آج اتنی خوبصورت لگ رہی ہو کہ دل کر رہا ہے تمہیں پارٹی میں لے جانے کے بجائے سیدھا اپنے کمرے میں لے جاؤں۔۔۔"

ارسلان نے آنکھوں میں شرارت سجائے ہوئے کہا۔

"ارسلان۔۔۔۔۔"

رباب نے جھینپتے ہوئے ارسلان کے بائیں بازو پر ایک مکّہ مارا۔

"تم نہیں چاھتی؟"

ارسلان رباب کو دیکھنے لگا۔

"ارسلان۔۔۔۔ آپ جانتے ہو کہ مجھے آپ کے ساتھ ہی رہنا ہے۔۔۔ ہمیشہ۔۔۔"

رباب نے مسکراتے ہوئے کہا تو ارسلان نے بایاں ہاتھ بڑھا کر اُسے اپنے باہوں کے حصار میں لے لیا۔

- -

وہ لوگ پارٹی میں پہنچے تو وہاں بہت رش تھا۔

یہ پارٹی ایک فارم ہاؤس پر رکھی گئی تھی۔

ارسلان ہمنا اسرار کو بتا کر آیا تھا کہ اُن کو آنے میں دیر ہو جائیگی

رباب اتنے سارے لوگوں کو اکٹھا دیکھ کر سہم کر ارسلان کا بازو تھام گئی۔

"ریلیکس۔۔۔۔میں ہوں تمہارے ساتھ۔۔۔"

ارسلان نے رباب کے ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر اُسے تسلّی دی۔

رباب نے گردن اٹھا کر ارسلان کو دیکھا اور ہلکے سے مسکرا دی۔

ارسلان اُسے لیے اندر آ گیا اور لوگوں سے ملتا رباب کو اپنی بیوی کی حیثیت سے سب سے ملوانے لگا۔

رباب ارسلان کا بازو تھامے سب سے سلام کرتی رہی۔

سب لوگ رباب سے بہت اچھے سے ملے۔

آخر کو وہ ڈاکٹر ارسلان کی بیوی تھی۔

سب لیڈیز ایک ساتھ کھڑی خوش گپیوں میں مصروف تھیں رباب کو بھی اُنھوں نے سے اپنے ساتھ لے لیا تھا۔

رباب ارسلان کو چھوڑ کر نہیں آنا چاھتی تھی لیکن ارسلان کے کہنے پر آ گئی تھی۔

"آپ کی ساڑی تو بہت اچھی ہے مسز ارسلان۔۔۔۔کہاں سے لی؟"

مسز امجد نے رباب کی ساڑی کی تعریف کی۔

"مجھے نہیں پتا۔۔۔یہ تو ارسلان لائے تھے۔۔۔"

رباب نے مسکراتے ہوئے بتایا اور ساتھ ارسلان کو دیکھا جو ہاتھوں میں سوفٹ ڈرنک لیے کچھ دور کھڑا باتیں کر رہا تھا۔

"واہ بھئی۔۔۔آپ کے شوہر آپ کے لیے شاپنگ بھی کرتے ہیں۔۔۔ایک ہمارے شوہر ہیں۔۔۔اُن سے کہو کہ ہمارے ساتھ شاپنگ پر چلو تو کہتے مجھے کام ہے، تمہاری شاپنگ پر میرا کیا کام۔۔۔"

مسز کامل نے منہ بنایا۔

ساری عورتیں ہنسنے لگی۔

"مسز کامل کہہ تو سچ رہی ہیں۔۔۔ہمارے شوہر اس معاملے میں بہت خوار کرتے ہیں ہمیں۔۔۔"

مسز ناصر نے ٹکڑا لگایا۔

رباب مسکرا دی۔

"آپ کے شوہر آپ کو ساتھ لے جاتے ہیں شاپنگ پر یہ صرف خود خرید لاتے ہیں ہیں کہ اُنھیں آپ کے ساتھ خوار نہ ہونا پڑے۔۔۔؟"

مسز ہنزلہ نے رباب سے پوچھا تو ایک بار پھر ہنسی کے۔ فوارے چھوٹے۔

"نہ۔۔۔نہیں۔۔۔۔ارسلان مجھے لے جاتے ہیں شاپنگ پر۔۔۔۔میں اُن کے بنا کہیں نہیں جاتی۔۔۔۔"

رباب نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"پھر تو بہت لکی ہیں آپ۔۔۔۔۔"

مسز اسجد نے کہا تو سب نے تائیدی نظروں سے رباب کو دیکھا۔

رباب نے صرف مسکرانے پر اکتفا کیا۔

ارسلان نے رباب کے ساتھ کھانا کھایا پھر کچھ دیر وہ لوگوں سے ملتے رہے۔

ارسلان نے گھڑی دیکھی جہاں 12.30 ہو رہے تھے۔

وہ سب سے الوداع کہنے لگا۔

"چلو رباب۔۔۔"

ارسلان نے کہا تو رباب ارسلان کے پاس آئی۔

"ارسلان۔۔۔مجھے۔۔۔۔مجھے"

رباب نے کچھ کہنا چاہا

"تمہیں کیا۔۔۔؟"

ارسلان نے رباب کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے۔۔۔۔مجھے واشروم۔۔۔۔"

رباب نے سر جھکا کے کہا تو ارسلان مسکرا دیا۔

"آؤ۔۔۔۔۔"

ارسلان رباب کا ہاتھ پکڑے مسز اسجد کی طرف آیا۔

"میم۔۔۔۔واشروم کہاں ہے۔۔۔"

ارسلان نے مسز اسجد سے پوچھا تو رباب سر جھکا گئی۔

"آئیے۔۔۔۔"

مسز اسجد اُنھیں لیے بنگلے کے اندر آئیں وہ ایک کمرے کی طرف اشارہ کر کے وہاں سے چلی گئیں

ارسلان نے رباب کو اندر بھیجا اور خود باہر کھڑا اُس کا انتظار کرنے لگا۔

ارسلان کو کھڑے ہوئے کافی وقت گزر گیا لیکن رباب باہر نہیں آئی۔

ارسلان پریشان سا کمرے کے دروازے کو نوک کرنے لگا۔

"رباب۔۔۔۔۔"

ارسلان نے رباب کو پُکارا۔

"ج۔۔۔جی۔۔۔۔"

رباب کی گھٹی گھٹی آواز آئی۔

"رباب۔۔۔۔ تم رو رہی ہو؟ کیا ہوا ہے۔۔۔ بتاؤ مجھے۔۔۔۔"

ارسلان نے رباب کی آواز میں آنسوؤں کی رمق محسوس کرتے ہوئے پوچھا۔

رباب زور زور سے رونے لگی

ارسلان نے رباب کے رونے کی آواز سنی تو کمرے کا دروازہ دھکیل کر اندر آگیا۔

ارسلان اندر آیا تو دیکھا رباب پریشان سی ساڑی کو پوری طرح اپنے گرد لپیٹے کھڑی ہے کیوں کہ واشروم سے باہر آتے وقت ساڑی کا نچلا حصہ اُس کی ہیل میں آکر کھول چکا تھا جسے ٹھیک کرنے کی کوشش میں بے حال ہو کر رو رہی تھی۔

ارسلان نے اُسے ساڑی میں لپٹا دیکھا تو تیزی سے اُس کی طرف آیا۔

"رباب۔۔۔ یہ کیا ہوا ہے؟"

ارسلان نے رباب کی ساڑی کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"وہ میں۔۔۔ میں واشروم سے باہر آرہی تھی تو۔۔۔ تو میری ہیل میں پھنس کے کھول گئی۔۔۔ اور مجھے باندھنی نہیں آرہی۔۔۔"

رباب نے آنسوؤں سے تر چہرے کے ساتھ بتایا تو ارسلان نفی میں سر کو جنبش دیتا اُس کے کندھے پر لپٹی ساڑی کو ایک طرف کرنے لگا۔

رباب حیران سی ارسلان کو دیکھنے لگی۔

ارسلان نے رباب کے گرد لپٹی ساڑی کو کھولا اور اُسے صحیح کر کے دیکھنے لگا۔

رباب ہاتھوں کو کراس کی صورت میں سینے پر رکھے ارسلان کو دیکھنے لگی۔

ارسلان نے اپنی جیب سے موبائل نکالا اور یوٹیوب پر ساڑی کیسے باندھتے ہیں دیکھ کر رباب کی ساڑی ٹھیک کرنے لگا۔

ارسلان نے اپنے ہاتھوں سے ساڑی کی پلیٹیں بناتے ہوئے جھٹک کر سیدھا کیا اور اُسے رباب پیٹ پر لگے پیٹیکوٹ پر لگانے لگا۔

"ارسلان۔۔۔۔"

رباب کے بدن میں سنسنی دوڑ گئی۔ وہ دو قدم پیچھے ہوئی۔

"رباب۔۔۔۔ سیڑھی کھڑی رہو یار۔۔۔۔"

ارسلان نے رباب کو گھورا۔

رباب اپنے نچلے ہونٹ کو دانتوں سے درمیان پھسائے آنکھیں بند کیئے کھڑی رہی۔

ارسلان نے رباب کو ساڑی پہنانے کے بعد اُس کی کمر پر ہاتھ لگاتے ہوئے اُسے ٹھیک کیا۔

رباب ارسلان کے لمس پر کانپ کر اُس کے سینے سے لگ گئی۔

ارسلان مسکراتے ہوئے اُسے اپنے حصار میں لے چکا تھا۔

"چلو۔۔۔۔آج گھر چل کر رات بھر میں تمہیں ساڑی پہنانے کو مشق کر لیتا ہوں۔۔۔۔تا کہ اگلی بار پریشانی نا ہو۔۔۔۔"

ارسلان نے رباب کے کان میں سرگوشی کی۔

رباب ارسلان کے سینے سے لگی بس مسکرا دی۔

مارے شرم میں اُس سے کچھ بولا نہ گیا۔

ارسلان نے اُس کے سر پر بوسا دیا اور اُسے الگ کر کے پھر سے ساڑی کا جائزہ لینے لگا۔

ارسلان نے ساڑی کو جیسے تیسے باندھ دیا لیکن پھر بھی وہ پہلے جیسے نہیں بندھ سکی۔

ارسلان نے دور کھڑے ہو کر رباب کو اوپر سے نیچے تک سے دیکھا۔

ارسلان نے اپنا کوٹ نکال کر رباب کو پہنا دیا۔

اب رباب کا جسم اوپر سے لے کر اُس کے گھٹنے کے زرا اوپر تک چھپ گیا۔

اب اُس کی ساڑی ٹھیک سے نہیں بندھی ہے یہ نظر نہیں آ رہا تھا۔

ارسلان نے رباب کا ہاتھ تھاما اور اُسے لیے اپنی کار تک آیا اور کار کو فارم ہاؤس سے باہر نکال لے گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ڈونٹ کاپی پیسٹ ویتھاوٹ مائے پرمشن
🚫 Don'tcopypastewithoutmypermission
Allrightshavebeenreservedforthisnovel 🚫

#سحر_محبت_کا

#از_کنیز_فاطمہ

#کنیز_فاطمہ

#کنیزخان

#KanizKhan

#KanizFatma

#Episode20

ارسلان اور رباب گھر آئے تو رات کے 2 بج رہے تھے۔

ارسلان نے رباب کو اُس کے کمرے میں چھوڑا اور اپنے کمرے میں آگیا۔

رباب چینج کرنے گئی تو اُسے ارسلان کی انگلیوں کا لمس اب بھی اپنی کمر اور پیٹ پر محسوس ہو رہا تھا۔

رباب کے چہرے پر ایک دلفریب مسکراہٹ پھیل گئی۔

اگلی صبح ارسلان رباب کو کالج چھوڑنے گیا اور ساتھ ہی اُس کالج کے پرنسپل سے مِل کر ساحل کے خلاف شکایت درج کروا دی۔

ساحل کو 2 مہینے کے لیے کالج سے سسپنڈ کر دیا گیا۔

ساحل کو جب اپنے سسپینشن کا لیٹر ملا تو اُس کا غصے سے برا حال ہو گیا۔

ارسلان روز رباب کو کالج ڈراپ کر دیتا اور ہسپتال چلا جاتا۔

دوپہر میں وہ ڈرائیور کے ساتھ آجایا کرتی تھی کیوں کہ ارسلان کا شیڈول بہت ٹائیٹ ہو گیا تھا۔

رباب بھی مطمئن ہو گئی تھی کیونکہ اب اُسے ساحل کہیں نظر نہیں آتا تھا۔

شام کو سب بیٹھے چائے پی رہے تھے جب ارسلان گھر میں داخل ہوا۔

رباب ارسلان کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کھڑی ہو گئی۔

ہمنا اسرار اور اسرار صاحب معنی خیزی سے مسکرا دیئے۔

آمنہ خاتون کے ہونٹوں کی ہنسی بھی ڈھکی چھپی نہیں تھی۔

ارسلان مسکراتا ہوا رباب کے پاس آیا۔

"اہوہہہہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اسرار صاحب نے کھانس کر دونوں کی توجہ سب کی طرف دلائی تو ارسلان اُنھیں اور ہمنا اسرار، آمنہ خاتون کو دیکھ کر سر کو پیچھے سے کھجانے لگا۔

ارسلان جھینپ کر اُن کے برابر آ کر بیٹھ گیا۔

رباب شرماتے ہوئے اندر جانے لگی تو ہمنا اسرار نے رباب کی کلائی پکڑ کر اُسے اپنے پاس بیٹھا لیا۔

وہ سر جھکا کر بیٹھ گئی۔

"تم دونوں کی لڑائی ختم ہو گئی کیا؟"

اسرار صاحب نے ارسلان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا تو ارسلان نے مڑ کر اُنھیں سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"ہم دونوں میں لڑائی تھی ہی کب؟"

ارسلان نے رباب کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"لڑائی نا سہی۔۔۔ناراضگی تو تھی۔۔۔۔۔"

ہمنا اسرار نے کہا تو سب کے چہرے پر دبی دبی ہنسی رینگ گئی۔

"جی نہیں۔۔۔میں رباب سے کبھی ناراض نہیں ہو سکتا۔۔۔"

ارسلان نے رباب کو نظروں میں رکھتے ہوئے کہا تو رباب نے آمنہ خاتون کے پیٹھ کے پیچھے چہرہ چھپا لیا۔

"ارسلان ہم چاہتے ہیں کہ اب تم دونوں کی شادی کر دی جائے۔۔۔مطلب رباب کی رخصتی۔۔۔۔تم کیا کہتے ہو؟"

ہمنا اسرار نے پوچھا تو ارسلان کے چہرے پر نا ختم ہونے والی بہت جاندار مسکراہٹ اُبھری جسے اُس نے ہونٹ دباتے ہوئے چھُپانے کی کوشش کی۔

"جیسا۔۔۔جیسا آپ لوگ ٹھیک سمجھے۔۔۔"

ارسلان نے سنجیدہ رہنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا

"اچھا بیٹا۔۔۔۔دل میں لڈو پھوٹ رہے ہیں۔۔۔اور اوپر سے "جیسا آپ لوگ ٹھیک سمجھیں"

اسرار صاحب نے ارسلان کے کان میں سرگوشی کی تو اُس کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔ تو 2 مہینے رہتے رباب کے فائنل ایگزیم میں۔۔۔۔۔اُس کے بعد کر دیتے ہیں ان کی شادی۔۔۔۔کیوں آمنہ۔۔۔"

اسرار صاحب نے آمنہ خاتون سے کہا تو اُنھوں نے بھی اُن کی تائید کی۔

رباب شرماتے ہوئے اپنے کمرے میں بھاگ گئی۔

ارسلان نے مسکراتے ہوئے اُسے جاتے دیکھا۔

رات رباب کمرے میں بیٹھی ارسلان کے بارے میں سوچ کر مسکرا رہی تھی۔

ارسلان آہستہ قدموں سے چلتا ہوا اُس کے بیڈ تک آیا اور اُسے یوں مسکراتا دیکھ بیڈ پر رباب کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا۔

رباب اپنی گود میں ارسلان کو دیکھ کر چیخنے ہی لگی تھی کہ ارسلان نے اُس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

"رباب۔۔۔میں ہوں۔۔۔۔"

ارسلان نے کہا تو رباب نے آنکھیں بڑی کر کے اُسے دیکھا۔

"ارسلان۔۔۔۔آپ۔۔۔۔مجھے ڈرا ہی دیا آپ نے تو۔۔۔۔"

رباب نے دل پر ہاتھ رکھ کر کہا تو ارسلان نے ذرا سا اونچا ہو کر رباب کے دل پر رکھے ہاتھ پر اپنے لب رکھ کر پھر سے اُس کی گود میں سر رکھ دیا۔

"ارسلان۔۔۔۔"

رباب نے ارسلان کو گھورا۔

ارسلان مسکرا دیا۔

"کیا سوچ رہی تھی؟"

ارسلان نے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔۔۔۔بس آپ کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔۔۔"

رباب نے صاف گوئی سے کہا۔

"ہاں۔۔۔۔وہ تو جانتا ہوں۔۔۔۔کہ میرے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔۔۔لیکن کیا؟"

ارسلان نے مسکراتے ہوئے رباب کا ہاتھ تھام کر اپنے سینے پر رکھا۔

"آپ کو کیسے پتا کہ میں آپ کو ہی سوچ رہی تھی۔۔۔۔؟"

رباب کے آنکھیں سیکوڑی۔

"تم کچھ اور سوچ کر اُس طرح تو مسکراو گی نہیں۔۔۔۔جیسے ابھی مسکرا رہی تھی۔۔۔۔"

ارسلان نے اُس کے ہاتھوں کو لبوں سے لگایا۔

"ہمم۔۔۔۔ یہ تو ہے۔۔۔۔۔ میں ہماری شادی کے بارے میں سوچ رہی تھی۔

رباب نے ارسلان کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر کہا تو ارسلان نے مسکراتے ہوئے اُس کا ہاتھ پکڑلیا اور آنکھوں سے ہٹاتے ہوئے دلفریبی سے اُسے دیکھا۔

"ہمم۔۔۔۔ ویسے سوچ تو میں بھی رہا تھا۔۔۔۔۔ پھر یاد آیا کیوں نہ تمہارے ساتھ سوچا جائے۔۔۔۔۔اس لیے یہاں چلا آیا۔۔۔۔"

ارسلان نے رباب کا ہاتھ اپنے سینے پر رکھے ہوئے بتایا

"اچھا۔۔۔۔ تو آپ بھی یہی سوچ رہے تھے۔۔۔۔"

رباب نے پوچھا۔

"ہمم۔۔۔۔"

ارسلان نے صرف ہمم کہنے پر اکتفا کیا۔

"کیا؟"

رباب نے پھر پوچھا تو ارسلان اٹھ کر رباب کر برابر بیٹھ گیا۔

"یہی۔۔۔۔کہ شادی کے بعد مجھے تمہاری جی حضوری کرنی پڑے گی۔۔۔۔"

ارسلان نے آنکھوں میں شرارت لیے کہا تو رباب نے کمر پر ہاتھ رکھ کر خونخوار نظروں سے اُسے گھور کر دیکھا۔

"مذاق کر رہا ہوں یار۔۔۔۔"

ارسلان نے اُس کے گھورنے پر مسکراتے ہوئے کہا اور کھینچ کر اُسے سینے سے لگا لیا۔

"رباب۔۔۔۔"

ارسلان رباب کو سینے سے لگائے کافی وقت تک بیٹھا رہا۔

رباب بھی اُس کی باہوں میں سمٹ بیٹھی تھی جب ارسلان نے دھیرے سے رباب کو پُکارا۔

"ہمم۔۔۔۔"

رباب نے گردن ذرا سی اونچی کر کے ارسلان کو دیکھا۔

"ہنیمون پر کہا جانا ہے؟"

ارسلان نے پوچھا تو رباب ارسلان سے الگ ہو کر اُسے دیکھنے لگی۔

"سچ ارسلان۔۔۔آپ مجھے باہر لے جائیگے۔۔۔۔"

رباب نے آنکھیں بڑی کر کے خوشی خوشی پوچھا۔

"ہاں میری جان۔۔۔۔جہاں تم کہو۔۔۔"

ارسلان نے اُس کے ماتھے سے ماتھا ٹکرایا۔

"جہاں آپ لے جاؤ گے میں وہاں چلوں گی ارسلان۔۔۔مجھے آپ کا ساتھ چاہیے۔۔۔ہر پل۔۔۔ہر جگہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

For more visit (exponovels.com)

رباب نے ارسلان کے کندھے پر سر رکھا۔

"IloveyouRubab........"

ارسلان نے رباب کے سر کے ساتھ سر جوڑا۔

"IloveyoutooArsalaan...."

رباب نے جواب دیا۔

ارسلان سیدھا ہوا اور رباب کے چہرے کو تھام کر اُس کے لبوں پر جھک کر اپنی پیاس بُجھانے لگا۔

رباب ارسلان کا کندھا تھامے اُس کی شدّت سے بھرپور لمس کو اپنے ہونٹوں پر برداشت کرتی رہی۔

ارسلان نے بہت دیر بعد اُس کے لبوں کو آزادی بخشی تو رباب گھری گھری سانسیں لیتی اُس کے سینے سے جا لگی۔

"رباب۔۔۔جان اتنے میں تمہارا یہ حال ہے تو میری محبت کیسے برداشت کر پاؤ گی؟"

ارسلان نے رباب کے گال پر ہاتھ پھیرتے ہے کہا تو رباب اُس کے سینے میں اور زور سے چہرہ چھپاتے ہوئے اُس کے گرد باہوں کا گھیرا تنگ کر گئی۔

ارسلان نے اُسے بیڈ پر لیٹا دیا اور خود اُس کے اوپر جھکا۔

رباب نے اپنے چہرے کو ہاتھوں سے چھپا لیا۔
ارسلان مسکراتے ہوئے اُس کے گلے سے دوپٹہ نکال کر ایک طرف کرتا اُس کی گردن پر جھکا۔
رباب کے بدن میں سنسنی دوڑ گئی۔ اُس نے اپنا بایاں پیر اپنے دائیں پیر پر رکھ کر خود کو پرسکون رکھنے کی کوشش کی لیکن وہ اُس میں کامیاب نا ہو سکی کیوں کا ارسلان کی بے باکیاں بڑھتی ہی جا رہی تھی۔
ارسلان رباب کے کندھوں کو لبوں سے چھوتا اُس کے دل کے مقام پر کس کرنے لگا۔
"سسس۔۔۔۔"
ارسلان رباب کے سحر میں کھویا اُس پر محبت لوٹاتا آگے بڑھتا جا رہا تھا جب رباب کی سسکاری پر سارا فسوں ایک پل میں زائل ہو گیا۔
ارسلان نے گردن اونچی کر کے رباب کو دیکھا۔
جو آنکھیں بند کیے ہوئے تھی۔
"رباب۔۔۔۔ یو اوکے؟"
(رباب تم ٹھیک ہو۔۔۔۔؟)
ارسلان گردن اونچی کیے اُسے دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

رباب نے آنکھیں کھول کر ارسلان کو دیکھا اور ہاتھ بڑھا کر اُس کے چہرے سے چشمہ نکال دیا۔

"یہ۔۔۔۔یہ۔۔۔۔"

رباب نے شرماتے ہوئے کہنا چاہا لیکن کہہ نا سکی۔

ارسلان اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا رباب کے اوپر سے اٹھا۔

رباب بھی اٹھ کر اپنے کرتے کا گلا ٹھیک کرنے لگی۔

ارسلان نے اپنے لبوں سے رباب کو جہاں جہاں چھوا تھا رباب کو جسم کا ہر وہ حصّہ دہکتا ہوا معلوم ہو رہا تھا۔

وہ گردن جھکائے بیٹھی تھی۔

"دیکھا۔۔۔تم کتنا پاگل کر دیتی ہو۔۔۔۔۔کچھ ہوش نہیں رہتا مجھے۔۔۔۔۔۔۔"

ارسلان نے رباب کے پاس پڑا چشمہ اٹھایا اور بیڈ سے اٹھنے لگا۔

رباب گھبراتے ہوئے اُس کے پیچھے آئی۔۔۔

"ارسلان۔۔۔۔"

رباب نے پیچھے سے ارسلان کا کندھا پکڑا۔

"یس جان۔۔۔"

ارسلان نے رباب کا ہاتھ اپنے کندھے سے پکڑ کر اُسے سامنے کیا۔

"آپ۔۔۔آپ۔۔ناراض۔۔۔۔"

رباب گھبراتے ہوئے بولی۔

"نہیں۔۔۔۔پاگل میں کبھی تم سے ناراض ہو سکتا ہوں؟ وہ تو بس جذبات میں بہہ کر میں۔۔۔۔۔خیر۔۔۔۔شادی میں صرف کچھ دِن ہی رہتے ہیں۔۔۔۔پھر تو تمہیں ہمیشہ کے لیے میرا ہو جانا ہے۔۔۔۔تب تک مجھے اپنے جذبات پر قابو رکھنا ہے۔۔۔۔تم میری ہو رباب۔۔۔۔آج بھی۔۔۔اور کل بھی۔۔۔۔۔۔"

ارسلان نے کہا اور اُس کے ماتھے پر اپنے لب رکھ دیئے۔

"اب سو جاؤ۔۔۔صبح کالج بھی جانا ہے نا۔۔۔۔"

ارسلان نے رباب کا گال تھپکتے ہوئے کہا تو رباب بھی مسکرا دی۔

ارسلان نے جھک کر اُس کے گال پر کس کیا اور کمرے سے نکل گیا۔

رباب مسکراتے ہوئے بیڈ پر آ کر لیٹ گئی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ڈونٹ کاپی پیسٹ ویتھاوٹ مائے پرمشن
🚫 Don't copy paste without my permission
All rights have been reserved for this novel 🚫

#سحر_محبت_کا

#از_کنیز_فاطمہ

#کنیز_فاطمہ

#کنیزخان

#KanizKhan
#KanizFatma
#Episode21

"مسز ارسلان۔۔۔۔"

رباب کالج سے نکل کر اپنی کار کی طرف بڑھ رہیں تھی جب ساحل اُس کے سامنے آیا۔

"راستہ چھوڑو میرا۔۔۔۔"

رباب غصے میں بولی۔

"راستہ چھوڑ دونگا لیکن میں اپنی اور اپنے پرنٹس کی بے عزتی جو تم نے کی ہے اُسے نہیں بھولوں گا۔۔۔۔اور نا ہی تمہیں بھولنے دوں گا۔۔۔۔میں اپنی بے عزتی کا بدلہ لے کر رہوں گا۔۔۔۔جسٹ ویٹ اینڈ واچ۔۔۔۔"

ساحل رباب کو وارن کرتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

رباب اُس کی باتیں سن کر خوف میں گھیری کھڑی رہ گئی

"ارسلان بس کر دیں۔۔۔۔۔"

ارسلان اور رباب ڈنر کے بعد آئس کریم کھانے نکل تھے جہاں ارسلان نے کچھ پھولوں کی دکان دیکھتے ہوئے ڈھیر سارے پھول رباب کے لیے تھے اور ابھی وہ دکان میں گھسا چند پھول اپنی پسند کے چن کر گلدستہ بنوا رہا تھا۔

رباب اتنے ڈھیر سارے پھول دیکھ کر ارسلان کو منع کر رہی تھی لیکن وہ سن ہی کب رہا تھا؟

"بس یہ آخری ہے۔۔۔۔۔۔"

ارسلان نے کہا۔

رباب نفی میں گردن کو جنبش دیتی دکان میں بکھرے پھولوں کو دیکھنے لگی۔

یہاں بہت سے اقسام کے پھول رکھے ہوئے تھے۔

آرکیڈ، لیلی، ٹیولپ، لوٹس، بہت سارے رنگوں کے گلاب۔۔۔۔۔

رباب اُن کو دیکھتی آگے بڑھ رہی تھی جب اُس نے سامنے لگے قد آور آئینے میں ارسلان کو دیکھا جواب بھی چند پھول چن کر گُلدستہ بنانے والے کو دے رہا تھا۔

وہ نفی میں گردن ہلاتی اُسے دیکھے گئی۔

رباب ایسے ہی کھڑی ارسلان کو دیکھ رہی تھی جب اُس نے ایک شخص کو ہاتھوں میں چاقو لیے ارسلان کی طرف بڑھتا دیکھا۔

رباب نے پیچھے مڑکر اُس شخص کو دیکھا۔

ارسلان کی پیٹھ اُس شخص کی طرف تھی اس لیے وہ اُسے نہیں دیکھ پایا۔

رباب بھاگتی ہوئی ارسلان کے پاس آئی اور اس سے پہلے کہ وہ شخص ارسلان کے پیٹھ پر حملہ کرتا رباب نے ارسلان کو پیچھے سے ہگ کر لیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اُس کی پیٹھ پر خون کو ایک دھار نمودار ہوئی اور اُس کی سفید شرٹ کو لال کر گئی

رباب کے ارسلان کو ہگ کرنے کی وجہ سے حملہ آور کا نشانہ چوک گیا اور وہ چاقو گھونپ نہیں پایا۔

رباب کے بیچ میں آنے سے حملہ آور کے ہاتھ سے چاقو پھسلا اور بجائے پیٹھ میں پیوست ہونے کہ وہ رباب کے پیٹھ پر اوپر سے نیچے تک لکیر کھینچ گیا۔

ارسلان رباب کے لمس پر مسکراتا ہوا پلٹا اور اُسے کندھوں سے تھام کر اپنے سامنے کیا۔

رباب کے چہرے پر کرب زدہ مسکراہٹ دیکھ کر ارسلان نے بھنویں سیکوڑ کر اُس کے چہرے کو دیکھا اور پھر پیچھے سے بھاگتے حملا آور کو۔

"ارسلان آپ ٹھیک۔۔۔۔"۔

رباب ارسلان کے سینے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہنے لگی لیکن اُس کی آنکھ سے بہتے آنسوؤں نے اُس کی بات پوری نا ہونے دیا۔

ارسلان نے رباب کے پیچھے آکر دیکھا تو اُس کی شرٹ پر بہتے خون سے وہ بوکھلا کر سامنے آیا

"رباب یہ۔۔۔"

ارسلان نے رباب کے گال پر ہاتھ رکھ کر بوکھلائے ہوئے پوچھا۔ اور ساتھ ہی ہاتھ کے پکڑا کوٹ جو اُس نے ٹھنڈ کو دیکھتے ہوئے لے رکھ تھا رباب کو پیٹھ پر ڈال دیا کیوں کا شرٹ حملے کی وجہ سے تھوڑی تھوڑی فٹ بھی گئی تھی۔

رباب ارسلان کو دیکھ بھیگی آنکھوں سمیت مسکرا دی۔

"چلو۔۔۔۔چلو ہسپتال چلتے ہیں۔۔۔"

ارسلان رباب کو کندھوں سے تھامے دکان کے باہر آیا اور اُس کو کار میں بیٹھا کر کار کو ہسپتال کی طرف موڑنے لگا۔

"ارسلان۔۔۔۔۔مجھے۔۔۔مجھے گھر لے چلیے پلیز۔۔۔۔"

رباب نے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگائے آنکھیں بند کر کے اپنی تکلیف کو برداشت کرنے کی سعی کی۔

"لیکن۔۔۔۔"

ارسلان نے کچھ کہنا چاہا۔

"ارسلان پلیز۔۔۔۔"

رباب ارسلان کے کندھے پر سر رکھ کر بولی تو ارسلان نے کار کو گھر کی طرف موڑلی۔

ارسلان رباب کو لے کر اُس کے کمرے میں آیا

سب لوگ سو چکے تھے کیوں کہ اُنھیں آنے میں کافی دیر ہوگئی تھی۔

ارسلان نے اُسے بیڈ پر الٹا لیٹا دیا اور اپنا کوٹ نکل کر ایک طرف رکھا۔ کوٹ پر بھی جگہ جگہ خون کے دھبّے لگ چکے تھے۔

زخم گہرا تھا جس کی وجہ سے رباب کی شرٹ بھی اوپر سے اور نیچے سے فٹ چکی تھی۔

ارسلان نے رباب کی خون سے بھیگی پیٹھ دیکھی اور بیڈ پر اُس کے پاس بیٹھ کر اُس کے شرٹ کی زپ کھولنے لگا۔

رباب نے ارسلان کا ہاتھ پکڑ کر اُسے روکنے کی کوشش کی۔

ارسلان نے رباب کے ہاتھ پر دوسرا ہاتھ رکھ دیا۔

"رباب۔۔۔۔ میں ایک ڈاکٹر ہونے کے ساتھ تمہارا شوہر اور محرم بھی ہوں۔۔۔۔۔"

ارسلان نے کہا اور اُس کی شرٹ کی زپ کھول کر زخم کا جائزہ لینے لگا۔

رباب شرٹ کی زپ کھولنے پر اٹھنے لگی لیکن ارسلان نے اُس کندھے پکڑ کر اُسے روک دیا

"رباب۔۔۔۔ میں ایک ڈاکٹر بھی ہوں۔۔۔ مجھے زخم دیکھنے دو۔۔۔"

ارسلان نے کہا اور اپنے بیگ سے کاٹن نکال کر اُس کو ڈیٹول سے بھیگا کر رباب کا زخم صاف کرنے لگا

اُس نے سارا زخم صاف کر دیا اور اُن پر مرہم لگانے لگا۔

رباب آنکھیں بند کیئے ارسلان کی انگلیوں کا لمس اپنے پیٹھ پر محسوس کرتی رہی۔

ارسلان نے پٹی لگانی چاہی لیکن پٹی لپیٹے کے لیے پٹی کو رباب کے پیٹ اور سینے کے ذریعے گول گھومنا پڑتا جو کہ ممکن نہیں تھا۔

ارسلان نے کاٹن پر دوا لگا کر تھوڑی تھوڑی دور میں پیپر ٹاپ کی مدد سے زخم پر پٹی لگائی۔

"کون ہو سکتا ہے وہ؟ اور ہماری کسی سے کیا دشمنی؟"۔ ارسلان نے رباب کا سر اپنی گود میں رکھ کر اُس کے بال سہلاتے ہوئے پوچھا۔

"ارسلان۔۔۔۔وہ۔۔۔۔میں آپ کو۔۔۔آپ کو بتانا بھول گئی۔۔۔آج دوپہر جب میں کالج سے نکل رہی تھی تب ساحل ملا تھا اور اُس نے مجھے دھمکی دی تھی کہ وہ۔۔۔۔وہ بدلہ ضرور لیگا۔"

رباب نے دھیرے دھیرے بتایا تو ارسلان کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو گئیں۔

"میں اُسے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔"

ارسلان غصے میں بولا۔

رباب سیدھی ہو کر ارسلان کے سینے سے لگ گئی تا کہ اُس کا غصّہ کم کر سکے۔

"ارسلان پلیز۔۔۔۔۔پلیز ارسلان۔۔۔۔آپ پلیز اُس سے دور رہیں۔۔۔۔آج بھی وہ آپ کو نقصان پہنچانے والا تھا۔۔۔۔۔پلیز ارسلان۔۔۔۔آج اگر وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتا یا خدانا خاستہ آپ کو کچھ ہو جاتا تو میں آپ کے بنا کیا کرتی۔۔۔۔میں آپ کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی۔۔۔پلیز ارسلان اُس سے دور رہیں۔۔۔پلیز۔۔۔"

رباب ارسلان کے سینے سے لگی اُس سے التزا کر رہی تھی۔

ارسلان نے رباب کی کمر کو پکڑ کر اُسے خود سے قریب کیا۔

"رباب۔۔۔۔تمہیں بیچ میں نہیں آنا چاہیے تھا۔۔۔میں اُس کو دیکھ لیتا۔۔۔۔مجھے زخم آتے تو میں برداشت کر لیتا لیکن تمہارے ان زخموں کو میں نہیں دیکھ پا رہا۔۔۔۔"

ارسلان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

اُس نے اپنا چسمہ نکال کر ایک طرف رکھ دیا۔

"ارسلان میں بھی تو آپ کو ایسے نہیں دیکھ سکتی نا۔۔۔۔"

رباب ارسلان کے سینے سے چہرہ اٹھا کر اُس کے چہرے کے قریب آتے ہوئے بولی اور بھیگے ہوئے چہرے سے ارسلان کو دیکھتی اُس کے ہونٹوں پر جھک کر اپنی پیار کی محبت ثبت کی۔

ارسلان اُس کی گردن میں ہاتھ پھنسا کر اپنی تشنگی مٹانے لگا۔

بہت دیر تک خود کو سیراب کرنے کے بعد ارسلان رباب کو اپنی باہوں میں لیے اُس کا سر سینے پر رکھے بیڈ پر لیٹ گیا

رباب کی پیٹھ اوپر تھی اور وہ پوری طرح ارسلان کے سینے سے لگی تھی۔

ارسلان اُسے کمر سے تھامے ہوئے تھا۔

ساری رات ارسلان اُس کو ایسے ہی باہوں میں لیے لیٹا رہا۔

رباب ارسلان کے باہوں کا لمس ملتے ہی گہری نیند میں سو گئی۔

دوسرے دن ارسلان نے رباب کو کالج نہیں جانے دیا۔

سب کو اُس کے صرف اتنا بتایا کہ رات ارباب کو فیور ہو گیا تھا اس لیے آج اُسے ریسٹ کرنا ہے۔

خود وہ رباب کو میڈیسن دے کر اُسے پورا آرام کرنے کا کہتا گھر سے نکل گیا۔

وہ ہسپتال جانے سے پہلے پولیس اسٹیشن چلا آیا اور ساحل کے خلاف ایف آئی آر درج کروا دی۔

ساتھ اُس فلاور شاپ کا ایڈریس بھی لکھوا دیا۔

- -

ارسلان رات رباب کے کمرے میں آیا تو وہ آنکھیں بند کیئے بیڈ پر نیم دراج تھی۔

ارسلان چلتا ہوا اُس کے پاس آیا۔

"درد ہو رہا ہے؟"

ارسلان نے رباب کا ہاتھ پکڑ کر پوچھا تو اُس نے نفی میں سر کو جنبش دی۔

ارسلان نے اُسے کندھوں سے تھام کے بیڈ پر اُلٹا لیٹا دیا اور اس کی شرٹ کی زپ کھول دی۔

زخم سے پیپر ٹیپ نکال کر ارسلان نے اُس کے زخم کا جائزہ لیا۔

زخم کل کے مقابلے بہتر تھا۔

ارسلان نے زخم کو صاف کیا اور پھر سے پیپر ٹیپ کے ساتھ دوا لگا دی۔

"رباب۔۔۔۔زیادہ درد ہے کیا؟"

ارسلان نے رباب کی خاموشی نوٹ کرتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔۔نہیں۔۔۔۔بس ڈر لگ رہا ہے۔۔۔"

رباب اٹھ کر بیٹھتے ہوئے بولی۔

"کیسا ڈر؟"

ارسلان اُس کے برابر میں بیٹھا۔

"ارسلان۔۔۔۔مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔ کہیں ساحل نے پھر ایسا کچھ کیا تو؟"

رباب ارسلان کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولی۔

"رباب۔۔۔۔ ایسا کچھ نہیں ہوگا۔۔۔۔۔ میں نے اُس کے خلاف ایف آئی آر درج کروا دی ہے۔۔۔اب وہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔۔۔۔۔"

ارسلان نے رباب کے گال پر ہاتھ رکھ کر کہا تو اُس نے ارسلان کے کندھے پر سر رکھ دیا۔

"نیند آرہی ہے۔۔۔۔۔؟"

ارسلان نے رباب کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔۔۔۔ دِن میں سو گئی تھی تو اب نیند نہیں آرہی۔۔۔"

رباب ارسلان کے سینے پر ہاتھ رکھ کر بتانے لگی۔

اچھا۔۔۔۔۔ تو بتاؤ۔۔۔۔ شادی میں کس کلر کا سے ڈریس پہننے کا سوچا ہے؟"

ارسلان نے رباب کی کمر میں ہاتھ ڈال کر پوچھا۔

"آپ کو پتا تو ہے۔۔۔۔"

رباب ارسلان کو دیکھنے لگی۔

"ہمم۔۔۔۔۔میں نے سوچا تم نے کچھ اور نا سوچا ہو۔۔۔۔ویسے ریڈ کافی ٹریڈیشنل نہیں ہو جائیگا؟"

ارسلان نے رباب کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔۔۔۔مجھے ریڈ ہی پہننا ہے۔۔۔۔آپ کو کوئی اور رنگ پسند ہے کیا؟"

رباب نے ارسلان سے سوال کیا۔

"نہیں۔۔۔۔مجھے تمہیں ریڈ کلر میں ہی دیکھنا ہے۔۔۔۔۔میرے محبت کے رنگ میں رنگے ہوئے۔۔۔۔"

ارسلان نے جذب سے کہا تو رباب مسکرادی۔

دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرادیئے۔

ارسلان نے جھک کر رباب کے ماتھے پر لب رکھ دیئے۔

"اب سوجاؤ۔۔۔۔"

ارسلان کہتا ہوا بیڈ سے اُٹھنے لگا۔

"ارسلان۔۔۔۔کیا آپ۔۔۔۔آپ یہاں۔۔۔۔۔"

رباب نے ارسلان کو روکنا چاہا۔

ارسلان مسکراتا ہوا رباب کے پاس لیٹ گیا۔

رباب ارسلان کے سینے سے لگ کر سونے کی کوشش کرنے لگی۔

رباب اور ارسلان پر سکون ہو کر سو گئے۔

لیکن کیا یہ سکون یوں ہی برقرار رہ پائیگا؟ یا یہ کیسی طوفان کے آنے سے پہلے کی خاموش دستک ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ڈونٹ کاپی پیسٹ ویتھاوٹ مائے پرمشن

🚫 Don't copy paste without my permission

All rights have been reserved for this novel 🚫

#سحر_محبت_کا

#از_کنیز_فاطمہ

#کنیز_فاطمہ

#کنیزخان

#KanizKhan
#KanizFatma
#Episode22

" بیٹا آج آپ کا آخری پیپر ہے۔۔۔ آج آپ اور ارسلان جا کر اپنا شادی کا جوڑا لے آنا۔۔۔۔ "

رباب ارسلان کے ساتھ کالج کے لیے نکل رہی تھی جب ہمنا اسرار نے پیچھے سے کہا تو رباب نے مسکرا کر ارسلان کو دیکھا ارسلان بھی اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔

وہ "جی" کہتی ارسلان کے ساتھ باہر آگئی۔

ارسلان نے رباب کو کالج کے گیٹ پر اُتارا۔

"کتنے بجے آؤں لینے؟ "

ارسلان نے رباب کے کار سے نکلنے کے بعد پوچھا۔

"11.30 تک آجائیں۔۔۔۔"

رباب نے مسکرا کر بتایا تو ارسلان "او کے" کہتا ہسپتال چلا گیا۔

- -

ارسلان ٹھیک 11.30 بجے کالج کے گیٹ پر کھڑا رباب کا انتظار کر رہا تھا جب رباب دور سے آتی دکھائی دی۔

رباب نے دور سے ارسلان کو دیکھا۔

وہ مسکراتی ہوئی تیز قدموں سے چلتی ارسلان کے پاس آئی۔

"بندہ آپ کی خدمت میں حاضر ہے۔۔۔۔"

ارسلان نے ذرا سا جھک کے کہا تو رباب مسکرا دی۔

"ہمم۔۔۔۔ یہ خدمت آپ کو زندگی بھر کرنی ہے جناب۔۔۔۔"

رباب نے ارسلان کے سینے پر ایک مکّہ مارتے ہوئے کہا۔

"بالکل مادام۔۔۔۔۔۔۔۔اور کوئی حکم اس خادم کے لیے؟"

ارسلان نے دایاں ہاتھ سینے پر رکھ کر سر کو ذرا سا جھکا کر اٹھاتے ہوئے پوچھا۔

"فیلحال کے لیے اتنا ہی۔۔۔۔۔"

رباب نے چہکتے ہوئے کہا اور کار میں بیٹھ گئی۔

ارسلان بھی مسکراتا ہوا ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔

وہ دونوں مال آ گئے۔

ارسلان اُسے لیے بوتیک میں آگیا اور اُس کی پسند کے مطابق 3 ڈریسز لے آیا۔

رباب 3 ڈریسز دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔

"اللہ ارسلان۔۔۔۔۔ یہ سب کتنے پیارے ہیں۔۔۔"

رباب نے آنکھیں بڑی کر کے دونوں ہاتھوں کو اپنے گالوں پر رکھتے ہوئے کہا تو ارسلان مسکرا دیا۔

"لیکن لینا آپ نے ایک ہی ہے۔۔۔۔۔ چلو ان میں سے کوئی ایک سیلیکٹ کر لو۔۔۔"

ارسلان نے اُن تینوں ڈریسز کو دیکھتے ہوئے کہا۔

رباب منہ بناتی تینوں ڈریسز دیکھنے لگی لیکن اُن میں سے ایک سیلیکٹ کرنا اُس کے لیے مشکل ہو رہا تھا۔

"ارسلان۔۔۔۔"

رباب نے ارسلان نے پاس آکر اُس کا بازو تھام کر لاڈ سے ارسلان کو پکارا۔

"بولو۔۔۔۔"

ارسلان نے اُس کی طرف چہرہ کرتے ہوئے مسکرا کر جواب دیا۔

"ارسلان۔۔۔۔ کیا ہم یہ تینوں نہیں لیے سکتے؟ مطلب دیکھیں نا کتنے پیارے ہیں۔۔۔"

رباب نے ارسلان کا بازو زور سے ہلایا۔

"تین تو نہیں لیکن تم ان میں سے دو لے سکتی ہو۔۔۔۔"

ارسلان نے رباب کے ماتھے سے ماتھا ٹکرایا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔"

رباب نے دو ڈریسز بڑی مشکل سے سلیکٹ کیے اور چینجنگ روم میں جا کر اُس کی فٹنگ چیک کرنے لگی۔

رباب چینجنگ روم سے باہر آئی تو ارسلان اُسے دیکھتا ہی رہ گیا۔

رباب اُن کپڑوں میں آسمان سے اُتری کوئی پری معلوم ہوتی تھی۔

ارسلان نے آگے بڑھ کر اُسے کے ماتھے پر اپنے لب رکھ دیئے۔

رباب آس پاس دیکھتی جلدی سے دور ہوئی لیکن آس پاس کوئی نہیں تھا۔

ارسلان اُس کے بعد رباب کو جویلری شاپ لے آیا۔

ارسلان نے رباب کے لیے ایک نفیس سی رنگ خرید کر اُس کی انگلی میں پہنا دی۔

باقی جویلری ہمنا اسرار اور آمنہ خاتون لے چکی تھیں

اُن دِنوں نے ساری شاپنگ کرنے کے بعد لنچ کیا اور گھر کے لیے نکل گئے۔

"رباب سیٹ بیلٹ لگاؤ۔۔۔۔"

ارسلان نے اپنی سیٹ بیلٹ لگاتے ہوئے رباب کو ٹوکا۔

وہ بنا سیٹ بیلٹ کے بیٹھی تھی۔

"کچھ نہیں ہوتا ارسلان۔۔۔۔ ہمیں بس تھوڑی ہی دور تو جانا ہے۔۔۔"

رباب نے کہا اور بیلٹ نہیں لگائی۔

ارسلان نے ایک بار پھر کہا لیکن اس نے بلیٹ نہیں لگائی۔

ابھی وہ لوگ تھوڑی ہی دور آئے تھے جب ارسلان نے موڑ کاٹا لیکن ایک تیزی سے آتا ٹرک ارسلان کے کار کے سامنے آگیا اور اُس کی کار کو دور تک پیچھے کی طرف دھکیلتا چلا گیا کار توازن خراب ہونے کی وجہ سے ایک طرف ترچھی ہو گئی

ارسلان ٹرک کے اچانک سامنے آجانے کی وجہ سے کار پر توازن برقرار نہ رکھ سکا اور جھٹکے کی وجہ سے اُس کا سر اسٹیرنگ وہیل پر جا لگا۔۔۔۔ اُس کے سر سے خون بہنے لگا۔۔۔۔۔ دوسری طرف رباب جھٹکے کی وجہ سے ونڈ سکرین کے پار بونٹ پر جا گری۔ جھٹکا بہت شدید تھا۔ ارسلان نے سیٹ بیلٹ لگائی ہوئی تھی اس لیے وہ کار میں ہی رہ گیا جب کہ رباب سیٹ بیلٹ نہ پہننے کی وجہ سے بونٹ پر جا گری۔

دونوں کے سر ہاتھ بازو سب خون سے لت پت ہو چکے تھے۔

دونوں بیہوش ہو گئے۔

آس پاس کے لوگوں نے ایکسڈنٹ دیکھا تو فوراً ایمبولینس کو کال کی۔

ایمبولینس کی گاڑی سائرن بجاتی ہوئی آئی اور اُن دونوں کو ابتدائی امداد کے ساتھ ایمبولینس میں ڈال کر ہسپتال لیے گئے۔

دونوں کو فوری ٹریٹمنٹ دیا گیا۔

ارسلان کو کافی چوٹ آئی تھی۔

ارسلان کے سر کے دائیں طرف چوٹ آئی تھی جس پر فوری ٹریٹمنٹ کی وجہ سے خون زیادہ ضائع نا ہو سکا۔

ارسلان کے پیروں پر بھی زخم آئے تھے اور ونڈ سکرین ٹوٹنے پر شیشے کے چند ٹکڑے اُس کی ہاتھ اور سینے کے خال بھی نکال چکے تھے۔

وہ پٹیوں میں جکڑا پڑا تھا۔

رباب کے سر پر ونڈ سکرین سے ٹکرانے اور بونٹ پر گرنے کی وجہ سے زبردست چوٹ لگی تھی۔

اُس کے سر سے خون کیسی فوارے کی طرح بہہ رہا تھا۔

ڈاکٹر بہت کوشش کے بعد اُس کے خون کو روک پانے میں کامیاب ہوئے تھے۔

شیشے کے بہت سے ٹکڑے رباب کے گال گلے اور ہاتھ پیروں کو چھلنی کر چکے تھے۔

رباب کی کالر بون بھی فریکچر ہو چکی تھی۔

وہ ہوش و حواس سے بیگانہ پٹیوں میں جکڑی پڑی تھی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ڈونٹ کاپی پیسٹ ویتھاوٹ مائے پرمشن

🚫 Don't copy paste without my permission

All rights have been reserved for this novel 🚫

#سحر_محبت_کا

#از_کنیز_فاطمہ

#کنیز_فاطمہ

#کنیزخان

#KanizKhan

#KanizFatma

#Episode23

ارسلان کے والیٹ سے اُس کا آئی ڈی ملا تھا جس سے اُس کی شناخت کرنے میں ہسپتال والوں کو زیادہ دیر نہ لگی تھی۔

کچھ ہی دیر میں اسرار صاحب کو فون کر کے اطلاع دے دی گئی تھی۔

اسرار صاحب تو جیسے ڈھ سے گئے۔

اُن کا جوان بیٹا اور بہو زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہے تھے۔ وہ اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے آمنہ خاتون اور ہمنا اسرار کو لے کر ہسپتال آ گئے۔

ہمنا اسرار اور آمنہ خاتون نے رو رو کر اپنا برا حال کر لیا تھا۔

ہمنا اسرار نے جب سے ارسلان اور رباب کو زخمی دیکھا تھا تب سے نماز پڑھ رہی تھیں اور رو رو کر اللہ سے ارسلان اور رباب کے لئے دعا کیے جا رہیں تھی۔

آمنہ خاتون کا حال بھی کچھ مختلف نا تھا۔۔۔۔۔۔

اسرار صاحب بھی پاس بیٹھے اللہ سے دعا گو تھے۔

5 گھنٹے گزر گئے لیکن دونوں کو ہوش نہیں آیا۔

ڈاکٹر نے بتایا تھا کہ ارسلان کو جلد ہوش آ جائیگا جبکہ رباب کی حالت کافی تشویش ناک ہے۔

2 گھنٹے اور گزرے تو ارسلان کو ہوش آ گیا۔

ہوش میں آتے ہی اُس نے پہلے رباب کے بارے میں پوچھا۔

"ڈاکٹر۔۔۔۔۔۔ڈاکٹر میری وائف ؟"

ارسلان نے ڈاکٹر سے پوچھا۔

"وہ ٹھیک ہیں۔۔۔آپ پلیز زیادہ بات مت کریں۔۔۔۔"

ڈاکٹر نے ارسلان کو پرسکون رکھنے کی کوشش کی۔

"ڈاکٹر پلیز بتائیں۔۔۔۔وہ ٹھیک تو ہے۔۔۔۔پلیز ڈاکٹر۔۔۔۔"

ارسلان ڈاکٹر کی مِنّت کرنے لگا۔

"وہ ٹھیک ہیں۔۔۔۔اُن کا ٹریٹمنٹ ہو رہا ہے۔۔۔آپ ریلیکس رہیں۔۔۔۔"

ڈاکٹر نے ارسلان سے کہا۔

نرس نے ارسلان کو انجکشن لگا دیا جس سے تھوڑی ہی دیر میں وہ سو گیا۔

ہمنا اسرار نے ارسلان کی حالت دیکھی تو رو پڑی۔

وہ رباب کو دیکھ دیکھ کر پریشان ہو رہی تھیں۔

آمنہ خاتون سجدے میں گیری رباب کے لیے دعا کیے جا رہی تھیں۔

ہمنا اسرار اور اسرار صاحب بھی دعا کرتے رہے۔

ارسلان کو 3 گھنٹے بعد پھر ہوش آیا۔

ہوش آتے ہی وہ اپنے بیڈ سے اٹھا اور اپنے بھاری ہوتے پٹیوں میں جکڑے سر کو دونوں ہاتھوں سے تھام کر درد کو کم کرنے کی کوشش کی جو اُس کے اچانک اٹھنے سے سارے بدن میں سرائیت کر گیا تھا۔

ارسلان نے اپنے ہاتھ پر لگی ڈرپ نوچ کر ایک طرف پھینکی اور باہر کی طرف بڑھا۔

"سر رک جائے۔۔۔۔ سر۔۔۔ آپ کی کنڈیشن ابھی ٹھیک نہیں۔۔۔۔ پلیز میری بات سنیں۔۔۔"

نرس ارسلان کے پیچھے بھاگی۔

"ارسلان بیٹے۔۔۔۔ بیٹے۔۔۔۔۔"

اسرار صاحب ارسلان کو دیکھتے اُس کی طرف بڑھے۔

"ابّو۔۔۔ ابو رباب۔۔۔۔ میری رباب کہاں ہے۔۔۔۔ ؟"

ارسلان نے اسرار صاحب کا کندھا پکڑ کر اُن سے پوچھا۔

"بیٹا اُس کا علاج ہو رہا ہے۔۔۔۔"

اسرار صاحب نے کہا تو ارسلان نے سامنے نظر آتے کمرے میں دیکھا جہاں رباب پٹیوں اور مشینوں میں جکڑی لیٹی تھی۔

ارسلان چلتا ہوا رباب کے کمرے میں آیا اور اُس کے چہرے کو دیکھے گیا۔

اُس کے چہرے پر جا بجا کٹ کے نشان تھے۔۔۔ سر ہاتھ پیر پٹیوں میں جکڑے ہوئے تھے۔

ارسلان کی آنکھوں سے آنسوؤں بہنے لگے۔

اُس نے آگے آکر رباب کر چہرے پر ہاتھ پھیرا اور جھک کر اُس کے ماتھے پر لب رکھ دیئے۔

آنسو مسلسل اُس کی آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔

"رباب۔۔۔۔"

ارسلان نے بھیگی آنکھوں سے رباب کو پُکارا۔

رباب بے ہوش پڑی رہی۔

ارسلان نے اپنے ہاتھوں کی پشت سے اپنے آنسو کو رگڑ کر صاف کیے اور سامنے پڑی رباب کی فائل اٹھا کر پڑھنے لگا۔

اُس کے پاس اُس کا چشمہ نہیں تھا اُس لیے وہ زیادہ کچھ پڑھ نہیں سکا۔

حادثے میں اُس کا چشمہ ضائع ہو گیا تھا۔

لیکن جہاں تک اُس نے پڑھا اُس سے اُسے اندازہ ہو گیا تھا کہ رباب کی حالت کافی تشویش ناک ہے۔۔۔۔ وہ وہی اُس کے پاس اُس کا ہاتھ تھامے بیٹھ گیا۔

"رباب۔۔۔ تمہیں کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔ تم ٹھیک ہو جاؤ گی۔۔۔ تم نے مجھ سے وعدہ کیا ہے۔۔۔ تم مجھے اکیلے چھوڑ کر نہیں جاؤ گی۔۔۔۔ تم اپنا وعدہ نہیں توڑ سکتی۔۔۔۔ رباب۔۔۔ پلیز اُٹھو۔۔۔ پلیز۔۔۔ دیکھو۔۔۔۔ تمہارا ارسلان تمہارے بنا مر رہا ہے۔۔۔ پلیز آنکھیں کھولو۔۔۔ پلیز رباب۔۔۔۔"۔

ارسلان اُس کا ہاتھ تھامے کہے جا رہا تھا۔ اُس کی آنکھوں میں آنسوؤں کی لڑی لگ گئی تھی۔ اُسے کچھ ہوش نہیں تھا۔۔۔ ہوش تھا تو بس اتنا کہ اُس کی رباب اُس سے دور جا رہی ہے۔۔۔۔

"مسٹر ارسلان۔۔۔ آپ خود ایک ڈاکٹر ہو کر ایسے ضد کیوں کر رہے ہیں؟ آپ کو پتا ہے نا کہ آپ کی کنڈیشن ابھی ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ آپ کو ابھی ریسٹ کی ضرورت ہے۔۔۔ پلیز آپ اپنے کمرے میں چلیں۔۔۔ پلیز۔۔۔۔"

ڈاکٹر ارسلان کے پاس آکر اُسے سمجھانے لگے۔

"میں جانتا ہوں ڈاکٹر۔۔۔ میں سب جانتا ہوں۔۔۔ لیکن آپ نہیں جانتے۔۔۔ میری طبیعت ریسٹ کرنے سے نہیں بلکہ رباب کے ہوش میں آنے پر ٹھیک ہو گی۔۔۔ میری دھڑکن اُس کی دھڑکن کے ساتھ چلتی ہے۔۔۔۔"

ارسلان اب بھی رباب کا ہاتھ تھامے کہے جا رہا تھا۔

"مسٹر ارسلان آپ ایک ڈاکٹر ہیں تو میں آپ کو ان کے بارے میں چند باتیں بتا دیتا ہوں۔۔۔۔"

ڈاکٹر نے کہا تو ارسلان رباب کا ہاتھ تھامے ڈاکٹر کو دیکھنے لگا۔

"دیکھیے ڈاکٹر ارسلان۔۔۔۔آپ کی وائف کے سر میں چوٹ لگی ہے۔۔۔۔جس کی وجہ سے اُن کے دماغ کے کچھ ایسے حصے متاثر ہوئے ہیں جہاں ہماری سوچنے سمجھنے اور باتیں سٹور کرنے کے سیل کام کرتے ہیں۔۔۔۔

ہمیں شک ہے کہ ان کی یاداشت جا سکتی ہے یہ پھر یا اپنے گزرے چند سال بھول کر اپنے پرانے دنوں میں جا سکتی ہیں۔۔۔۔"

ڈاکٹر نے بتایا تو ارسلان کے سر پر جیسے کیسی نے دھماکہ کر دیا ہو۔۔

"ڈاکٹر یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔؟"

ارسلان نے حیرت سے بھرے لحظے میں پوچھا۔

"مسٹر ارسلان آپ نے بہت سے ایسے کیس پڑھے ہونگے۔۔۔۔چند ایک شاید آپ نے دیکھے بھی ہوں۔۔۔۔لیکن ابھی کچھ کہنا قبل از وقت ہوگا۔۔۔۔ہمیں ان کے ہوش میں آنے کا اِنتظار کرنا ہوگا۔۔۔اُس کے بعد ہی ہم کچھ کہہ سکتے ہیں۔۔۔۔"

ڈاکٹر سے ارسلان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اُسے تسلّی بھرے لحظے میں کہا تو ارسلان نے نفی میں گردن کو جنبش دی۔

"نہیں ڈاکٹر۔۔۔۔ یہ نہیں ہوسکتا۔۔۔ میری رباب کو کچھ نہیں ہوسکتا۔۔۔ وہ ٹھیک ہو جائیگی۔۔۔۔"

ارسلان نے آنسوؤں سے تر چہرے کے ساتھ کہا اور رباب کے گال پر ہاتھ پھیرنے لگا۔

"تم ٹھیک ہو جاؤ گی۔۔۔۔ میں تمہیں ٹھیک کروں گا۔۔۔۔ تم۔۔۔ رباب تمہیں کچھ نہیں ہو گا۔۔۔"

ارسلان خود کو تسلی دیتا رہا لیکن ڈاکٹر کی بات سن کر وہ بھی پریشان ہو گیا تھا۔

نرس اور ڈاکٹر نے بہت کہا لیکن وہ رباب کر پاس سے نہیں ہٹا۔

تنگ آکر ڈاکٹر نے ارسلان کے لیے ایک اور بیڈ کمرے میں رکھوا دیا۔

ارسلان اور رباب کو ایک ہی کمرے میں رکھا گیا تھا۔

ارسلان بہت ضد کرنے کے بعد دوا یا انجکشن لیتا تھا۔

ابھی ابھی نرس نے بہت کہنے کے بعد اسے انجکشن دیا تھا جس کی وجہ سے وہ سو گیا

ہمنا اسرار اور آمنہ خاتون کمرے میں بیٹھی اُن دونوں کو دیکھ کر روئے جا رہیں تھیں

اسرار صاحب دونوں کو سنبھالتے ہوئے ہلکان ہو رہے تھے۔

دوسرے دن صبح کے وقت رباب کو ہوش آیا۔

"کیسا لگ رہا ہے اب آپ کو؟"

نرس نے رباب کو آنکھیں کھولتے دیکھا تو اُس کے پاس آکر پوچھنے لگی۔

رباب نے اپنی آنکھیں زور سے بند کرلیں۔

ارسلان انجکشن کر زیرِ اثر ابھی سو رہا تھا۔

ہمنا اسرار اور آمنہ خاتون رباب کو ہوش میں آتا دیکھ اُس کی طرف آئیں۔

"رباب بیٹے۔۔۔۔۔کیسا لگ رہا ہے آپ کو۔۔۔"

آمنہ خاتون بھیگی آنکھوں کے ساتھ پوچھنے لگیں۔

رباب نے آنکھیں نہیں کھولیں۔

"رباب بیٹا آنکھیں کھولو۔۔۔"

ہمنا اسرار اور اسرار صاحب بھی پاس کھڑے اُسے پُکار رہے تھے۔

رباب نے اب بھی آنکھیں بند رکھی۔

ڈاکٹر کمرے میں آئے اور رباب کی طرف آکر اُس کا چیک اپ کرنے لگے۔

ڈاکٹر نے رباب کی آنکھیں اپنے ہاتھوں سے کھول کر چیک کرنی چاہی تو وہ آنکھیں کھول کر جلدی سے بیڈ پر بیٹھ گئی۔ اور اپنے گھٹنے ایک ساتھ کرتی دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں کے گرد لپیٹ کر آنکھیں بڑی کر کے ڈاکٹر اور باقی سب کو دیکھنے لگی۔

ڈاکٹر کو اُس کی کنڈیشن ٹھیک نہیں لگی۔

ہمنا اسرار، اسرار صاحب اور آمنہ خاتون رباب کو حیرت سے دیکھنے لگے

ڈاکٹر نے نرس کو اشارہ کیا کہ وہ رباب کو انجکشن لگا دے۔

نرس نے رباب کو انجکشن لگانا چاہا لیکن اُس نے انجکشن نرس کے ہاتھ سے لے کر فرش پر پھینک دیا۔

"چھن۔۔۔۔"کی آواز کے ساتھ انجکشن کرچیوں میں بکھر گیا۔

ارسلان کی آنکھ شور کی وجہ سے کھول گئی۔

وہ بیڈ سے اٹھ کر رباب کے بیڈ تک آیا۔

"رباب۔۔۔۔۔"

ارسلان نے رباب کو پُکارا تو رباب آنکھیں چھوٹی کر کے پہلے تو ارسلان کو دیکھتی رہی پھر اپنی داہنے ہاتھ کی شہادت کی انگلی دانتوں میں پھنسا کر کچھ سوچتے ہوئے نیچے دیکھتی رہی۔

"آپ۔۔۔آپ میرے۔۔۔۔ میرے اسلان بھائی ہو نا؟"

رباب نے ارسلان کی طرف انگلی دیکھا کر ارسلان سے پوچھا تو ارسلان نے ڈاکٹر کی طرف دیکھا۔

ڈاکٹر نے ارسلان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اُسے آنکھوں سے اشارہ کیا۔

ارسلان کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی۔

ارسلان چلتا ہوا رباب کے پاس آیا۔

"ہاں۔۔۔ میں آپ کا اسلان ہوں۔۔۔"

ارسلان رباب کے بیڈ پر بیٹھ گیا۔

"اسلان بھائی دیکھیں نا۔۔۔ یہ انکل گندے ہیں۔۔۔ انہوں نے میری آنکھیں پھوڑنے کی کوشش کی۔۔۔"

رباب نے ڈاکٹر اور پھر اپنی آنکھوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اپنے ہونٹوں کو پھیلا کر بتایا تو ارسلان کی آنکھوں سے آنسوؤں ٹوٹ ٹوٹ کر بہنے لگے۔

"اسلان بھائی۔۔۔ آپ کیوں رو رہے ہیں۔۔۔"

رباب نے ارسلان کے آنکھوں سے آنسو صاف کیے۔

"انکل نے آپ کی بھی آنکھ پھوڑنے کی کوشش کی تھی؟ میں ان کی آنکھ پھوڑ دیتی ہوں۔۔۔"

رباب ارسلان کے گال پر ہاتھ رکھ کر کہتی ڈاکٹر کی طرف بڑھی۔

"نہ۔۔۔۔ نہیں رباب۔۔۔۔ انہوں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔۔ میری آنکھ میں کچرا چلا گیا تھا۔۔۔ آپ یہاں بیٹھو۔۔۔۔"

ارسلان نے آگے بڑھ کر اُسے پکڑا اور بیڈ پر بیٹھا دیا۔

اپنے آنسو پونچھتا وہ بیڈ سے اٹھا اور نرس کے ہاتھوں سے دوسرا انجکشن لے کر رباب کی طرف آیا۔

"رباب۔۔۔ آپ اچّھی بچی ہو نا؟"

ارسلان نے رباب کو بہلاتے ہوئے پوچھا۔

رباب نے زور زور سے گردن ہلا کر ہاں کہا۔

"تو میری بات مانو اور یہاں لیٹ جاؤ۔۔۔ اور اپنی آنکھیں بند کر لو۔۔۔"

ارسلان نے رباب کو بیڈ پر لیٹا دیا اور اُس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر اُسے کی آنکھیں بند کر دی۔

رباب آنکھیں بند کیئے لیٹی رہی۔

ارسلان نے دھیرے سے انجکشن رباب کے ہاتھ میں لگا دیا۔

رباب نے آنکھیں زور سے میچ لیں۔

ارسلان نے انجکشن ہاتھ سے نکل کر ایک طرف رکھا اور رباب کے بال سہلانے لگا۔

تھوڑی دیر میں رباب پر سکون ہو کر سو گئی۔

ارسلان کی آنکھوں سے آنسوں ایک بار پھر بہنے لگے۔

"مسٹر ارسلان۔۔۔۔آپ میرے ساتھ آئیں۔۔۔۔"

ڈاکٹر نے ارسلان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اُس سے کہا اور باہر نکل گیا۔

ارسلان تھکے تھکے قدموں سے چلتا ہوا ڈاکٹر کے کیبن تک آیا۔

اُس کا ذہن سن ہو چکا تھا۔ نا اُسے اپنے ہاتھوں اور سینے پر لگے زخم کی ٹیسوں سے اٹھتے درد کا احساس تھا نا ہی اُسے اپنے پیر و پر لگے زخم کے درد کا۔۔۔اُسے صرف اور صرف رباب کا احساس تھا۔۔۔جو اپنا دماغی توازن کھو چکی تھی۔

ارسلان ڈاکٹر کے کیبن میں آیا تو ڈاکٹر نے اُسے ہاتھ کے اشارے سے بیٹھنے کا کہا۔

ارسلان تھکے قدموں سے چیئر تک آیا اور بیٹھ گیا۔

"دیکھیے مسٹر ارسلان۔۔۔ہم نے جیسا کہ پہلے ہی آپ کو بتایا تھا کہ آپ کی وائف کے سر پر چوٹ لگنے کی وجہ سے وہ اپنا دماغی توازن کھو چکی ہیں۔۔۔اُنھیں شاید کچھ بھی یاد نا ہو۔۔یہ شاید کچھ کچھ یاد ہو یا پھر بہت کچھ یاد ہو سکتا ہے۔۔۔جیسے کہ ابھی اُنہوں نے اپنی

والدہ کو نہیں پہچانا لیکن آپ کو وہ پہچان گئیں۔۔۔ لیکن وہ تو آپ کو ارسلان بھائی کہہ رہی تھی؟"

ڈاکٹر نے کہتے کہتے ارسلان کی طرف دیکھا۔

"ہاں۔۔۔ ہم کزن ہیں۔۔۔ شادی سے پہلے وہ مجھے بھائی ہی کہا کرتی تھی۔۔۔ شاید اس لیے وہ اُس کے دماغ کے کسی حصے میں یہ بات رہ گئی ہوگی۔"

ارسلان نے سانس اندر کی طرف کھینچتے ہوئے بتایا۔

"اوہ۔۔۔ تو جیسا میں آپ کو بتا رہا تھا کہ وہ ابھی صرف آپ کو پہچانتی ہیں۔۔۔ آپ کو اُن سے اُن کی طرح بات چیت کے ذریعے اُنھیں ٹھیک کرنے کی کوشش کرنی پڑے گی۔۔۔ اور ہم نے کچھ ٹیسٹ کیے ہیں اُن کے۔۔۔ رپورٹس میں نے کئی ایکسپرٹ ڈاکٹرز کو بھیجیں ہیں۔۔۔۔۔۔ جیسے ہی کوئی تزویج ہمارے سامنے آتی ہے۔۔۔ ہم آپ کو اطلاع کر دیں گے۔

ابھی دو دن تک آپ کو اور اُنھیں یہی ہسپتال میں رہنا ہوگا۔۔۔ اُس کے بعد آپ دونوں گھر جا سکتے ہیں۔۔۔ اور ہاں۔۔۔ ہم نے آپ کی آئی سائٹ بھی چیک کی ہے۔۔۔ آپ کی آئی سائٹ ٹھیک ہے۔۔۔ کچھ دیر میں چشمہ آپ کو دے دیا جائے گا۔

اور ایک بات۔۔۔۔آپ ایک نیورو سرجن ہیں تو میں چاہوں گا کہ آپ بھی ایک بار اپنی وائف کی رپورٹ کا مطالعہ کریں۔۔۔۔"

ڈاکٹر نے تفصیل سے بات کی تو ارسلان سر کو جنبش دیتا اٹھ کھڑا ہوا۔

اُس کی دوست۔۔۔۔اُس کی ہمراز۔۔۔۔اُس کی زندگی۔۔۔اُس کی جان سے پیاری بیوی۔۔۔شدید تکلیف میں تھی اور وہ کچھ نہیں کر پا رہا تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ڈونٹ کاپی پیسٹ ویتھاوٹ مائے پرمشن

🚫 Don'tcopypastewithoutmypermission

Allrightshavebeenreservedforthisnovel 🚫

#سحر_محبت_کا

#از_کنیز_فاطمہ

#کنیز_فاطمہ

#کنیزخان

#KanizKhan
#KanizFatma
#Episode24

ارسلان تھکے قدموں سے چلتا ہوا رباب کے کمرے میں آیا۔

"بیٹا کیا کہا ڈاکٹر نے؟ رباب ایسے کیوں باتیں کر رہی تھی؟ اُسے کیا ہوا ہے؟"

ارسلان کے کمرے میں آتے ہی آمنہ خاتون آگے بڑھ کر اُس سے پوچھنے لگیں۔

"خالہ جانی۔۔۔۔رباب۔۔۔۔خالہ جانی۔۔۔مجھے معاف کر دیں۔۔۔۔میں اپنی رباب کا خیال نہیں رکھ سکا۔۔۔میری وجہ سے آج وہ۔۔۔"

ارسلان کہتے کہتے رو پڑا۔

"بیٹا جانی۔۔۔۔اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں۔۔۔۔آپ رباب کے محافظ ہو۔۔۔۔آپ نے کچھ جان کر نہیں کیا۔۔۔۔۔اُس کے زخمی ہونے کا جتنا دکھ ہمیں ہے اتنا ہی تمہیں بھی ہے۔۔۔۔۔بیٹا جانی رباب کو جو بھی ہوا ہے۔۔۔۔۔مجھے پورا یقین ہے آپ اُسے ٹھیک کر دو گے۔۔۔۔"

آمنہ خاتون نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے یقین کے ساتھ کہا۔

اسرار صاحب نے بھی ارسلان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اُسے تسلّی دی۔

ارسلان نے اپنے آنسو صاف کیے اور بیڈ پر لیٹی رباب کے پاس آگیا۔

وہ بے خبر سو رہی تھی۔

ارسلان نے اُس کے چہرے کو دیکھا اور اُس کا ہاتھ تھام لیا۔

"میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا رُباب۔۔۔۔ یہ میرا وعدہ ہے تم سے۔۔۔"

ارسلان نے کہتے ہوئے اُس کے ہاتھوں کو لبوں سے چھوا۔

"سر۔۔۔۔ آپ کو انجکشن لگانا ہے۔۔۔ آئیں میرے ساتھ۔۔۔۔"

نرس نے ارسلان کے پاس آکر کہا تو اُس نے نفی میں سر کو جنبش دی۔

"نہیں۔۔۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔۔ میری رباب کا علاج کریں آپ۔۔۔"

ارسلان نے کہا تو اسرار صاحب ارسلان کے پاس آئے۔

"بیٹا۔۔۔۔ آپ پہلے خود ٹھیک ہو جاؤ۔۔۔۔ رباب کو بھی تو آپ کو ہی ٹھیک کرنا ہے۔۔۔۔"

اسرار صاحب نے ارسلان سے کہا تو وہ اُنھیں دیکھنے کے بعد اپنے بیڈ کی طرف بڑھ گیا۔

نرس نے اُسے دوائیاں دی اور انجکشن لگا دیا

تھوڑی دیر میں وہ سو گیا۔

اسرار صاحب، ہمنا اسرار اور آمنہ خاتون۔۔۔ تینوں اُن دونوں کے لیے پریشان تھے۔

بہت پریشان۔

ارسلان کی آنکھ کھلی تو اُس کا چشمہ آ چکا تھا۔ اُس نے آنکھوں پر چشمہ لگایا اور رباب کے پاس آ گیا۔

رباب اب بھی بے خبر سو رہی تھی۔

ارسلان واشروم میں جا کر فریش ہو کر آیا اور رباب کی فائل پڑھنے لگا۔

ارسلان کافی دیر تک رباب کی فائل پڑھتا رہا اُس کے رپورٹس دیکھتا رہا۔

رباب کے دماغ کے ایسے حصے میں چوٹ لگی تھی جہاں یادیں ذخیرے کی صورت جمع ہوتے جاتے ہیں۔۔۔ اور جب بھی ہم کسی پُرانی بات کو یاد کرتے ہیں تو دماغ کے اس حصے سے وہ یادیں نکل کر آپ کے ذہین کے پردے پر نمودار ہوتی ہیں۔

رباب کا وہ حصہ چوٹ کی وجہ سے اس طرح سے متاثر ہوا تھا کہ اُس کے یادوں کے ذخیرے سے یادیں بکھر گئیں تھیں۔

ارسلان نے ایسے بہت سے کیسیز امریکہ میں اسٹڈیز کے دوران دیکھ رکھے تھے۔

اسے ایک سرجری کے ذریعے ٹھیک کیا جا سکتا ہے لیکن اس میں مریض کے بچنے کے چانسز بہت کم ہوتے ہیں۔

کئی مریضوں کو اُس نے اپنی آنکھوں کے سامنے جان گنواتے دیکھا تھا۔

ارسلان فائل پڑھتے پڑھتے ایک بار پھر رو پڑا۔

وہ رباب کو اُس تکلیف سے نہیں گزار سکتا تھا اور اُس سرجری کے بعد بھی یاداشت واپس آنے کے چانسز بہت کم تھے۔

ارسلان نے ایک گہری سانس اندر کھینچی اور فائل بند کر کے ایک طرف رکھ دی۔

وہ وہیں کھڑا رباب کے چہرے کو دیکھنے لگا۔

کل وہ لوگ کتنے خوش تھے۔۔۔ اپنی شادی کے خواب دیکھ رہے تھے اور آج۔۔۔ آج قسمت سے اُنھیں کیسے ایک دوسرے سے الگ کر دیا تھا۔

وہ پاس ہو کر بھی دور ہو گئے تھے۔

شاید انہیں ہی قربتوں کی دوریاں کہتے ہیں۔

ارسلان رباب کا ہاتھ تھام کر بیٹھ گیا۔

رباب نے آہستہ سے آنکھیں کھول دی۔

"رباب۔۔۔۔"

ارسلان نے رباب کو آنکھیں کھولتا دیکھ کر اُسے پُکارا۔

"رباب اجنبی نظروں سے ارسلان کو دیکھے گئی۔

"رباب۔۔۔۔ دیکھو۔۔۔ میں ارسلان۔۔۔۔"

ارسلان رباب کی آنکھوں میں اجنبیت دیکھ کر بے چین ہو کر اپنا تعارف کروانے لگا۔

"اسلان بھائی۔۔۔۔"

رباب نے اٹھنے کی کوشش کی تو ارسلان نے آگے بڑھ کر اُسے کندھوں سے تھام کر بیٹھنے میں مدد دی۔

"آپ میرے اسلان بھائی ہو نا؟"

رباب نے پھر سے پوچھا۔

"ہاں۔۔۔ میں تمہارا ارسلان ہوں۔۔۔۔ صرف تمہارا۔۔۔۔۔"

ارسلان نے بھیگی آنکھوں کے ساتھ کہا۔

"اسلان بھائی مجھے یہاں یہاں اور یہاں درد ہو رہا ہے۔۔۔۔"

رباب نے اپنی شہادت کی انگلی سے اپنے ماتھے پیر اور سر پر اشارہ کر کے بتایا تو ارسلان بے چین ہو کر اُس کے زخم دیکھنے لگا۔

"نرس۔۔۔۔ انہیں پین کلر دیں۔۔۔"

ارسلان نے پاس کھڑی نرس سے کہا تو نرس سر ہلاتی آگے بڑھ کر انجکشن میں دوا بھرنے لگی۔

"نہیں۔۔۔۔ یہ آنٹی گندی ہے۔۔۔۔مجھے۔۔۔ نہیں لگوانا۔۔۔ یہ بہت درد کرتا ہے۔۔۔"

رباب نے نرس کو انجکشن بھرتے دیکھ کر زور زور سے بولتے ہوئے ارسلان کو دیکھا۔

"آپ۔۔ آپ بیٹھو۔۔۔ یہ نہیں لگاتی۔۔۔ میں لگا دیتا ہوں۔۔۔۔ آپ اچھی بچی ہو نا۔۔۔ دیکھو میں آپ کو انجکشن لگا دوں گا اور آپ کو پتہ بھی نہیں چلے گا۔۔۔"

ارسلان نے نرس کے ہاتھ سے انجکشن لے کر کہا تو رباب ڈر سے آنکھیں پھیلائے انجکشن کو دیکھنے لگی۔

"نہیں۔۔۔مجھے نہیں لگوانا۔۔۔۔"

رباب نے زور زور سے نفی میں گردن ہلائی۔

"رباب۔۔۔۔۔ دیکھو۔۔۔۔۔ میری بات سنو۔۔۔ دیکھو۔۔۔ اگر آپ میری بات مانو گی تو میں آپ کو چاکلیٹس لا کر دوں گا۔۔۔۔ ڈھیر ساری چاکلیٹس۔۔۔۔"

ارسلان نے رباب کو بہلایا۔

"سچ میں؟"

رباب نے آنکھیں بڑی کر کے پوچھا۔

"بالکل سچ۔۔۔۔اب آپ لیٹ جاؤ شاباش۔۔۔۔"

ارسلان نے کہا اور اُسے بیڈ پر لیٹا دیا۔

رباب بیڈ پر لیٹ گئی تو ارسلان نے آہستہ سے اُس کے ہاتھ میں انجکشن لگا دیا۔

رباب نے آنکھیں زور سے میچ لی۔

رباب کو جیتنے دِن ہسپتال میں رکھا گیا اُس کی دوا اور کھانا پینا سب ارسلان نے اپنے ذمے لے لی تھی کیوں کہ وہ کسی اور کی بات مانتی ہے نہیں تھی۔

ارسلان اُس کا ہر طرح سے خیال رکھ رہا تھا۔

اُس کے اپنے زخم ابھی تازہ تھے لیکن وہ اپنا آپ بھلائے صرف رباب کا خیال رکھ رہا تھا۔

ارسلان نے رباب کی رپورٹس امریکہ کے کئی ڈاکٹرز کے پاس بھیجی تھیں۔ سب کا کہنا تھا کہ سرجری کرنا ضروری ہے اور سرجری کے بعد بھی یاداشت واپس آنے کے چانسز 50-50 ہی ہیں لیکن سرجری کے دوران رباب کی جان کو خطرہ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔

ارسلان یہ سب پہلے سے جانتا تھا لیکن ایک اُمید تھی جس کی بنا پر وہ سب سے رائے مانگ رہا تھا۔

ارسلان رباب کو لے کر گھر آ گیا۔

ارسلان نے رباب کو اُس کے کمرے میں بھیجنا چاہا لیکن وہ ارسلان کو چھوڑ کر اُس کمرے میں نہیں رکی۔

ارسلان جہاں جاتا وہ اُس کا بازو تھامے اُس کے ساتھ چلتی رہتی۔

ارسلان نے اُسے کچھ نہیں کہا اور اُسے لے کر اپنے کمرے میں آ گیا۔

آمنہ خاتون نے بھی کوئی اعتراض نہیں کیا۔

"ابّو۔۔۔میں چاہتا ہوں کہ ہمارا ولیمہ اُسی تاریخ کو ہو جس تاریخ پر ہونا طے پایا تھا۔"

سب لوگ بیٹھے شام کی چائے پی رہے تھے جب ارسلان نے اسرار صاحب سے کہا

"لیکن بیٹا۔۔۔رباب کی حالت ٹھیک نہیں۔۔۔ایسے ہم کیسے۔۔۔"

اسرار صاحب نے کہا تو اُس نے رباب کو دیکھا جو اُس کا بازو پکڑے بیٹھی تھی۔

"ابّو۔۔۔کل بھی ہم نے اس کی رخصتی کروانی ہے اور آج بھی۔۔۔میں چاہتا ہوں رباب کی رخصتی ہو جائے تو میں اُسے لے کر امریکہ چلا جاؤں علاج کے لیے۔ میں کسی کو اپنے اور رباب کے رشتے کی صفائی پیش نہیں کر سکتا۔۔۔"

ارسلان نے صاف کہہ دیا۔ کیوں کہ کل ہی فاخرہ احمد نے فون پر اپنے آنے کہ بتایا تھا۔

وہ لوگ پچھلے 10 سالوں سے دبئی میں مقیم تھے۔

اب رباب اور ارسلان کی شادی کے لیے پاکستان آرہے تھے۔

فاخرہ احمد کو جب پتہ چلا کہ رباب اور ارسلان کا نکاح ہو گیا ہے تب اُنہوں نے احسان احمد سے بہت جھگڑا کیا تھا اور شادی میں جانے سے بھی انکار کر دیا تھا لیکن جیسے ہی اُنھیں رباب کے ایکسڈنٹ کا پتہ چلا اور یہ کہ رباب اپنی یاداشت کھو چکی ہے۔۔۔ وہ اندر ہی اندر بہت خوش ہوئی تھیں۔

اُنھیں اپنا راستہ صاف ہوتا نظر آرہا تھا۔

رباب اب جب کہ اپنی یادداشت کھو چکی تھی تب فاخرہ احمد اپنی بیٹی کو ارسلان کی زندگی میں آسانی سے شامل کر سکتی تھیں۔

اسرار صاحب نے ارسلان کی بات کو سمجھتے ہوئے ہاں کہہ دی۔ گھر میں شادی کی تیاریاں شروع ہو گئیں۔

دوسری طرف ساحل کو پولیس نے اپنی حراست میں لے لیا۔ کیوں کہ سڑک کے ایک دکان میں لگے کیمرے میں اُس حادثے کے چند مناظر قید ہو گئے تھے۔ جس میں ٹرک نمبر صاف نظر آرہا تھا۔

پولیس والوں نے ارسلان کی پچھلی ایف آئی آر کے مطابق اس حادثے کو چھان بین شروع کی تو اُس ٹرک نمبر کی مدد سے ٹرک والے کو پکڑلیا اور اُس ٹرک والے نے ساحل کا نام اُگل دیا جس بنا پر ارسلان اور رباب کو جان سے مارنے کی کوشش کرنے کے لیے پولیس والوں نے اُسے پانی حراست میں لے لیا تھا۔

فاخرہ احمد ہادیہ اور احسان احمد کے ساتھ پاکستان آ گئیں۔

رباب ارسلان کے ساتھ بیٹھی چاکلیٹ کھا رہی تھی۔

فاخرہ احمد اور ہادیہ طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ ہمنا اسرار اور آمنہ خاتون سے ملنے لگیں۔

احسان احمد میں آگے بڑھ کر اسرار صاحب سے مصافحہ کیا۔

ہادیہ اور فاخرہ احمد سب سے ملنے کے بعد ارسلان اور رباب کی طرف آئیں۔

"السلام و علیکم مامی جان۔۔۔۔"

ارسلان نے اُنھیں آتا دیکھا تو کھڑے ہو کر سلام کیا۔

رباب بھی اُس کے ساتھ کھڑی ہو گئی۔ وہ اپنے چاکلیٹ زدہ ہاتھوں سے ارسلان کا بازو تھام چکی تھی۔

"و علیکم السلام۔۔۔۔ سنا یہ پاگل ہو گئی ہے؟"

فاخرہ احمد تفکر سے بولیں۔

"یہ پاگل نہیں ہے مامی۔۔۔۔آپ آئندہ بولنے سے پہلے خیال رکھنا۔۔۔۔آؤ

رباب۔۔۔"

ارسلان نے غصے سے کہا اور رباب کا ہاتھ تھام کر اُسے اپنے کمرے میں لے آیا۔

اُس نے رباب کے ہاتھ اور منہ صاف کیے اور ٹیلیویژن پر کارٹون لگا کر نہانے چلا گیا کچھ دیر میں اُسے کچھ ڈاکٹرز سے رباب کے سلسلے میں ملنے جانا تھا۔

ارسلان واشروم میں تھا تب ہی ہادیہ کمرے میں آگئی۔

اُس نے کمرے میں دیکھا تو وہاں رباب بیٹھی کارٹون دیکھ رہی تھی۔

وہ طنزیہ مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے کمرے میں آئی۔

"تم۔۔۔تم کون ہو؟ جاؤ یہاں سے۔۔۔۔یہ میرا اور ارسلان بھائی کا کمرہ ہے۔۔۔۔"

رباب نے ہادیہ کو کمرے میں آتا دیکھ کر کہا تھا۔

"میں آپ سے دوستی کرنے آئی ہوں۔۔۔آپ مجھ سے دوستی کرو گی؟"

ہادیہ نے رباب کو بہلانا چاہا۔

"نہیں۔۔۔۔"

رباب نے گردن موڑ لی۔

"میں آپ کو چاکلیٹس بھی دوں گی۔۔۔۔"

ہادیہ نے رباب کو چاکلیٹ کا لالچ دیا۔

"نہیں۔۔۔۔۔ میرے اسلان بھائی مجھے بہت ساری چاکلیٹ لا کر دیتے ہیں۔۔۔۔مجھے تم سے کچھ نہیں چاہیے۔۔۔۔"

رباب نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں تمہارے ساتھ گیم بھی کھیلوں گی۔۔۔"

ہادیہ نے پھر سے رباب کو بہلایا۔

"نہیں۔۔۔۔ میرے اسلان بھائی میرے ساتھ گیم کھیلتے ہیں۔۔۔ میں اُن کے ساتھ ہی کھیلوں گی۔۔۔"

رباب اب بھی نا مانی۔

"زیادہ ارسلان ارسلان کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔ کچھ دنوں میں وہ میرا ہو گا۔۔۔صرف میرا۔۔۔"

ہادیہ کا صبر جواب دے گیا اور وہ اپنے اصل روپ میں آ گئی۔

"وہ صرف میرے ہیں۔۔۔میں اُنھیں کیسی کو نہیں دوں گی۔۔۔۔ سمجھی۔۔۔۔"

رباب کہتے ہوئے اُس کے بال پکڑ کر کھیچنے لگی۔

"رباب۔۔۔۔۔"

For more visit (exponovels.com)

ارسلان ابھی ابھی واشروم سے باہر آیا تھا اور رباب کو ہادیہ کے بالوں کو پکڑا دیکھ اُس کی طرف آیا اور ہادیہ کے بال اُس کے ہاتھ سے چھڑوائے

"رباب۔۔۔۔چھوڑو اسے۔۔۔۔کیا ہوا۔۔۔یہ کیا کر رہی تھی تم ؟"

ارسلان نے رباب کے ہاتھ پکڑ کر اُس سے پوچھا۔

"دیکھ لیا اس کو؟ کیسے گھر آئے مہمان کے ساتھ جھگڑا کر رہی ہے۔۔۔۔میں نے سوچا تھا اس سے دوستی کروں۔۔۔لیکن یہ تو میری دوستی کے بڑھے ہاتھ کو اس طرح۔۔۔"

کہتے کہتے ہادیہ رونے کی جھوٹی اداکاری کرنے لگی۔

"رباب۔۔۔۔آپ کو ہادیہ آپی کے ساتھ ایسا نہیں کرنا چاہئیے تھا۔۔۔۔چلو سوری بولو۔۔۔۔"

ارسلان نے رباب کو سمجھاتے ہوئے کہا تو رباب نے حیرت سے منہ کھول کر ارسلان کو دیکھا۔

"جھوٹ بولتی ہے یہ۔۔۔اس نے کہا۔۔۔اس نے کہا کہ۔۔۔"

رباب نے سچ بتانا چاہا

"رباب۔۔۔۔آپ گندی بچی ہو؟ میری بات نہیں مانتی ؟"

ارسلان نے رباب کو t بات کاٹ دی۔

For more visit (exponovels.com)

"میں گندی۔۔۔؟"۔

رباب نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا۔

"میں گندی نہیں ہوں۔۔۔۔یہ جھوٹی ہے۔۔۔۔اور گندی بھی۔۔۔اور آپ بھی گندے ہو۔۔۔مجھ سے بات کرنے کی کوشش مت کرنا اب۔۔۔۔"

رباب آنکھوں میں آنسو لیے کہتی کمرے سے بھاگ گئی۔

"رباب۔۔۔رکو۔۔۔۔میری بات سنو۔۔۔"

ارسلان اُس کے پیچھے جانے لگا۔

"ارسلان۔۔۔جانے دو اُسے۔۔۔تھوڑی دیر اکیلے رہے گی تو خود ہی ٹھیک ہو جائیگی۔۔۔"

ہادیہ نے ارسلان کا بازو پکڑ کر اُسے روکا۔

ارسلان نے اپنے بازو پر رکھا اُس کا ہاتھ دیکھا اور پھر ہادیہ کو۔

"آئندہ مجھے چھونے کی کوشش مت کرنا ہادیہ۔۔۔۔یہ حق صرف میری رباب کا ہے۔۔۔"

ارسلان کہتا اپنا بازو جھٹکے سے چھوڑا کر باہر نکل گیا

ارسلان نے سب جگہ دیکھا لیکن رباب کہیں نظر نہیں آئی۔

ارسلان آمنہ خاتون کے پاس آیا.

"خالہ جانی۔۔۔آپ ذرا رباب کو دیکھ لیں۔۔۔۔میں کچھ ڈاکٹرز سے ملنے جا رہا ہُوں۔۔۔۔ایک گھنٹے میں آ جاؤنگا۔۔۔۔۔آپ تب تک اُس کا خیال رکھنا۔۔۔۔۔"

ارسلان نے اپنی گھڑی دیکھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے بیٹا جانی۔۔۔آپ جاؤ۔۔۔میں اُس کا خیال رکھ لوں گی۔۔۔"

آمنہ خاتون نے کہا اور کمرے سے باہر آ کر رباب کے پاس آ گئیں۔

وہ پول سائڈ پر بیٹھی تھی

ارسلان رباب کو آمنہ خاتون کے پاس دیکھ کر مطمئن ہو کر باہر نکل گیا۔

"کیا ہوا ہے رباب۔۔۔ایسے کیوں بیٹھی ہو؟"

آمنہ خاتون رباب کے پاس آ کر اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگیں۔

"اسلان بھائی گندے ہیں۔۔۔اُنھوں نے میرا اعتبار نہیں کیا بلکہ اُس گندی آپی کی بات مانی۔۔۔میں اُن سے بات نہیں کروں گی۔۔۔۔آپ۔۔۔آپ کہتی ہو نا کہ آپ میری امی ہو۔۔۔تو میں اب آپ کے پاس ہی رہوں گی۔۔۔"

رباب نے منہ بنا کر کہا تو آمنہ خاتون مسکرا دیں اور اُسے لے کر اپنے کمرے میں آ گئیں۔

وہ رباب سے بیٹھی باتیں کر رہیں تھی جب فاخرہ احمد آمنہ خاتون کے کمرے میں داخل ہوئی۔

"ماننا پڑے گا آمنہ۔۔۔۔ تم نے خوب قبضہ کیا ہے ہمنا کے گھر پر اور تمہاری اس پاگل بیٹی نے ارسلان پر۔۔۔۔"

فاخرہ احمد نے کہا تو آمنہ خاتون بے بسی سے مسکرا دیں۔

"بھابھی یہ تو میرا اللہ ہی جانتا ہے کہ ہم نے کسی کے اوپر قبضہ نہیں کیا ہے۔۔۔۔ ارسلان شوہر ہے میری رباب کا۔۔۔"

آمنہ خاتون نے خود کو پر سکون رکھنے کی کوشش کی۔

"ہمم۔۔ جانتی ہوں۔۔۔۔ پہلے کی بات اور تھی۔۔۔ لیکن اب۔۔۔ جب کہ یہ پاگل ہو گئی ہے تو بیچارہ کب تک اس مجبوری کو ڈھوئے گا۔۔۔ ایک نا ایک دن تو تنگ آ کر وہ اسے گھر سے نکال دیگا ہی۔۔۔۔"

mفاخرہ احمد نے ایک اور طنز کا تیر چلایا

"ایسا کبھی نہیں ہوگا۔۔۔۔ میرا ارسلان میری رباب کے ساتھ ایسا کبھی نہیں کریگا۔۔۔۔"

آمنہ خاتون رباب کو باہوں میں بھینچے ہوئے بولیں۔

"ایک دن ایسا ضرور ہوگا۔۔۔دیکھنا۔۔۔"

فاخرہ احمد کہتی کمرے سے نکل گئیں۔

آمنہ خاتون فاخرہ کے منہ پر تو اُنکی باتوں کو جھٹلا گئیں تھیں لیکن وہ دل ہی دل میں دہیل گئیں تھی۔

"امی بھوک۔۔۔۔"

رباب نے آمنہ خاتون کا کندھا ہلا کر کہا تو وہ سوچ کی دنیا سے باہر آئیں۔

"ہاں چلو۔۔۔۔۔"

آمنہ خاتون رباب کا ہاتھ تھامے کیچن میں آ گئیں

"تم یہاں بیٹھو۔۔۔میں کھانا لاتی ہوں۔۔۔۔۔"

آمنہ خاتون نے رباب کو ڈائننگ ٹیبل پر ایک چیئر پر بیٹھا اور خود کیچن میں چلی گئیں۔

رباب وہاں بیٹھی چمچ سے کھیلنے لگی۔

اتنے میں ہادیہ ارسلان کا پرفیوم ہاتھوں میں لیے اُس تک آئی۔

"یہ دیکھو۔۔۔تمہارے ارسلان بھائی کا ہے۔۔۔اُنھوں نے دیا ہے مجھے۔۔۔۔جب تم کمرے سے چلی گئی تھی تب۔۔۔"

ہادیہ نے ارسلان کے جانے کے بعد اُس کا پرفیوم اٹھا لیا تھا اور اب رباب کو دیکھا کر اُسے پریشان کر رہی تھی۔

"دو میرے اسلان بھائی کر پرفیوم۔۔۔"

رباب ہادیہ پر جھپٹی لیکن ہادیہ وہاں سے نکل کر گھر میں پیچھے آ گئی۔

یہاں گارڈن میں کچھ نئے پودے لگانے کے لیے جگہ جگہ مٹی نکالی گئی تھی۔ اور وہ پانی کے ساتھ مل کر کیچڑ کی صورت اختیار کر گئے تھے۔

ہادیہ اُس کیچڑ نما مٹی کے پاس آ کر رک گئی۔

رباب اُس کے پیچھے آئی اور اُس کے ہاتھ سے پرفیوم کی شیشی لینی چاہی۔

لیکن ہادیہ نے شیشی کا ڈھکن کھول کر ایک طرف اچھال دیا اور شیشی دوسری طرف۔

رباب کیچڑ کے اندر جا کر ہاتھوں سے شیشی اور اُس کا ڈھکن تلاش کرنے لگی۔

وہ جیسے جیسے آگے بڑھتی جا رہی تھی اُس کے پیر مٹی میں پھسل رہے تھے۔ اُس کے سارے کپڑوں پر مٹی لگ گئی تھی اُس کے سارے ہاتھ مٹی میں سنے تھے کیوں کہ شیشی اُس کیچڑ میں کہیں کھو سی گئی تھی جسے رباب کیچڑ میں ہاتھ ڈال کر تلاش کر رہی تھی۔

ہادیہ دور کھڑی یہ نظارہ دیکھ کر لطف اندوز ہو رہی تھی۔

تھوڑی دیر کھڑی وہ رباب کو کیچڑ میں یہاں وہاں آتے جاتے دیکھتی رہی پھر مسکرا کے گھر کے اندر آ گئی۔

"خالہ جانی۔۔۔۔رباب۔۔۔"

ارسلان گھر آیا تو سب سے پہلے آمنہ خاتون کے پاس آیا تاکہ رباب کو دیکھ سکے۔ جاتے ہوئے وہ اُس سے ناراض تھی اب وہ اُسے منانے کے لیے بہت ساری چاکلیٹس لے کر آیا تھا۔

"بیٹا جانی۔۔۔ وہ تو باہر ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھی ہے۔"

آمنہ خاتون نے کہا تو ارسلان نے ڈائننگ ٹیبل پر دیکھا وہاں کوئی نہیں تھا۔

"خالہ جانی رباب تو وہاں نہیں ہے۔۔۔۔"

ارسلان نے اُنھیں دیکھتے ہوئے کہا

"تو شاید تمہارے کمرے میں چلی گئی ہوگی۔۔۔ زیادہ دیر تم سے ناراض نہیں رہ پائی۔۔۔ابھی کہہ رہی تھی بھوک لگی ہے۔۔۔۔"

آمنہ خاتون نے مسکرا کر بتایا تو وہ ٹھیک ہے کہتا اپنے کمرے میں آیا۔

کمرا خالی پڑا تھا اُس نے جیب سے چاکلیٹس نکال کر ٹیبل پر رکھے اور رباب کو دیکھنے کے لیے واشروم چیک کیا لیکن وہ بھی خالی تھا۔ وہ چلتا ہوا بالکونی میں آیا لیکن بالکونی سے نظر آتے منظر کو دیکھ کر ایک پل کو وہ ساکت رہ گیا۔

چند لمحے بعد وہ رباب کو کیچڑ میں کچھ تلاش کرتے دیکھ وہ ہوش میں آیا اور نیچے کی طرف بھاگا۔

وہ بھاگتے ہوئے رباب کے پاس پہنچا۔

"رباب یہ سب کیا ہے۔۔۔ تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"

ارسلان دور سے ہی رباب کو پکارتا ہوا اُس کے پاس آیا۔

رباب نے ارسلان کو دیکھا اور پھر اپنے کپڑوں کو۔

کل ہی تو اُس نے سمجھایا تھا کہ اچھے بچے اپنے کپڑے گندے نہیں کرتے۔۔۔ اور آج وہ اپنے کپڑوں پر کیچڑ لپیٹے کھڑی تھی۔

"میں۔۔۔ میں یہ تلاش کر رہی تھی۔۔۔"

رباب نے ہاتھ آگے کر کے پرفیوم کی شیشی اور اُسکا ڈھکن دکھایا۔

اُس نے بلاآخر شیشی اور اُس کا ڈھکن تلاش کر ہی لیا تھا۔

ارسلان نے ایک نظر اُس کے کیچڑ میں سنے کپڑے دیکھے اور پھر اُس کے بڑھے ہوئے

ہاتھوں میں اپنے پرفیوم کی شیشی اور اُس کا ڈھکن۔۔۔۔۔

"یہ یہاں کیسے آئی؟"

ارسلان نے پوچھا۔۔

"اُس گندی آپی سے پھینک دیا تھا۔۔۔۔"۔

رباب نے بتایا۔

"رباب۔۔۔ایسا نہیں کہتے۔۔۔۔"۔

ارسلان نے پھر اُسے ٹوکا۔

"اسلان بھائی آپ میرا یقین نہیں کرتے نا۔۔۔"

رباب کی آنکھوں سے آنسوؤں بہنے لگے۔

"رباب ایسا نہیں ہے۔۔۔۔یہاں آو۔۔۔۔۔"

ارسلان رباب کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر اُس کی طرف بڑھا

رباب دو قدم پیچھے ہوئی

ارسلان نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا۔

"میرے۔۔۔۔میرے کپڑوں میں کیچڑ۔۔۔۔"

رباب نے اپنے کپڑے دیکھتے ہوئے ارسلان کو دور رکھنے کی کوشش کی۔

ارسلان نفی میں سر کو جنبش دیتا رباب کی طرف بڑھا اور اُس کو سینے میں بھینچ لیا۔

کچھ دیر بعد اُس کا ہاتھ پکڑ کر کمرے میں لے آیا۔

ارسلان نے رباب کو واشروم میں لا کر اُس کے کیچڑ سے سنے کپڑوں کو دھویا لیکن جب کپڑے تبدیل کرنے کی باری آئی تو وہ ہچکچاتے ہوئے رباب کو دیکھنے لگا۔

رباب کھڑی ارسلان کو دیکھے جا رہی تھی۔

"رباب۔۔۔۔ تم یہی رہنا میں خالہ جانی کو بلا کر لاتا ہوں۔۔۔۔"

ارسلان نے رباب سے کہا تو اُس نے ہاں میں سر ہلا دیا۔

ارسلان نیچے سے آمنہ خاتون کو بولا لایا

اُنھوں نے رباب کے کپڑے تبدیل کیے اور اُسے کمرے میں لے آئیں۔

"آپ تھوڑی دیر اس کے ساتھ بیٹھیں۔۔۔میں چینج کر کے آتا ہوں۔۔۔"

ارسلان نے آمنہ خاتون سے کہا تو وہ رباب کو لیکر بیڈ پر بیٹھ گئیں اور اُس کے بال بنانے لگی۔

ارسلان چینج کر کے آیا تو آمنہ خاتون نیچے چلی گئیں اور اُن دونوں کے لیے کھانا بھجوا دیا۔

ارسلان نے رباب کو کھانا کھلایا اور اُسے بیڈ پر لیٹا دیا۔

"میں آپ سے بات نہیں کر رہی ہوں۔۔۔آپ مجھ پر اعتبار نہیں کرتے۔۔۔۔"

رباب نے سونے سے پہلے کہا اور آنکھیں بند کر کے سونے لگی۔

تھوڑی دیر بعد ہی وہ گہری نیند میں سو گئی

ارسلان نے اُسے سوتا دیکھا تو اٹھ کے وضو کرنے چلا گیا۔

وہ وضو کر کے آیا اور عشاء کی نماز ادا کرنے لگا۔

اُس کی دعا کا مرکز اب صرف اور صرف رباب کی صحت تھی۔جس کے لیے وہ دن رات دعائیں کرتا رہتا تھا۔

صبح ارسلان رباب کو لے کر ڈائننگ ٹیبل پر آیا تو ناشتے پر سب موجود تھے۔

ہادیہ رباب کی چیئر پر بیٹھی تھی جسے دیکھتے ہی رباب کو غصّہ آ گیا۔

"اٹھو میری چیئر پر سے۔۔۔۔۔"

رباب نے ہادیہ کا بازو پکڑ کر کھینچا۔

سب لوگ اُن دونوں کو دیکھنے لگے

"رباب۔۔۔۔ایسے نہیں کرتے۔۔۔۔"

ارسلان نے رباب کا ہاتھ جو ہادیہ کے بازو پر تھا اُسے ہٹایا۔

"یہ میری جگہ لینا چاہتی ہے۔۔۔۔"

رباب نے منہ بنا کا رزور سے چلا کر ارسلان کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"رباب۔۔۔۔آپ کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا۔۔۔۔"

ارسلان نے رباب کے گال پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

ارسلان نے رباب کا ہاتھ پکڑا اور دوسری چیئر پر آکر اُسے بیٹھا اور ساتھ خود بھی بیٹھ گیا اور رباب کو اپنے ہاتھوں سے ناشتہ کروانے لگا۔

فاخرہ احمد نے غصے سے اُن دونوں کو دیکھا۔

جب کہ ہادیہ مارے ذلّت کے غصے میں مٹھیاں بھینچ کر رہ گئیں

ولیمے کا دِن قریب تھا ارسلان ہر وقت رباب کے ساتھ ہوتا لیکن ہادیہ اور فاخرہ رباب کو پریشان کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتیں تھیں۔

ایک بار ارسلان کچھ کام سے باہر گیا تھا۔۔۔رباب لان میں بیٹھی کھیل رہی تھی جب ہادیہ نے چاکلیٹ کا باؤل آمنہ خاتون کو دیا کہ وہ رباب کو کھیلا دیں۔۔۔آمنہ خاتون نے اُسے باؤل دے دیا۔

جیسے اُس نے پہلا چمچ منہ میں رکھا اُس کا پورا منہ جلنے لگا۔

ہادیہ نے اُس میں مرچیں ملا کر چاکلیٹ کی تہوں میں چھپا دیا تھا۔

اُس کی آنکھوں سے آنسوں بہہ رہے تھے اور وہ جلن برداشت کرتے بے حال ہو رہی تھی۔

ارسلان گھر میں داخل ہوا تو رباب کو ایسے دیکھ تیزی سے اُس کی طرف بڑھا تھا۔

"رباب۔۔۔۔کیا ہوا؟"

ارسلان رباب کے گالوں پر ہاتھ رکھے پوچھ رہا تھا۔

"یہ۔۔۔یہ چاکلیٹ۔۔۔۔"

رباب نے چاکلیٹ کے باؤل کی طرف اشارہ کیا۔

ارسلان نے باؤل کو دیکھا اور رباب کو لے کر کمرے میں آیا اور اُسے پانی پلا کر اُس کا سر تھپکنے لگا۔

رباب اپنے دونوں ہاتھ ہوا ہی ہلاتی اپنی جلن کو کم کرنے کی کوشش کرتی رہی۔

ارسلان سے اُس کی تکلیف دیکھی نہیں جا رہی تھی۔

اُس نے رباب کو اپنے سینے میں بھینچ لیا۔

اور اُس کی پیٹھ سہلانے لگا

رباب اُس کے سینے سے لگی رہی۔

بہت دیر بعد اُس کی جلن کم ہو پائی تھی۔

- -

"امی۔۔۔۔آپ نے تو کہا تھا ارسلان میرا ہوگا۔۔۔۔لیکن یہاں تو وہ رباب کے علاوہ کسی کو دیکھتا ہی نہیں۔۔۔۔ہر وقت رباب رباب۔۔۔۔"

کل ارسلان اور رباب کا ولیمہ تھا اور رہادیہ غصے سے بے حال ہو رہی تھی۔

اُس کی ساری تدبیریں ناکامیاب ہوتی نظر آرہی تھی۔

اب وہ غصے میں فاخرہ احمد کے پاس کھڑی دہائی دے رہی تھی۔

"تم فکر مت کرو۔۔۔۔ہونے دو اُن کا ولیمہ۔۔۔۔۔۔کل اُس ولیمے میں ہی ارسلان رباب کو پاگل خانے بھجوا دیگا۔۔۔۔دیکھنا۔۔۔۔۔۔میرے پاس بہت اچھا طریقہ ہے اُس کا۔۔۔۔"

فاخرہ احمد نے مکروہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا۔

- -

آج اُن کا ولیمہ تھا۔

ارسلان صبح سے رباب کو کس طرح منائے یہ سوچتا رہا۔

دوپہر کو اُس نے رباب کو اپنے پاس بیٹھا لیا اور اُس کا ہاتھ پکڑ کر بولنے لگا۔

"رباب۔۔۔۔تم چاہتی ہو نا کہ میں زندگی بھر تمہارے ساتھ رہوں؟"

ارسلان نے رباب کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔۔۔میں آپ کے ساتھ رہوں گی۔۔۔"

رباب نے جلدی سے کہا۔

"تو پھر اُس کے لیے تمہیں ایک اچھی بچی کی طرح یہ ڈریس پہننا ہے۔۔۔اور سب سے اچھے سے ملنا ہے۔۔۔۔ابھی شام کو بہت سارے لوگ آئینگے۔۔۔۔۔آپ کو اُن کے سامنے کوئی شرارت نہیں کرنا اوکے؟"

ارسلان نے بہت آرام آرام سے اُسے سمجھایا تھا۔

رباب نے گردن کو ہاں میں ہلا دیا۔

"آپ کسی سے بدتمیزی بھی نہیں کرو گی اوکے؟"

ارسلان نے پھر کہا تو رباب سوچ میں پڑ گئی۔

"پھر اسلان بھائی ہم اُس گندی آپی کو نہیں بلائینگے شام کو۔۔۔"

رباب نے معصومیت سے کہا۔

"رباب۔۔۔ایسا نہیں کہتے۔۔۔وہ ہماری مہمان ہے نا؟"

"لیکن اسلان بھائی۔۔۔۔وہ جھوٹی ہے۔۔۔۔"

رباب غصے میں بولی۔

"رباب۔۔۔ پہلے تو آپ میری بات سنو۔۔۔۔ وہ کیا ہے اُسے جانے دو۔۔۔ آپ بس میری بات مانو۔۔۔ ورنہ آپ کے ارسلان کو لوگ گندا بولیں گے۔۔۔۔ آپ اپنے ارسلان بھائی کو گندا سن پاؤگی؟"

ارسلان نے پھر سے سمجھایا

"نہیں۔۔۔ میں سب کا منہ نوچ لوں گی۔۔۔۔ میرے اسلان بھائی کو کوئی کچھ کہہ کے تو دیکھے۔۔۔۔"۔

رباب غصے سے کھڑی ہوگئ۔

رباب۔۔۔۔ میری بات سنو۔۔۔ آپ نے ایسا کچھ نہیں کرنا ہے۔۔۔ صرف میری بات مان کر سب سے اچھے ملنا ہے اوکے؟"

ارسلان نے رباب کو اپنی گود میں بیٹھا لیا۔

رباب ارسلان کے گلے میں بازو حائل کیے اثبات میں سر کل ہلانے لگی۔

"اور ایک بات۔۔۔"۔

ارسلان آج ساری باتیں کرنا چاہتا تھا۔

"کیا۔۔۔"

رباب ایسے ہی اُس کی گود میں بیٹھی پوچھ رہی تھی۔

رباب کا چہرہ بلکل ارسلان کے چہرے کے سامنے تھا۔

"اب آپ مجھے بھائی نہیں کہو گی۔۔۔"

ارسلان نے رباب کو دیکھتے ہوئے سمجھایا۔

"کیوں؟ آپ صرف میرے ہو۔۔۔ میں آپ کو اُس گندی آپی کو نہیں دوں گی۔۔۔۔"

رباب ارسلان کے گلے لگ کر زور سے اُسے پکڑتے ہوئے نہیں میں گردن ہلاتے ہوئے بولی۔

"میں صرف آپ کا ہی ہوں رباب۔۔۔۔بس صرف آپ نے مجھے بھائی نہیں کہنا۔۔۔"

ارسلان نے رباب کی پیٹھ سہلاتے ہوئے اُسے ریلیکس کرنا چاہا۔

"نہیں نہیں نہیں۔۔۔۔ آپ صرف میرے ہو۔۔۔ میں آپ کو کسی کو نہیں دوں گی۔۔۔"

رباب ارسلان کو زور سے پکڑے ہوئے کہے جا رہیں تھی

"رباب۔۔۔۔ دیکھو میری بات سنو۔۔۔"

ارسلان رباب کا بازوا اپنے گردن سے نکال کر رباب کو اپنے سامنے کرتے ہوئے بولا۔

رباب آنکھوں میں آنسو لیے اُسے دیکھنے لگی۔

"رباب اگر تم مجھے بھائی کہتی رہی تو وہ گندی آپی مجھے اپنے ساتھ لے جائیں گی۔۔۔۔"

ارسلان نے دوسرا طریقہ آزمایا

"نہیں۔۔۔۔ میں آپ کو بھائی نہیں کہوں گی ارسلان بھائی۔۔۔۔ میں آپ کو کہیں نہیں جانے دوں گی۔۔۔۔ کہیں نہیں۔۔۔"

رباب ارسلان کے گلے میں بازو حائل کیے اُس سے لیپٹ کر بولی۔

اُس کی آواز میں ارسلان کو کھونے کا ڈر نمایاں تھا۔

"میں میری رباب کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گا۔۔۔۔ تم رلیکس کرو۔۔۔"

ارسلان رباب کو اپنے آپ میں بھینچے بولا تھا۔

دروازے کے پاس کھڑی ہادیہ ایک انجانی آگ میں جلنے لگی۔

ارسلان رباب کو تیار کر کے باہر لے آیا۔

سارے مہمان آ چکے تھے۔

ارسلان کے کافی ڈاکٹر دوست اور کولیگ بھی تھے۔

ارسلان نے جیسا سمجھایا تھا رباب ویسے ہی نورمل انداز میں آ کر ارسلان کے ساتھ اسٹیج پر کھڑی ہو گئی۔

سب لوگ اُن دونوں کی جوڑی کو خوب سراہ رہے تھے۔

وہ دونوں ساتھ میں بہت بھلے معلوم ہو رہے تھے۔

ارسلان نے رباب کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔

رباب مسکرا کر سب سے مل رہی تھی۔

بہت دیر تک وہ لوگوں سے ملتے رہی۔

ہادیہ اسٹیج کے سامنے بیٹھی اُن دونوں کو مسکراتا ہوا دیکھ دیکھ کر غصے سے خولتی رہی۔

سب لوگ کھانے کی طرف متوجہ ہو گئے تو ارسلان نے بھی ہمنا اسرار سے کہہ کر رباب کے لیے کھانا منگوالیا اور اُسے اپنے ہاتھوں سے کھلانے لگا۔

وہ اچھے بچو کی طرح بیٹھی اُس کے ہاتھ سے نوالے کھاتی رہی۔

"واہ بھئی۔۔۔۔ بہت پیار ہے دونوں میں۔۔۔۔"

"لڑکی بڑی قسمت والی ہے جو لڑکا اتنا پیار کرتا ہے۔۔۔"

"اللہ سب کو ایسا چاہنے والا شوہر دے۔۔۔"

محفل میں لوگ اُن دونوں کو دیکھ کر تعریفی جملے کہتے رہے۔

ارسلان نے کھانا کھلانے کے بعد رباب کا منہ صاف کیا۔

فاخرہ احمد اسٹیج کے پیچھے سے اسٹیج پر آئیں اور پردے کے پیچھے سے نیچے بیٹھ گئیں۔

اُنھوں نے اپنی ساڑی کے پلّو میں چھپے پٹاخے کی لڑی نکالی اور رباب کے لہنگے کے پاس رکھ کر اُس کو ماچس کی مدد سے جلا کر اسٹیج کے پیچھے سے اُتر گئیں۔

پٹاخے جلنے سے دھماکہ ہونے لگا اور رباب اپنے کانوں پر ہاتھ رکھے زور زور سے چلاتی اسٹیج پر یہاں وہاں بھاگنے لگی۔

ارسلان تو پہلے کچھ دیر سمجھنے کی کوشش کرتا رہا کہ ہوا کیا ہے اور جیسے ہی اُسے سمجھ آئی وہ رباب کو اپنے بازوں میں اٹھائے اسٹیج کے نیچے آگیا۔

رباب اب بھی آنکھیں بند کیے چیخنے جا رہی تھیں۔۔

سارے لوگ اُن دونوں کو دیکھ رہے تھے۔

"ارے یہ تو پاگل ہے۔۔۔۔"

"ہمم۔۔۔بیچارے کی تو قسمت ہی پھوٹ گئی۔۔۔"

"اتنے بڑے ڈاکٹر کو یہ پاگل ہی ملی تھی؟"

"بیچارے کو اچھا پھنسایا ماں بیٹی نے۔۔۔۔"

"یہاں اچھی لڑکیوں کو کوئی اچھا رشتہِ نہیں ملتا اور یہاں دیکھو۔۔۔۔پاگل کو ایک ڈاکٹر مل گیا۔۔۔۔"

"زندگی برباد ہو گئی بیچارے کی۔۔۔۔"

محفل میں لوگ طرح طرح کی باتیں کرنے لگے۔

آمنہ خاتون منہ پر ہاتھ رکھ کر رونے لگیں۔

ہمنا اسرار کا بھی غصے سے برا حال تھا۔

ارسلان نے رباب کو ایک چیئر پر بیٹھانا چاہا لیکن رباب نے ارسلان کے کوٹ کو اچّھی طرح سے پکڑ رکھا تھا۔

وہ ڈر کے مارے سہمی ہوئی ارسلان کے سینے سے لگی کھڑی تھی۔

ارسلان نے اُس کے گرد بازو پھیلا کر اُسے اپنی حصار میں لے لیا۔

"رباب میری بیوی ہے۔۔۔۔اور میں یہ بالکل برداشت نہیں کروں گا کہ وہ میری بیوی کے بارے میں کوئی بات کرے۔"

ارسلان با آوازِ بلند کہتا ہوا رباب کو اپنی باہوں میں اٹھائے گھر کے اندر کی طرف بڑھ گیا۔

کمرے میں آکر ارسلان نے رباب کے کپڑے تبدیل کروائے اور اُسے اُس کی دوائیں دے کر سلا دیا۔

نیند میں بھی وہ ارسلان کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھی۔

اُس کے چہرے پر بے چینی رقم تھی۔

For more visit (exponovels.com)

ارسلان نے اپنا کوٹ نکال دیا۔ کف کے بٹن کھولتا وہ شرٹ کے اوپری تین بٹن کھول کر رباب کے پاس لیٹ گیا اور اُسے اپنی باہوں میں بھر لیا۔

رباب ارسلان کا لمس پاتے ہی اُس کے قریب ہوئی۔

اُس کے چہرے پر سکون اترنے لگا۔

ارسلان نے اُس کے ماتھے پر لب رکھ دیئے اور اُسے کمر سے پکڑ کر اُس کا سر سینے پر رکھ کر سونے کی کوشش کرنے لگا.

ارسلان نے امریکا میں کئی ڈاکٹرز کے پاس رباب کی رپورٹس بھیج دی تھی۔

وہ ہر روز بھاگ دوڑ کر رہا تھا کسی بھی طرح وہ رباب کو ٹھیک کرنا چاہتا تھا۔

کچھ دِن پہلے ایک ڈاکٹر نے امریکا سے اُسے کانٹیکٹ کر کے بتایا تھا کہ وہ اور اُنکی ٹیم پاکستان وزٹ پر آ رہی ہے۔

اُنھوں نے آج ارسلان کو رباب کی رپورٹس کے ساتھ بلوایا لیا تھا۔

ارسلان اللہ کا شکر ادا کرتا رباب کی ساری رپورٹس لے کر اُن کے پاس جانے لگا۔

جانے سے پہلے اُس نے رباب کو ہمنا اسرار اور آمنہ خاتون کے پاس چھوڑنا چاہا لیکن کل کے حادثے کی وجہ سے وہ بہت ڈر گئی تھی اور ارسلان کو ایک پل کے لیے خود سے دور نہیں جانے دی رہی تھی۔

مجبوراً ارسلان کو رباب کو اپنے ساتھ لے جانا پڑا۔

فاخرہ اور ہادیہ کا سارا پلان خراب ہو گیا۔

وہ دونوں منہ بناتی اپنے کمرے میں چلی گئیں

ارسلان رباب کو لے کر ہسپتال آگیا۔

ڈاکٹرز نے رپورٹ چیک کی اور رباب کو دیکھتے ہوئے ارسلان کو ساری تفصیل بتائی۔

اُن کا کہنا تھا کہ جلد سے جلد رباب کی سرجری کر دینی چاہیے اور اُن کے حساب سے رباب کے ٹھیک ہونے کے چانسز 80 سے 90 پرسنٹ تک ہے۔

ارسلان کے دل کو کچھ سکون ہوا۔

اُنھوں نے ارسلان کو سرجری میں اُن کے ساتھ رہنے کا کہا تھا۔

ارسلان اُن سے مصافحہ کرتا رباب کو لے کر باہر آگیا

ارسلان گھر آیا اور رباب کی رپورٹس کو الماری میں رکھتا چینج کرنے چلا گیا۔

For more visit (exponovels.com)

اُس نے رباب کو نیچے آمنہ خاتون کے پاس چھوڑ دیا تھا۔

آمنہ خاتون کے پاس ہمنا اسرار کی کال آئی وہ بازار گئیں تھی اس لیے کسی کام کے لیے آمنہ خاتون کو فون کیا تھا۔

آمنہ خاتون فون پر بات کرتی کیچن تک گئیں۔

ہادیہ نے موقع دیکھ کے ارسلان کے کمرے سے اُس کی ریسٹ واچ اٹھا لی اور لاؤنج میں رباب کے پاس آئی۔

"دیکھو۔۔۔۔۔ تمہارے ارسلان بھائی نے مجھے کیا دیا؟"

ہادیہ رباب کو ارسلان کی گھڑی دیکھاتے ہوئے بولی۔

"مجھے دو اسے۔۔۔۔"

رباب ارسلان کی گھڑی کو ہادیہ کے ہاتھ میں دیکھ کر صوفے سے کھڑی ہو کر اُس کی طرف بڑھی۔

ہادیہ نے رباب کو اپنی طرف آتا دیکھا تو بھاگ کر سوئمنگ پول کے پاس آ کر رک گئی۔

رباب اُس کے پیچھے آئی۔

"میرے اسلان کی گھڑی دے دو ورنہ۔۔۔۔"

رباب نے ہادیہ کو دھمکایا۔

"ورنہ کیا ہاں؟"

ہادیہ غصے سے بولی۔

"ورنہ میں تمہیں اس پول میں پھینک دوں گی۔۔۔۔"

رباب نے انگلی سے پول کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"اوہ۔۔۔۔میں تو ڈر گئی۔۔۔۔"

ہادیہ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو جوڑ کر ڈرنے کی اداکاری کرتے رباب کا مذاق اڑایا

"مجھے دو اسے۔۔۔۔"

رباب نے ہادیہ کے پاس آ کر اُس کے ہاتھوں سے گھڑی لینی چاہی۔

ہادیہ نے گھڑی دوسرے ہاتھ میں لے لی۔

"گھڑی چاہیئے۔۔۔۔۔۔۔لے لو۔۔۔۔۔"

ہادیہ نے کہتے ہوئے گھڑی کو پول میں پھینک دیا۔

رباب نے ایک غصے بھری نظر ہادیہ کو دیکھا اور پھر پول میں پڑی ارسلان کی گھڑی کو۔۔چند لمحے وہ پول میں ڈوبی گھڑی کو دیکھتی رہی۔

ہادیہ نے رباب کو پول میں دھکّا دے دیا۔

"بچ۔۔۔۔بچاؤ۔۔۔۔"

رباب کو تیرنا نہیں آتا تھا اس لیے وہ پانی میں ہاتھ پیر مارتی اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرنے لگی۔

ہادیہ پول کے کنارے کھڑی رباب کو ڈوبتا دیکھ کر ہنسے جا رہیں تھی۔

ارسلان واشروم سے باہر آیا لیکن شور کی آواز سن کر کھڑکی کے پاس آیا تو اُسے اپنی دنیا ختم ہوتی محسوس ہوئی۔

رباب کو پول میں ڈوبتا دیکھ وہ بھاگتا ہوا نیچے آیا اور پول کے پاس پہنچتے ہی پول میں کود کر رباب کو اپنے بازوں میں بھرتا ہوا باہر نکال لایا۔

ہادیہ ارسلان کو دیکھتے ہی وہاں سے بھاگ گئی۔

شور کی آواز سن کر آمنہ خاتون بھی پول کے پاس آگئی۔

اور رباب کو پول میں دیکھ کر سینے پر ہاتھ رکھتی بیٹھتی چلی گئیں۔

ارسلان رباب کو باہر نکال کر اُس کے گال تھپکنے لگا۔

رباب آنکھیں بند کئے لیٹی تھی۔

ارسلان اُسے باہوں میں اٹھائے اپنے کمرے میں آیا اور اُسے بیڈ پر لیٹا کر اُس کا پیٹ دبا کر اُس کے پیٹ سے پانی نکالنے لگا۔

رباب کے منہ سے تھوڑا پانی نکلا لیکن آنکھیں اُس کی ھنوز بند تھی۔

ارسلان نے اُس کی ناک دبا کر اُس کی سانس بحال کرنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔۔۔۔

اب ارسلان کو صرف ایک ہی طریقہ سمجھ آ رہا تھا لیکن وہ رباب کو اس حال میں۔۔

لیکن رباب کی جان بچانے کے لیے ارسلان رباب کے بھیگے چہرے سے بال جو پانی میں بھیگنے کی وجہ سے اُس کے چہرے پر آ کر چپک گئے تھے اُنھیں ہٹا کر رباب کے لبوں پر جھکا اور اپنی سانس اُس کی سانسوں میں منتقل کرتا اُس کی سانس بحال کرنے لگا۔

تھوڑی دیر میں رباب گہرے گہرے سانس لیتی آنکھ کھول گئی۔

ارسلان اُس کے لبوں سے ہٹا اور اُس کے گال پر ہاتھ رکھ کر اُسے دیکھا۔

رباب نے ارسلان کو دیکھا اور اٹھ کر اُس سے لپٹ گئی۔

"اسلان۔۔۔۔وہ۔۔۔وہ گندی آپی۔۔۔۔"

رباب رونے لگی۔

"رباب۔۔۔۔ریلیکس۔۔۔۔۔میں ہوں نہ۔۔۔۔۔میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔۔۔"

ارسلان نے رباب کی پیٹھ سہلاتے ہوئے اُسے ریلیکس کرنا چاہا۔

"آپ۔۔۔آپ گندے ہو۔۔۔میری بات نہیں مانتے۔۔۔۔آپ اُس گندی آپی کی بات مانتے ہو۔۔۔میری بات پر اعتبار نہیں کرتے۔۔۔"

رباب نے ارسلان کو جھٹکے سی خود سے الگ کرتے ہوئے کہا۔

"رباب۔۔۔جان ایسا نہیں ہے۔۔۔۔مجھے صرف میری رباب پر اعتبار ہے۔۔۔۔بولو۔۔۔کیا کہہ رہی تھی تم۔۔۔؟"

ارسلان رباب کے قریب آ کر اُس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے بولا تو رباب پھر سے روتے روتے اُس کے سینے سے لگ گئی۔

"وہ۔۔۔وہ آپی۔۔۔وہ اُس دن آپ کی پرفیوم کی شیشی لے کر گئی اور بولا کہ آپ نے اُسے دی ہے۔۔۔میں نے اُن سے وہ لینی چاہی تو اُنھوں میں اُسے مٹی میں پھینک دیا۔۔۔تب ہی میں۔۔۔میں اُس دِن مٹی میں گئی تھی۔۔۔ورنہ میں۔۔۔میں تو اچھی بچی ہوں نا؟ میں آپ کی ساری باتیں بھی مانتی ہوں۔۔۔میں اپنے کپڑے بھی گندے نہیں کرتی لیکن اُس آپی نے آپ کے پرفیوم کی شیشی اُس مٹی میں پھینکی تھی۔۔۔میں آپ کی پرفیوم کو اٹھانے گئی تھی۔۔۔اور اُس دِن اُس نے امی کو کہا تھا مجھے وہ گندی والی چاکلیٹ دینے کے لیے۔۔۔اُس دِن میرا منہ کتنا جلا تھا۔۔۔اور آج بھی وہ آپ کی۔۔۔آپ

کی گھڑی لے کر پول میں پھینک کر بولی کے لے لو۔۔۔۔ میں پول میں دیکھ رہی تھی اور اُس نے مجھے۔۔۔مجھے پول میں دھکیل دیا۔۔۔۔۔"

رباب ارسلان سے لپٹی اُسے سب بتاتی گئی۔

ارسلان جیسے جیسے سنتا گیا اُس کا غصے سے برا حال ہوگیا۔

اُس نے رباب کے کپڑے چینج کروائے اور اُسے بیڈ پر لیٹا کر سکون کا انجکشن لگا دیا۔

رباب تھوڑی دیر میں سو گئی۔

ارسلان نے جھک کر اُس کے ماتھے پر اپنے لب رکھ دیئے اور اُس کا لحاف ٹھیک کرتا باہر آگیا۔

"بیٹا۔۔۔۔رباب۔۔۔رباب کیسی ہے۔۔۔۔۔"

وہ لاؤنج میں آیا تو آمنہ خاتون ارسلان کی طرف آئیں

"خالہ جانی وہ بالکل ٹھیک ہے۔۔۔۔۔بس اچانک پول میں گرنے سے تھوڑی ہراساں تھی۔ میں نے سکون کا انجکشن لگا دیا ہے۔۔۔وہ سو رہی ہے۔"۔

ارسلان نے اُنھیں تسلّی دی اور رادیہ جو صوفے پر فاخرہ احمد کے ساتھ بیٹھی تھی اُس کی طرف آیا

For more visit (exponovels.com)

"مس ہادیہ آپ۔۔۔۔اور فاخرہ مامی آپ۔۔۔۔آپ دونوں اپنا سامان سمیٹیں اور نکل جائیں میرے گھر سے۔۔۔"

ارسلان صوفے کے پاس آکر ہادیہ اور فاخرہ احمد سے بولا۔

فاخرہ احمد کا غصے سے برا حال ہوگیا۔

"اے لڑکے۔۔۔۔دماغ خراب ہے کیا تیرا۔۔۔۔ایک تو ہم تیرے والدین کے کہنے پر یہاں تک آئیں۔۔۔اور تو ہمیں گھر سے نکال رہا ہے؟"

فاخرہ احمد صوفے سے کھڑی ہوگئیں۔ہادیہ بھی اُن کے ساتھ کھڑی ہوگئ

"اُنھوں نے آپ کو میری شادی اٹینڈ کرنے کے لیے بلایا تھا۔۔۔میری شادی ہو چکی۔۔۔آپ لوگ جا سکتی ہیں۔۔۔۔اور ایک بات غور سے کان کھول کر سن لیں آپ دونوں۔۔۔اب آپ دونوں میں سے کسی نے رباب کو نقصان پہنچانے کے بارے میں سوچا بھی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا"

ارسلان اُنھیں وارن کرتا وہاں سے نکل گیا

For more visit (exponovels.com)

ہادیہ اور فاخرہ احمد ارسلان سے ہوئی بے عزتی کے بعد اور نہیں رکی اور احسان احمد کے ساتھ دبئی واپس چلیں گئی تھی

ارسلان نے سکون کی سانس لی۔

اب اُسے صرف اور صرف رباب کی سرجری کے بارے میں سوچنا تھا جو کچھ دنوں میں ہونے والی تھی۔

ارسلان رباب کو اپنے ساتھ لیے لان میں بیٹھا تھا۔

رباب اُس کے ساتھ بیٹھی پرندوں کو دیکھ رہی تھی۔

"رباب۔۔۔۔"۔

ارسلان نے رباب کو پُکارا۔

"جی۔۔۔"

رباب نے ارسلان کی طرف دیکھا۔

"رباب ہم کل ہسپتال چلیں گے۔۔۔وہاں آپ کو تھوڑی دیر رہنا ہوگا۔۔۔۔پھر ہم گھر آ جائینگے۔۔۔۔"

ارسلان نے رباب کو کل کے لیے تیار کرنا چاہا۔

"نہیں۔۔۔۔میں۔۔۔میں آپ کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گی۔۔۔۔"

رباب ارسلان کا بازو پکڑ کر بولی۔

"میں بھی چلوں گا نا آپ کے ساتھ۔۔۔۔"

ارسلان نے اُس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ چلو گے میرے ساتھ۔۔۔۔؟"۔

رباب نے ارسلان کے بازو کو چھوڑ کر اُس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔۔۔۔۔میں ہر پل۔۔۔ہر لمحہ آپ کے ساتھ رہوں گا۔۔۔۔"

ارسلان نے رباب کے گالوں کو پکڑ کر اُس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔"

ارسلان اُس کے ساتھ ہی رہے گا اس لیے رباب مان گئی۔

ارسلان نے سب کو بتا دیا تھا کہ کچھ کل رباب کی سرجری ہونی ہے۔

آمنہ خاتون تب سے دعائیں کرتی رہیں۔

آج سرجری کا دِن تھا

ارسلان رباب کو لے کر ہسپتال آگیا۔

ہمنا اسرار، اسرار احمد اور آمنہ خاتون اُن کے ساتھ تھیں

ارسلان رباب کو ایک کمرے میں لے آیا اور فورم وغیرہ فل کرنے لگا۔

نرس رباب کے کپڑے چینج کروا لائی۔

ارسلان نے رباب کو انستھیسیہ دے دیا۔

رباب غنودگی میں جانے لگی۔

"میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی۔۔۔۔"

پوری طرح غنودگی میں جانے سے پہلے رباب نے ارسلان سے کہا تھا۔

ارسلان نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُس کے ہاتھوں کو چُوما اور اُسے سٹریچر پر لیٹا دیا۔

ارسلان خود بھی آپریشن روم میں جانے سے پہلے نماز ادا کی اور تیار ہو کر آپریشن تھیٹر میں آ گیا۔

سارے ڈاکٹرز آئے تو وہ اُن سے مصافحہ کرنے کے بعد گلوز پہننے لگا۔

رباب کو آپریشن ٹیبل پر لیٹایا جا چکا تھا۔

سارے ڈاکٹر رباب کے گرد کھڑے ہو گئے۔

ایک ڈاکٹر نے رباب کی پلس چیک کی

ایک نے رباب کے ہاتھوں میں نلی لگا دی۔

ارسلان رباب کے دل سے جڑے تاروں کی مدد سے اُس کی دھڑکن بتانے والی مشین دیکھ رہا تھا۔

ارسلان اور دو ڈاکٹرز نے مل کر آپریشن اسٹارٹ کیا۔

رباب کے سر کے پاس کٹ لگانے سے پہلے ارسلان کے ہاتھ ایک لمحے کو کانپے تھے لیکن پھر اُس نے خود پر قابو پا کر آپریشن اسٹارٹ کیا۔

ارسلان کے ساتھ مل کر نے دونوں ڈاکٹرز نے آپریشن کیا۔

ایک ڈاکٹر ہارٹ بیٹ کا خیال رکھے ہوئے تھا تو دوسرا آپریشن کے دوران رباب کے بہتے خون کی طرف نظر رکھے ہوئے تھا۔ تیسرا ڈاکٹر اُن ڈاکٹرز کو آپریشن میں کام آنے والے آلے پکڑا رہا تھا۔

- -

آمنہ خاتون اور ہمنا اسرار باہر بیٹھی رباب کے لیے دعائیں کرتی رہی۔

پورے 3 گھنٹے بعد ارسلان آپریشن تھیٹر سے باہر آیا اور اپنی نیلی ٹوپی جو آپریشن کے دوران ڈاکٹرز اپنے سر کو ڈھانپنے کے لیے پہنتے ہیں نکال کر آمنہ خاتون کی طرف بڑھا۔

"خالہ جانی۔۔۔آپریشن کامیاب رہا۔۔۔۔ہم نے رباب کو تو کچھ نہیں ہونے دیا لیکن رباب کی یادداشت واپس آئی ہے یہ نہیں اس بات کا پتہ رباب کے ہوش میں آنے کے بعد ہی چل پائیگا۔۔۔۔"

ارسلان نے اپنی آنکھوں سے چشمہ نکال کر آمنہ خاتون کو بتایا اور ہمنا اسرار کی طرف آیا۔

ہمنا اسرار نے اُس کے ماتھے پر پیار کیا۔

اسرار صاحب نے بھی اُس کی پیٹھ تھپکی۔

ارسلان آگے بڑھ گیا۔

رباب کو تھوڑی دیر بعد سٹریچر پر لیٹا کر آپریشن تھیٹر کے باہر لایا گیا اور اُسے کمرے میں شفٹ کر دیا گیا۔

ارسلان رباب کا ہاتھ تھامے اُس کے کمرے میں بیٹھا تھا۔

آمنہ خاتون، ہمنا اسرار اور اسرار صاحب پاس رکھے صوفے پر بیٹھے تھے۔

ہمنا اسرار اور آمنہ خاتون تو مسلسل دعائیں مانگ رہی تھیں۔

ارسلان تھوڑی دیر بیٹھا رہا پھر اٹھ کر دوسرے کمرے میں آگیا اور نماز کے لیے کھڑا ہو گیا۔

وہ نماز ادا کرنے کے بعد رباب کے لیے دعا کرتا رہا کہ اُس کی یادداشت لوٹ آئے اور وہ پہلے کی طرح ٹھیک ہو جائے۔

رباب کو ہوش آیا تو آمنہ خاتون اور رہمنا اسرار کو صوفے پر آنکھیں بند کچھ پڑھتے ہوئے بیٹھے دیکھا۔

اُس کی نظروں نے بے چینی سے ارسلان کو تلاش کیا تھا لیکن وہ کمرے میں موجود نہیں تھا۔

اُس کے ذہین کے پردے پر وہ ایکسیڈنٹ پوری طرح سے اجاگر ہو گیا۔

کس طرح سے ارسلان اُسے سیٹ بیلٹ لگانے کا کہہ رہا تھا، کیسے اُس نے ارسلان کی بات نہیں مانی تھی۔۔۔کیسے اُن کا اتنا بھیانک ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔

ایکسیڈنٹ کے بعد اُس کا سب کچھ بھول جانا۔۔۔ارسلان کا اُس کا خیال رکھنا۔۔۔ہر پل ہر گھڑی اُس کے ساتھ ہونا۔۔۔۔۔اُس کا کیچڑ میں جانا، مرچ والی چاکلیٹ کھا کر جلن سے بے حال ہونا۔۔۔ارسلان کا اُس کی پیٹھ سہلانا، شادی کے رات اسٹیج پر پٹاخوں کی آواز پر اُس کا چلانا، اُس کا پول میں گرنا، ارسلان کا اُسے بچانا۔۔۔سب کچھ اُس کے ذہین کے پردے پر کسی فلم کی طرح چلتا رہا

رباب ارسلان کے لیے بے چین ہوئی۔

ارسلان کمرے میں آیا۔

ارسلان نے رباب کی آنکھیں کھلی دیکھی تو جلدی سے اُس کے قریب آیا۔

"رباب۔۔۔۔"

ارسلان نے رباب کو پُکارا۔۔۔۔

رباب کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

"ارسلان۔۔۔۔۔"

رباب اٹھنے لگی لیکن ارسلان نے اُسے روک دیا۔

"کیسا لگ رہا ہے۔۔۔۔ تم ٹھیک ہونا؟ درد تو نہیں ہو رہا۔۔۔۔؟"

ارسلان نے اُسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

رباب کچھ نہیں بولی۔

ارسلان رباب کو دیکھتا رہا

آمنہ خاتون ہمنا اسرار اور اسرار صاحب بھی رباب کو ہوش میں آتا دیکھ اُس کی طرف آئے لیکن رباب صرف ارسلان کو دیکھتی رہی۔

رباب کی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے۔

"رباب۔۔۔۔کیا ہو رہا ہے؟ درد ہو رہا ہے؟ کیا ہو رہا ہے بتاؤ مجھے۔۔۔۔"

ارسلان رباب کے آنسو دیکھ کر تڑپ کر اُس سے سوال کرنے لگا۔

رباب نے کچھ نہیں کہا بس دھیرے سے آنکھیں بند کرلیں۔

ڈریپ رباب کرہاتھوں میں لگی ہوئی تھی۔

اُس پر غنودگی طاری ہونے لگی۔

آہستہ آہستہ وہ پھر سو گئی۔

ارسلان اُسے دیکھ کر بے چین ہو رہا تھا۔

اُس نے مجھ سے کوئی بات کیوں نہیں کی؟۔۔۔اُس کی آنکھوں میں آنسو کیوں تھے؟۔۔۔اگر اُسے تکلیف ہو رہی تھی تو اُس نے کچھ کہا کیوں نہیں۔۔۔؟

ایسے بہت سارے سوال تھے جو ارسلان کی بیچینی کا سبب بنے۔

"بیٹا۔۔۔اسے کیا ہوا؟ اس نے بات کیوں نہیں کی؟"

آمنہ خاتون ارسلان کا بازو پکڑ کر پوچھنے لگیں۔

ارسلان نے کچھ نہیں کہا بس اپنے آنکھوں نے چشمہ نکال کر اپنی آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کو صاف کیا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

رباب کی خاموشی اُسے اندر تک ڈرا گئی تھی۔

امریکن ڈاکٹرز سے اُس دِن کی ملاقات میں اُنہوں نے ارسلان کو ایک اور بات سے بھی آگاہ کیا تھا۔

For more visit (exponovels.com)

وہ بات یہ تھی کہ اس آپریشن کے بعد ہو سکتا رباب سب کچھ بھول جائے۔۔۔۔اُس کا ذہین بلکل کورے کاغذ کی طرح ہو جائے۔۔۔جیسے ایک نوزائیدہ بچّے کا ذہین ہوتا ہے۔

ارسلان کے دل میں اسے بات کا دھڑکا لگا تھا۔

"لیکن نہیں۔۔۔اُس نے مجھے ارسلان کہا تھا۔۔۔۔۔"

ارسلان کو یاد آیا جب وہ کمرے میں آیا تھا تو رباب نے اُسے ارسلان کہہ کر پکارا تھا ارسلان کو تھوڑا سکون ملا۔

وہ پھر سے رباب کے ہوش میں آنے کا اِنتظار کرتا رہا۔

دوسرے ڈاکٹرز بھی رباب کو دیکھنے آئے اور ارسلان کے ساتھ اُس کا چیک اپ کرتے ھوے چلے گئے۔

ارسلان کو رباب کے سوا کچھ یاد ہی نہیں تھا۔

وہ بس رباب کے پاس بیٹھا اُس کے بیدار ہونے کا انتظار کرتا رہا۔

رباب کو ہوش آیا تو باقی ڈاکٹرز پھر سے رباب کا چیک اپ کرنے آئے تھے۔

رباب نے آنکھیں کھولیں تو سامنے اتنے ساری ڈاکٹر دیکھ کر تھوڑا ڈر گئی۔

اُس نے سھمی ہوئی نظروں سے پاس کھڑے ارسلان کو دیکھا

ارسلان نے اُسے بیٹھنے میں مدد کی اور اُس کے پیچھے تکیے لگا تا اُسے نیم دراز کر کے ایک طرف ہونے لگا تو رباب نے ارسلان کا بازو زور سے پکڑلیا۔

ارسلان نے رباب کا ہاتھ اپنے بازو پر دیکھا اور پھر رباب کو جو اُسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"رباب۔۔۔۔ کچھ نہیں ہوگا۔۔۔۔ دیکھو۔۔۔میں ہوں تمہارے پاس۔۔۔۔"

ارسلان نے اُسے تسلی دی اور اُس کا ہاتھ آرام سے اپنے بازو سے ہٹا کر بیڈ پر رکھ دیا۔

ڈاکٹرز نے رباب کا چیک اپ کیا اور اُس سے سوال کرنے لگے۔

اُس نے کسی سوال کا جواب نہیں دیا۔

سارے ڈاکٹر ارسلان کو دیکھنے لگے۔

ارسلان نے اُنھیں دیکھا اور انکا اشارہ سمجھتے ہوئے رباب کا ہاتھ پکڑلیا۔

رباب ارسلان کو دیکھنے لگی۔

"رباب۔۔۔۔ کیا تمہیں سب یاد آگیا؟ کیا تمہیں ہم سب یاد ہیں؟"

ارسلان نے پاس کھڑی آمنہ خاتون، ہمنا اسرار اور اسرار صاحب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

رباب اُن سب کو دیکھنے لگی۔

رباب نے اب بھی کچھ نہیں کہا۔

بس خالی خالی نظروں سے اُن سب دیکھتی رہی۔

"رباب۔۔۔۔دیکھو۔۔۔۔کیا تم ہم سب کو جانتی ہو؟"

ارسلان کا دل ڈوبنے لگا۔

"آہ۔۔۔۔۔۔میرا سر۔۔۔۔۔"

رباب کے سر میں اچانک درد کی ٹیسیں اُبھرنے لگی۔

ارسلان نے رباب کا کندھا تھام کے اُسے بیڈ پر لیٹا دیا۔

نرس سے ارسلان کے اشارے پر اُسے انجکشن لگا دیا۔

رباب کچھ ہی لمحوں میں پرسکون ہو کر سو گئی۔

"ڈاکٹر ارسلان۔۔۔۔۔آپ ہمارے ساتھ آئیں۔۔۔۔"

ایک ڈاکٹر نے ارسلان کو اپنے ساتھ آنے کا کہا اور سارے ڈاکٹرز کے ساتھ باہر نکل گیا۔

ارسلان ایک نظر سوتی ہوئی رباب کو دیکھتا اُن کے پیچھے آیا۔

سارے ڈاکٹر ایک بڑے سے کمرے میں بیٹھے تھے جہاں شاید میٹنگ وغیرہ منعقد کی جاتی تھی۔

مانیٹر پر رباب کے آپریشن کے بعد کی ایم آئی آر رپورٹ روشن تھی۔

ایک ڈاکٹر سکرین کے پاس کھڑا تھا۔

کمرے کی لائٹ بند تھی صرف مانیٹر سے نکلنے والی روشنی سے کمرہ منوّر تھا۔

ارسلان کے آتے ہی سارے ڈاکٹر چیئر پر بیٹھ گئے۔

"جیسا کہ آپ لوگ جانتے ہیں کہ جو آپریشن آج ہم لوگوں نے کیا ہے اُس میں کامیابی کے چانسز 70 سے 80 فیصد تک تھے اور یہ رپورٹ دیکھ کر یہی کہا جاتا ہے کہ آج کے آپریشن کے بعد مسز رباب کو سب کچھ یاد آ جانا چاہیے تھا لیکن میڈیکل سائنس میں پہلے ہی اس بات پر شبہ واضح ہے کبھی کبھی آپریشن میں سب کچھ ٹھیک ہونے کے باوجود کچھ بلڈ کلوٹس دماغ کے ایسے حصے میں کہیں کسی جگہ چھُپ جاتے ہیں۔۔۔۔اور ابھی مسز رباب سے بات کر کے بھی مجھے ایسا ہی لگ رہا ہے۔۔۔۔ان رپورٹس (سکرین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) کے مطابق وہ بالکل ٹھیک ہیں لیکن اگر اُن کی یادداشت واپس نہیں آئی ہیں تو ہمیں اُن کے دماغ کے ان ان ان (سکرین پر 3 جگہ ہاتھ رکھتے ہوئے) جگہ کی ڈیٹیل رپورٹس نکلوانی ہوگی۔

اُس کے بعد ہم ایک اور آپریشن کے ذریعے یہ بلڈ کلٹوس نکال دینگے۔

پھر مسز رباب کی یادداشت پوری طرح واپس آ جائیگی۔"

سامنے کھڑے ڈاکٹر نے بات ختم کی تو سارے ڈاکٹرز کھڑے ہو گئے۔

کمرے کی لائٹ آن کر دی گئیں

ارسلان اُن سب کی باتوں کو سن کر ایک بار پھر پریشان ہو گیا۔

"مسٹر ارسلان۔۔۔۔آپ کی مسز کچھ دونوں میں ٹھیک ہو جائے پھر آپ یہ رپورٹس نکلوا لیں۔ ہم لوگ کل امریکہ واپس جا رہے ہیں۔

آپ کو اب اُنھیں وہاں لے کر آنا پڑے گا اگلے آپریشن کے لیے۔"

ایک ڈاکٹر نے آگے بڑھ کر ارسلان میں کندھے پر ہاتھ رکھ کر بتایا تو ارسلان نے اُن سے اور باقی سب سے مصافحہ کیا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

ارسلان نے اپنی آنکھوں سے چشمہ نکال کر اپنی آنکھیں صاف کی اور گہری سانس لے کر چشمہ آنکھوں پر لگا تا رباب کے کمرے میں آگیا

"بیٹا کیا کہا ڈاکٹرز نے۔۔۔۔رباب ٹھیک تو ہو جائیگی نا۔۔۔"

آمنہ خاتون ارسلان کے کمرے میں آتے ہی اُس کی طرف بڑھیں۔

"خالہ جانی ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔۔۔۔رباب کو ہوش میں آ جانے دیں۔۔۔۔شاید ہمیں رباب کا ایک اور آپریشن کرنا پڑے۔۔۔"

ارسلان تھکے تھکے لحظے میں بولا۔

"ارسلان۔۔۔۔۔تم ہمت نہیں ہارنا بیٹا۔۔۔۔سب ٹھیک ہو جائیگا۔۔۔"

اسرار صاحب ارسلان کے لحظے کی تھکن کو محسوس کرتے ہوئے بولے تو اُن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

رباب اب بھی دواؤں کے زیرِ اثر سو رہی تھی۔

ارسلان نے سب کو گھر بھیج دیا۔

آمنہ خاتون جانا نہیں چاہتی تھی لیکن ارسلان نے اُن کی ایک نہیں سنی اور اُنھیں گھر بھیج دیا۔

"اب کیسا لگ رہا ہے۔۔۔؟"

رباب کو ہوش آیا تو ارسلان نے اُس سے اُس کی طبیعت کے علاوہ کوئی بات نہیں پوچھی۔

وہ رباب کو پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔

رباب نے اٹھنا چاہا تو ارسلان نے اُس کی اٹھنے میں مدد کی اور اُس کی پیٹھ کے پیچھے تکیے لگا کر اُسے بیڈ پر نیم دراز کر دیا۔

رباب ارسلان کو دیکھتی رہی۔

"کوئی کسی سے اتنی محبت بھی کر سکتا ہے جتنی ارسلان کرتے ہیں مجھ سے۔۔۔۔؟"

رباب دل ہی دل میں سوچتی ارسلان کو دیکھے گئی۔

ارسلان اُس کی نظروں کے مفہوم کو سمجھنے سے قاصر تھا۔

"رباب تم۔۔۔۔تم کچھ بولتی کیوں نہیں؟ کچھ بولو۔۔۔بات کرو۔۔۔دیکھو میں تمہارا ارسلان ہوں۔۔۔۔مجھے پہچانتی ہو نا؟"

ارسلان ایک بار پھر بے چین ہو کر اُس سے یہ جاننے کی کوشش کرنے لگا کہ اُسے وہ تو یاد ہے۔۔۔۔

"ارسلان۔۔۔۔۔"

رباب نے بھیگی آواز میں ارسلان کا نام لیا۔

دو آنسو ٹوٹ کے اُس کے رخسار بھگو گئے۔

"میں تمہیں یاد ہوں؟ میں یاد ہوں تمہیں رباب۔۔۔۔"

ارسلان بے یقینی سے رباب کے پاس بیٹھ کر اُس کا ہاتھ تھام چکا تھا۔

رباب نے بنا کچھ کہے اُس کے سینے پر سر رکھ دیا

ارسلان نے اپنے ہاتھوں کا گھیرا بناتے اُسے اپنی باہوں میں بھر لیا۔

"رباب۔۔۔تم ٹھیک ہو گئیں۔۔۔۔۔یا اللہ۔۔۔۔تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے۔۔۔۔"

ارسلان رباب کو باہوں میں لیے بولا۔

رباب مسکرا دی۔

"بہت تڑپایا ہے تم نے۔۔۔۔۔اب گن گن کر بدلے لوں گا۔۔۔۔"

ارسلان نے مسکراتے ہوئے رباب کو چھیڑنا چاہا۔

"ہائے اللہ۔۔۔۔یہ تو بدلے لینے پر آ گئے۔۔۔۔"

رباب نے دل میں سوچا۔

ارسلان نے دھیرے سے رباب کو خود سے الگ کیا۔

"رباب۔۔۔۔"

ارسلان نے اپنی آنکھوں سے چشمہ نکالا اور اُسے ایک طرف رکھ کر اپنی آنکھیں صاف کر کے رباب کو پُکارا۔

"مجھے چاکلیٹ کھانی ہے۔۔۔۔"

رباب نے ارسلان کو دیکھتے ہوئے آنکھیں گول گھوما کر کہا۔

"چاکلیٹ؟"

ارسلان نے بھنویں سیکوڑ کر رباب کو دیکھا۔

"ہاں چاکلیٹ۔۔۔آپ لاتے ہیں نا۔۔۔وہ جو ایسے لمبی لمبائی ہوتی ہے۔۔۔چاکلیٹ کلر کی۔۔۔۔۔۔اُس کو ایسے کھاتے ہیں تو ایسے منہ میں گھل جاتی ہے۔۔۔۔"

رباب نے کسی بچے کی طرح منہ کو ایسے گھمایا جیسے وہ سچ میں چاکلیٹ کھا کر اُس کا مزا لے رہی ہو۔۔۔

"رباب تم۔۔۔۔تم۔۔۔۔"

ارسلان حیران پریشان سا اپنی آنکھوں پر چشمہ لگا تا رباب کو دیکھنے لگا۔

"آپ لاؤ گے نا۔۔۔"

رباب نے کسی معصوم بچے کی طرح سوال کیا تو ارسلان گڑبڑا گیا۔

"ہاں۔۔ہاں میں لا دوں گا۔۔۔۔"

ارسلان نے کہا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

کمرے سے باہر آکر ارسلان نے ایک بار پھر اپنی آنکھوں سے چشمہ نکال دیا کیوں کہ اُس کی آنکھوں سے آنسوؤں تواتر سے بہنے لگے تھے۔

اُسے یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا کہ رباب کی یادداشت واپس نہیں لوٹی۔

وہ چلتا ہوا نماز والے کمرے میں آیا اور نماز ادا کرنے لگا۔

نماز ادا کرنے کی بعد اُس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو رباب کا سراپا اُس کی نگاہ کے سامنے آگیا۔

ایک بار پھر وہ رو پڑا۔۔۔۔زاروقطار۔۔۔۔۔

روتے ہوئے وہ کافی دیر تک رباب کے لیے دعا کرتا رہا۔

دعا کرنے کے بعد وہ رباب کے کمرے کے طرف آ رہا تھا تب ہی اُس کے کانوں میں رباب کے ہوش میں آنے کے بعد کے الفاظ گونجے۔

وہ بچپن میں اور اُس ایکسڈنٹ کے بعد اُسے "اسلان" کہہ کر پکارتی تھی جب کہ آج کے آپریشن کے بعد اُس نے اُسے "ارسلان" کہہ کر پکارا تھا

"اس کا مطلب رباب کو سب یاد آگیا ہے۔۔۔یا میرے خدایا۔۔۔۔"

ارسلان نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے خود کلامی کی۔

"لیکن اگر اُسے سب یاد آگیا تو اُس نے مجھ سے ایسے کیوں بات کی؟"

ارسلان کی سوچوں کی گرہ کھولنے کی بجائے اُلجھتی ہی جا رہی تھی۔

وہ چلتا ہوا رباب کے کمرے میں آیا تو دیکھا وہ بیڈ پر نیم دراز بیٹھی ہے۔

ارسلان شک بھری نظروں سے اُسے دیکھتا اُس کے قریب آگیا۔

"آپ کہاں چلے گئے تھے؟"

رباب نے ارسلان کو اپنے کمرے میں آتا دیکھ کر پوچھا۔

"میں نماز ادا کرنے گیا تھا۔۔۔۔اللہ نے آپ کو بالکل ٹھیک کر دیا ہے۔۔۔۔اللہ کا شکر تو ادا کرنا پڑیگا نا۔۔۔۔"

ارسلان رباب کے پاس رباب کے بیڈ پر بیٹھ گیا۔

"ہاں۔۔۔۔میں بھی نماز ادا کروں گی۔۔۔۔اللہ نے مجھے آپ جیسا دوست جو دیا ہے۔۔۔۔"

رباب نے جانتے ہوئے شوہر لفظ کا استعمال نہیں کیا

"صرف دوست۔۔۔۔؟"

ارسلان کے دماغ میں شک کا کیڑا کلبلیا۔

"آپ میرے دوست ہو۔۔۔پارٹنر بھی تو ہو۔۔۔"

رباب نے لائف پارٹنر کہنے سے اجتناب کیا

"ہاں۔۔۔وہ تو ہوں۔۔۔۔زندگی بھر کے لیے تمہارا پارٹنر۔۔۔۔"

ارسلان نے اس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر کہا تو رباب مسکرادی۔

ارسلان بھی مسکراتے ہوئے اُسے دیکھنے لگا۔

ارسلان کا شک اُسے شک نہیں لگا۔اُسے یقین تھا کہ رباب کو سب کچھ یاد آگیا ہے۔

ارسلان نے رباب کو دوائیاں دی اور انجکشن لگا دیا کیوں کہ پچھلے انجکشن میں دیے گئے پین کیلر کا اثراب دھیرے دھیرے ختم ہونے کو تھا۔ رباب کے سر میں درد شروع ہونے سے پہلے ہی اُس نے اُسے دوسرا پین کلر کا انجکشن دے دیا۔

رباب تھوڑی دیر میں سو گئی۔

ارسلان اُس کے پاس بیٹھا رہا۔

کافی دیر وہ یوں ہی بیٹھا رہا پھر اٹھ کر پاس رکھے صوفے پر لیٹ گیا۔

وہ آج کافی زیادہ تھک چکا تھا۔ اُسے لیٹتے ہی نیند آ گئی

رات کا نجانے کون سا پہر تھا جب رباب کی آنکھ کھلی۔

اُس نے سامنے دیکھا۔ صوفے پر ارسلان لیٹا تھا۔

اُس کی بھاری سانس اُس کی گہری نیند میں ہونے کی گواہی دے رہیں تھی۔

رباب دھیرے سے بیڈ سے اٹھی اور ارسلان کے پاس آ گئی۔

ارسلان ایک ہاتھ اپنے آنکھوں پر رکھے اور دوسرا ہاتھ اپنے پیٹ پر رکھے سو رہا تھا۔

رباب نے ارسلان کا پیٹ پر رکھا ہوا ہاتھ پکڑ کر اُس پر اپنے لب رکھ دیئے

ارسلان نے اپنے ہاتھوں پر کسی کا لمس محسوس کرتے آنکھیں کھول دی۔ بازو اُس نے آنکھوں سے نہیں ہٹایا۔ بازو کے نیچے سے وہ رباب کو دیکھ رہا تھا۔

رباب اس بات سے انجان کہ ارسلان اُس کے لمس پر بیدار ہو چکا ہے اُس کے ہاتھ کو پکڑے اُسے عقیدت سے چومتی جا رہی تھی۔

"آئی لو یو ارسلان۔۔۔ آئی لو یو سو مچ۔۔۔"

رباب ارسلان کو دیکھتے ہوئے بولی اور اپنے گال پر بہہ رہے آنسوؤں کو صاف کرتی اپنے بیڈ پر آکر سو گئی۔

ارسلان نے رباب کو سوتا دیکھا تو اپنے چہرے سے بازو ہٹا کر مسکراتے ہوئے رباب کو دیکھا اور زیرِ لب بڑبڑایا۔

"آئی لو یو ٹو مائی لائف۔۔۔"

دوسری صبح ہمنا اسرار اور آمنہ خاتون اسرار صاحب کے ساتھ ہسپتال آئے۔

ارسلان نے اُنھیں بتایا کہ رباب کو ابھی کچھ یاد نہیں آیا ہے اور اُسے رباب کو کچھ دنوں بعد امریکہ لے جانا ہوگا۔

دراصل وہ رباب کے ٹھیک ہوتے ہی اُسے ہنیمون پر لے جانا چاہتا تھا۔

رات والے واقع سے اُسے یہ تو پتہ چل ہی گیا تھا کہ رباب کو سب کچھ یاد آگیا ہے لیکن وہ یہ جاننے سے قاصر تھا کہ رباب نے بتایا کیوں نہیں کہ اُسے سب یاد آگیا ہے۔۔۔بلکہ اب وہ ایسے کیوں برتاؤ کر رہی ہے کہ جیسے اُسے کچھ یاد ہی نا آیا ہو۔۔۔؟

ارسلان کی بات سن کر جہاں آمنہ خاتون رونے لگیں وہی ارسلان بیٹھا اُنھیں تسلیاں دیتا رہا جس میں وہ کافی حد تک کامیاب بھی ہو چکا تھا۔

ارسلان دراصل خود رباب کے منہ سے سننا چاہتا تھا کہ وہ اب بھی بچی ہونے کا ڈرامہ کیوں کر رہی ہے۔۔۔اور امریکہ میں ہنیمون وہ رباب کو سرپرائز دینا چاہتا تھا۔

اگر وہ گھر میں سب کو بتا دیتا تو کسی نا کسی نے اُسے بتا دینا تھا جو وہ ہونے دینا نہیں چاہتا تھا

۔

رباب سب سے نورمل انداز میں مل رہی تھی۔

ہمنا اسرار نے بڑھ کر اُسے پیار کیا۔

اسرار صاحب نے اُس کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرا تھا۔

آمنہ خاتون اسے گلے لگائے کافی دیر تک روتی رہیں تھی لیکن ارسلان کے سمجھانے پر کہ "اُن کا اس طرح سے رونا رباب کی صحت پر برا اثر ڈال سکتا ہے" وہ چپ ہوئی تھیں۔

رباب کو 10 دِن تک ہسپتال میں رکھا گیا۔

ارسلان نے کسی بچے کی طرح رباب کا خیال رکھا تھا۔

رباب کے سر کے ٹانکیں کھول گئے تھے۔

اب صرف ایک لائن کی پٹی اُس کے سر پر موجود تھی۔

ارسلان رباب کو گھر لے آیا

اب وہ قدرے مطمئن تھا۔ وہ رباب کو ہمہ وقت اپنے پاس رکھتا تھا

رباب ارسلان کی ہر طرح سے مشکور تھی۔

جیسے وہ اُس کا خیال رکھتا تھا، جیسے اُس نے آمنہ خاتون کو سمجھایا تھا۔۔۔ سب کچھ دیکھ کر رباب کے دل میں ارسلان کر لیے عزت میں کئی گنا اضافہ ہو گیا تھا۔

محبت تو وہ پہلے ہی بہت کرتی تھی ارسلان سے اب اُس کی محبت جنو نیت کی حدوں کو چھونے لگی تھی۔

اگر ارسلان اُس سے اتنی محبت کر سکتا تھا تو وہ کیوں نہیں۔

ارسلان رباب کو گھر لا کر کچھ کام کا کہتا باہر چلا گیا تھا۔

رباب گھر میں اکیلے بور ہو رہی تھی۔

ارسلان اپنے ایک دوست جو ٹرویل ایجنٹ تھا اُس کے پاس بیٹھا اپنے ہنیمون کی پلاننگ کر رہا تھا۔

وہ سارے کام نپٹا کر گھر آیا تو دیکھا سب شام کی چائے پی رہے ہیں۔

وہ چلتا ہوا اُن کے قریب آیا۔

سب کے ساتھ رباب بھی بیٹھی چائے پی رہی تھی۔

"السلام و علیکم۔۔۔۔"

وہ باآوازِ بلند سلام کرتا رباب کے پاس صوفے پر بیٹھ گیا۔

رباب نے غیر معمولی انداز میں اُن دونوں کے بیچ فاصلہ قائم کیا۔

ارسلان اُس کے انداز پر مسکرا دیا۔

رباب ہمنا اسرار اور اسرار صاحب کے سامنے ارسلان سے دوری بنا رہی تھی جبکہ یادداشت جانے کے بعد کبھی وہ ایسا نہیں کرتی تھی۔

اکثر وہ آکر سب کے سامنے ارسلان کی گود میں بیٹھ جایا کرتی تھی۔۔۔ جیسے بچپن میں بیٹھتی تھی۔

ارسلان نے اُس کے ہاتھ سے کپ چھین لیا۔

ایسا کرتے اُس کے ہونٹوں پر ایک مسکراہٹ اپنی جھلک دیکھا کر معدوم ہو گئی۔

ارسلان اُس کے کپ سے چائے پینے لگا۔

رباب نے سوالیہ نظروں سے ارسلان کو دیکھا۔

"چھوٹے بچے چائے نہیں پیتے بلکہ دودھ پیتے ہیں۔۔۔۔"

ارسلان نے اپنی مسکراہٹ چھُپانے کے لیے کپ کو لبوں سے لگا لیا۔

"لیکن میں۔۔۔۔"۔

رباب کچھ کہتے کہتے رکی۔

"تم کیا۔۔۔؟"

ارسلان نے اُسے دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔میں دودھ پی لوں گی۔۔۔"

رباب نے منہ نیچے کر کے کہا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔"

ارسلان نے مسکراتے ہوئے کہا اور چائے کا آخری گھونٹ بھر کر کپ کو ٹیبل پر رکھ دیا۔

رباب اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔

"ابّو۔۔۔۔میں اور رباب اگلے ہفتے امریکہ کے لیے نکلیں گے۔"

ارسلان نے اپنے جانے کے بارے میں بتانا چاہا۔

"لیکن بیٹا تم وہاں اکیلے رباب کو کیسے سنبھالو گے۔۔۔۔"

اسرار صاحب نے کہا تو ارسلان مسکرا دیا۔

"میں سنبھال لوں گا ابّو۔۔۔"

ارسلان نے مسکرا کر کہا تو اسرار صاحب بھی مسکرا دیئے۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ جیسے تم ٹھیک سمجھو۔۔۔۔ لیکن اُس آپریشن کے بعد رباب ٹھیک تو ہو جائیگی نا؟"

اسرار صاحب نے فکرمندی سے پوچھا۔

"ہاں ابّو۔۔۔۔۔ اللہ کی ذات بہت رحیم ہے۔۔۔ بہت کریم ہے۔۔۔۔ اُس کا کرم ہی تو ہے کہ رباب کے بالکل ٹھیک ہونے کے چانسز اتنے زیادہ ہیں۔ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں رباب کو ٹھیک کر کے رہوں گا۔۔۔۔"

ارسلان نے اسرار صاحب، ہمنا اسرار اور آمنہ خاتون کو دیکھتے ہوئے کہا تو سب مسکرا دیئے۔

آمنہ خاتون کے آنکھوں میں تشکّر کے موتی چمکنے لگے

ارسلان کمرے میں آیا تو رباب بیڈ پر بیٹھی کوئی مووی دیکھ رہی تھی۔

ارسلان کو کمرے میں آتا دیکھ اُس میں ریموٹ سے ٹیلیویژن بند کر دیا۔

ارسلان چلتا ہے الماری تک گیا اور اپنے کپڑے لے کر چینج کرنے چلا گیا۔

ارسلان چینج کر کے آیا اور مغرب کی نماز ادا کرنے لگا۔

رباب نے ارسلان کے آنے سے پہلے ہی نماز ادا کی تھی۔

وہ ارسلان کے غیر موجودگی میں ہی نماز ادا کیا کرتی تھی تا کہ ارسلان کو پتہ نا چل سکے کہ وہ بالکل ٹھیک ہے۔

ارسلان نے نماز ادا کی اور بالکونی میں آ کر فون پر کسی سے بات کرنے لگا۔

تھوڑی دیر میں عشاء کا وقت ہو چلا تو اُس نے وہیں عشاء کی نماز ادا کی اور رباب کے ساتھ نیچے آ گیا۔

دونوں نے کھانا کھایا اور کمرے میں آ گئے

"آج کوئی مووی دیکھیں؟"

ارسلان نے رباب سے پوچھا تو اُس نے ہاں کہہ دیا۔

ارسلان نے جان کر ایک انگلش مووی لگا دی۔

اُس میں کچھ کچھ دیر میں کوئی ایسی نازیبا کلمات یہ سین آ جاتے جنھیں دیکھتے ہوئے رباب گردن نیچے کر لیتی لیکن ارسلان دیکھتا رہتا۔

رباب ارسلان کو دیکھ رہی تھی جو مزے سے مووی دیکھ رہا تھا۔

"واؤ۔۔۔۔"

ارسلان نے واؤ کہا تو رباب نے ٹیلیویژن سکرین پر دیکھا جہاں ایک لڑکی مینی اسکرٹ پہننے یہاں وہاں آجا رہی تھی۔

رباب کی آنکھوں میں غصّہ بھرنے لگا۔

اُس نے ارسلان کے ہاتھ سے رپورٹ جھپٹا اور ٹیلیوژن بند کر دیا۔

"رباب۔۔۔یہ کیا کیا؟ کتنی اچھی مووی چل رہی تھی۔۔۔اور وہ لڑکی۔۔۔اُس کا فگر۔۔۔افف۔۔۔۔"

ارسلان نے آنکھیں چھوٹی بڑی کر کے کہا تو رباب کا غصّہ ساتویں آسمان پر پہنچ گیا لیکن وہ چپ رہی۔

ارسلان نے رباب کے ہاتھ ریموٹ لے کر ایک بار پھر ٹیلیویژن آن کر دیا۔

ارسلان کا اس طرح کی مووی لگانے کے پیچھے کا مقصد صرف اور صرف رباب کا ریکشن دیکھنا تھا۔ اور وہ اُس میں کامیاب بھی ہو گیا تھا۔

اُس مینی اسکرٹ والی لڑکی کی تعریف کرنا بھی رباب کو پریشان کرنے کا حصہ تھا۔

رباب کا غصّہ ہونا ارسلان کو بہت مزا دے رہا تھا۔

ٹیلیویژن پر اب کسینگ سین چلنے لگا۔ ارسلان بغور ٹیلیویژن میں دیکھتا ہوا خوش ہو رہا تھا۔

رباب نے ٹیلیویژن سکرین پر دیکھا اور جو منظر اُس کے سامنے تھا اُسے دیکھتے ہوئے اُس نے جلدی سے نظریں جھکا لیں۔

ارسلان نے رباب کو نظریں جھکاتا دیکھ لیا تھا۔

ایک انچاہی سی خوشی اُس کے اندر تک بھرنے لگی۔

ارسلان نے رباب کو دیکھا جو نظریں جھکائے بیٹھی تھی۔

ارسلان نے جھک کر رباب کے ماتھے پر اپنے لب رکھ دیئے۔

"ڈونٹ وری۔۔۔ تمہاری اجازت کے بنا تمہیں چھونے کی کوشش نہیں کروں گا۔۔۔۔"

ارسلان نے رباب کا ہاتھ پکڑ کر کہا تو رباب ارسلان کو دیکھنے لگی۔

ارسلان نے ٹیلیویژن بند کیا اور اپنا تکیہ درست کرنے لگا۔

رباب بیٹھی ارسلان کو دیکھے گئی۔

ارسلان بیڈ پر لیٹ گیا اور رباب کو پاس بلایا۔

رباب ارسلان کے سینے سے لگ کر سونے کی کوشش کرنے لگی۔

رات کے کسی پہر رباب کی آنکھ پیاس کی شدت سے کھلی۔ اُس نے اٹھ کر جگ سے پانی گلاس میں منتقل کیا اور گھونٹ گھونٹ بھرنے لگی۔

اُس نے پانی پی کر گلاس ٹیبل پر رکھا اور سونے کے لیے لیٹ گئی۔

ارسلان اپنا بایاں بازو پھیلائے سو رہا تھا جہاں کچھ دیر پہلے تک رباب سو رہی تھی۔

رباب پھر سے اُس کے بازو پر سر رکھ کر سونے کے لیے لیٹنے لگی کہ اُس کی نظر ارسلان کے ہونٹوں پر ٹھہر گئی۔

اُسے ارسلان کا مووی میں کیسنگ سین دیکھنا یاد آگیا۔

"بہت تڑپایا ہے نا آپ کو؟"

رباب ارسلان کے سینے پر اپنے ہاتھ کی مُٹھی رکھے اُس پر تھوڑی ٹکائے اُس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے مخاطب ہوئی اور مسکراتے ہوئے اُس کے لبوں پر جھک کر اپنے لبوں سے اُس کی پیاس بجھانے لگی۔

ارسلان نے رباب کے لبوں کا لمس اپنے لبوں پر محسوس کرتے ہوئے اُسے کمر سے پکڑ کر اپنے قریب کیا اور اپنے اتنے دِنوں کی پیاس اُس کے لبوں کو اپنے لبوں کی قید میں لیتا بجھانے لگا۔

رباب ارسلان کے جاگ جانے پراُس سے الگ ہونے کی کوشش کرنے لگی لیکن اُس کی ساری کوشش رائیگاں چلی گئی کیوں کہ ارسلان پوری طرح اُسے اپنے حصار میں لے چکا تھا۔

رباب کے فرار کے سارے راستے بند ہو چکے تھے۔

ارسلان کافی دیر تک اپنی تشنگی مٹاتا رہا۔

کچھ دیر بعد ارسلان رباب کے لبوں سے ہٹ کر اُس کے کان کے قریب چہرہ کرتے ہوئے بولا۔

"تھینکس فور دیس لولی گفٹ۔۔۔۔"

ارسلان نے کہا اور اُس کا سر اپنے سینے پر رکھتا اُسے اپنے حصار میں لیے سو گیا۔

رباب مسکراتے ہوئے اُس کے سینے سے لگی سونے کی کوشش کرنے لگی۔

صبح ارسلان کو آنکھ کھلی تو رباب کمرے میں نظر نہیں آئی۔

ارسلان فریش ہو کر مسجد چلا گیا۔

وہ نماز ادا کر کے جاگنگ کرتا گھر لوٹ کر آیا تب بھی ہمنا اسرار اور آمنہ خاتون ناشتہ ٹیبل پر لگا رہیں تھی۔ رباب اب بھی اُسے کہیں نظر نہیں آئی۔

ارسلان اپنے کمرے میں آکر فریش ہونے لگا۔

وہ یہاں بھی نہیں تھی۔

ارسلان فریش ہو کر تیار ہونے لگا۔

ہسپتال میں اُس کے کسی مریض کا کیس ڈسکس کرنے کے لیے اُس کے سینئر ڈاکٹر نے اُسے بلوایا تھا ورنہ ایکسڈنٹ کے بعد وہ رباب کے آس پاس رہتے ہسپتال جا ہی نہیں پا رہا تھا۔ اُس نے استعفیٰ دینا چاہا تو ہسپتال کے سب سے سینئر ڈاکٹر جو کہ اُس ہسپتال کے مالک بھی تھے اُنہوں نے اُسے ایسا کرنے اسے روک دیا تھا کیوں کہ اُنہوں نے خود بھی رباب کی حالت دیکھ رکھی تھی۔ اور وہ ارسلان جیسے قابل ڈاکٹر کے اپنے ہسپتال سے جانے دینا نہیں چاہتے تھے۔

ارسلان کو 3 مہینے کے لیو دے دی گئی تھی۔

اُس کی چھوٹیاں ختم ہونے میں ابھی کچھ دِن رہتے تھے. جس میں وہ رباب کے ساتھ امریکہ جا کر آسکتا تھا۔

ارسلان ڈائننگ ہال میں آیا تب بھی رباب اُسے کہیں نظر نہیں آئی۔

"رباب کہاں ہے؟"

ارسلان نے ڈائننگ ہال میں آکر آمنہ خاتون اور ہمنا اسرار سے پوچھا۔

"برخوردار یہیں کہیں ہوگی۔۔۔۔آپ اتنے بیچین تو نا ہوں۔۔۔۔"

اسرار صاحب نے مسکراتے ہوئے ارسلان کو دیکھا تو ارسلان بھی مسکرا دیا۔

"نہیں۔۔۔۔وہ بس کب سے نظر نہیں آئی اس لیے۔۔۔"

ارسلان نے جھینپ کر کہا تک سب مسکرا دیئے۔

"ویسے آپ لوگوں نے ایک بات نوٹ کی ہے؟ رباب جس طرح پہلے ارسلان کے آگے پیچھے گھومتی رہتی تھی اب وہ ایسے نہیں کرتی بلکہ وہ پہلے کی طرح سب کے ساتھ رہتی ہے۔۔۔۔بالکل نورمل انداز میں بات چیت کرتی ہے۔۔۔۔۔"

اسرار صاحب نے کہا تو ارسلان کے گلے میں گلٹی ڈوب کے اُبھری۔

اُس نے کچھ نہیں کہا۔

ارسلان ناشتہ کرکے ہسپتال چلا گیا۔

ہسپتال میں بھی اُس کا دھیان رباب میں ہی لگا رہا۔

رباب کل کی اپنی بے اختیاری کی وجہ سے صبح سے ارسلان سے چھپتی پھر رہی تھی۔

اُسے ارسلان سے ایک الگ سی شرم آرہی تھی حالانکہ ارسلان پہلے بھی بہت بار

۔۔۔۔ لیکن کل شاید اُس نے خود سے ارسلان کے قریب ہونے کی کوشش کی تھی اُس

لیے اُسے شرم آرہی تھی۔

ارسلان جب تک گھر رہا وہ پُول کے پاس بیٹھی رہی۔

ارسلان کے گھر سے جانے کے بعد وہ گھر میں آئی تھی۔

ارسلان شام کو واپس آیا تو رباب کمرے میں بیٹھی ارسلان کے بارے میں سوچ رہی تھی۔

وہ اپنی سوچ میں اِس قدر گم تھی کہ اُسے ارسلان

کے آنے کا پتہ ہی نہیں چلا۔

اب رنج سے خوشی سے بہاروں خزاں سے کیا

محوِ خیال یار ہے، ہم کو جہاں سے کیا

ارسلان مسکراتا ہوا کمرے کا دروازہ بند کر کے رباب کی طرف آیا۔

وہ بالکل رباب کے سامنے بیٹھ گیا۔ اور اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام لیا۔

رباب جو ارسلان کے خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی اُس نے سامنے بیٹھے ارسلان کو اپنا خیال ہی سمجھا اور مسکراتے ہوئے اُس کے گال پر ہاتھ رکھ دیا۔

ارسلان نے اُس کے گال پر رکھے ہاتھ کو اپنے لبوں سے چھو لیا۔

"ارسلان۔۔۔۔"

رباب ارسلان کے لمس کو محسوس کرتے ایک جھٹکے سے بیڈ سے اٹھی۔

ارسلان بھی ساتھ کھڑا ہو گیا۔

رباب نے نظریں جھکا لیں۔

ارسلان مسکرایا۔

"تو کیا کیا میرے بے بی نے سارا دن؟"

ارسلان نے رباب کے جھکے سر کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

رباب نے ارسلان کے طرزِ تخاطب پر نظریں اٹھا کر اُسے دیکھا۔

ارسلان اب بھی مسکرا رہا تھا۔

رباب کنفیوژ ہو گئی کہ اُسے اُس کے ٹھیک ہونے کا پتا چل گیا ہے یہ نہیں۔۔

ارسلان صبح سے رباب کے اُس سے چھپنے اور ابھی اُسے سامنے دیکھ کر گھبرانے سے اندازہ لگا چکا تھا کہ رباب کل کی اُس کی بے اختیاری کی وجہ سے شرما رہی ہے۔

وہ رباب کو انکمفرٹیبل نہیں کرنا چاہتا تھا اس لیے اُس نے رباب کو بچے کی طرح مخاطب کیا

"کیا ہوا؟ بھوک لگی ہے میرے بے بی کو؟"

ارسلان نے رباب کے گال پکڑتے ہوئے پوچھا۔

رباب اب بھی کچھ نہیں بولی۔

"کیا ہوا میری ڈول کو؟ بولتی کیوں نہیں؟ خالہ جانی نے ڈانٹا ہے میری ڈول کو؟"

ارسلان اُس کی خاموشی سے پریشان ہوتا اُسے بولنے پر اکسا رہا تھا۔

"نہ۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔"

رباب نے آہستہ سے کہا۔

"ہمم۔۔۔۔ پھر میری ڈول کا موڈ کیوں آف ہے؟"

ارسلان اُسے بچوں کی طرح ٹریٹ کر رہا تھا۔

رباب کو اب لگنے لگا کہ ارسلان سچ میں نہیں جان پایا کہ وہ ٹھیک ہے۔

"مجھے نا چاکلیٹ کھانی ہے۔۔۔۔"

رباب نے کہا تو ارسلان مسکرا دیا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔آپ فریش ہو جاؤ۔۔۔۔ہم ڈنر کر لیتے ہیں پھر چلتے ہیں۔۔۔۔"

ارسلان نے کہا تو رباب کو وہ رات یاد آگئی جب وہ دونوں ڈنر کے بعد آئس کریم کھانے گئے تھے اور فلاور شاپ پر ارسلان پر حملا ہوا تھا۔

اُس کے چہرے پر پریشانی پھیل گئی۔

"کیا ہوا رباب۔۔۔؟"

ارسلان نے رباب کے چہرے پر پریشانی دیکھی تو اُس کے قریب آکر پوچھنے لگا۔

"نہ۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔ہم کہیں نہیں جائینگے۔۔۔مجھے۔۔۔۔مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔۔"

رباب ارسلان کر سینے سے لگ کر کانپتی ہوئی آواز میں بولی۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ہم نہیں جاتے کہیں۔۔۔تم پریشان تو نا ہو۔۔۔ریلیکس کرو۔۔۔۔"

ارسلان اُس کی پیٹھ سہلانے لگا۔

کچھ دیر تک وہ رباب کو سمجھتا رہا پھر اُسے لے کر نیچے آگیا

For more visit (exponovels.com)

اُس کا کھانا کھانے کا دل نہیں چاہ رہا تھا لیکن ارسلان نے زبردستی اُسے تھوڑا کھانا کھیلا دیا اور اُس کی دوائیاں دے کر سلا دیا

خود وہ کافی دیر تک جاگتا رہا۔

رباب کا گھبرانا اُس کے لیے باعث فکر تھا۔

ارسلان نے بنا رباب کو بتائے اپنے اور اُس کے لیے شاپنگ کی اور رات کو رباب کے سونے کے بعد ساری پیکنگ کرتا رہا۔

کل صبح اُن کو نکلنا تھا

ارسلان نے سوچا اب رباب کو بتا دینا چاہیے۔

ڈنر کے بعد جب رباب سونے کے لیے لیٹنے لگی تو ارسلان نے اُس کا بازو پکڑ کر اُسے روک دیا

"مجھے کچھ بات کرنی ہے۔"

ارسلان نے رباب کو دیکھا جو سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھ رہی تھی۔

"جی۔۔۔"

رباب نے ارسلان کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"رباب کل ہم امریکہ جا رہے ہیں۔۔۔۔۔کس لیے یہ میں تمہیں وہاں جا کر ہی بتاؤں گا۔۔۔۔"

ارسلان نے کہا تو رباب مسکرا دی۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔لیکن پیکنگ کرنی ہوگی نا۔۔۔آپ پہلے بتاتے۔۔۔۔۔"

رباب نے کہا تو ارسلان نے آنکھیں چھوٹی کر کے رباب کو دیکھا

"وہ میں امی کو کہتی نا کہ ہماری پیکنگ کر دیں۔۔۔آپ کو اور مجھے کپڑے وغیرہ لے جانے ہوں گے نا۔۔۔میں نے ٹیلیویژن میں دیکھا ہے۔۔۔۔جب کوئی باہر جاتا ہے تو اُس کے پاس بڑا (دونوں ہاتھوں کو پھیلا کر) سا سوٹ کیس ہوتا ہے۔۔۔"

رباب نے ارسلان کو اپنی طرف دیکھتا پا کر اُسے سمجھانے لگی۔

جیسے بچّے سمجھاتے ہیں۔

"ہمم۔۔۔۔صحیح کہا۔۔۔۔لیکن میں نے پیکنگ کر لی ہے۔۔۔تم فکر نہیں کرو۔۔۔۔چلو اب سو جاؤ۔۔۔۔کل جلدی اٹھنا ہے۔۔۔"

ارسلان نے کہا تو رباب سر ہلاتی لیٹ گئی۔

ارسلان اُس سے کچھ فاصلے پر لیٹ کر آنکھیں بند کر گیا۔

تھوڑی ہی دیر گزری تھی اُسے آنکھیں بند کیئے جب اُسے اپنے پاس رباب کا وجود محسوس ہوا۔

وہ ارسلان کے گرد باہیں پھیلائے اُس کے سینے پر سر رکھے سو رہی تھی۔

ارسلان نے آہستہ سے اپنا ہاتھ اُس کی کمر میں ڈال کر اُسے خود کے قریب کر لیا۔

"بہت منمنیا کر لی رباب تم نے۔۔۔۔ لیکن اب بس۔۔۔اور نہیں۔۔۔۔ امریکہ میں تم سے سارے حساب بے باک ہوں گے۔۔۔۔ سو گیٹ ریڈی۔۔۔"

ارسلان نے مسکراتے ہوئے دل میں سوچا اور رباب کو اپنے حصار میں لیے نیند کی وادیوں میں اتر گیا۔

ارسلان اور رباب باہر اپنی کار کے پاس تیار کھڑے تھے۔

آمنہ خاتون، ہمنا اسرار اور اسرار صاحب اُن کے پاس کھڑے تھے۔

آمنہ خاتون کی آنکھوں میں آنسو تھے جب کہ ہمنا اسرار قرآنی آیات کا ورد کرتی اُن دونوں پر پھونکیں مار رہی تھیں۔

اسرار صاحب کھڑے مسکراتے ہوئے اُنھیں دیکھ رہے تھے

"بیٹا جانی مجھے کہنے کی ضرورت تو نہیں لیکن پھر بھی تم پلیز رباب کا خیال رکھنا۔۔۔اور اپنا بھی۔۔۔۔اللہ تمہیں کامیابی دے۔۔۔آپریشن سے پہلے اور بعد میں مجھے فون ضرور کرنا۔۔۔میں تم دونوں کے لیے دعا کروں گی۔۔۔"

آمنہ خاتون نے گلوگیر لحظے میں کہا تو رباب حیرت سے اُنھیں دیکھنے لگی جب کہ ارسلان گڑبڑا گیا۔

"خالہ جانی میں رباب کا بہت خیال رکھوں گا۔۔۔آپ فکر ہی نہ کریں۔۔۔۔"

ارسلان نے آمنہ خاتون کے کندھے پر بازو پھیلاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ہاں بیٹا۔۔۔اچھے سے جاؤ اور اچھی خبر کے ساتھ واپس آنا۔۔۔۔جیسے ہی آپریشن ہو۔۔۔ہمیں فون کرنا۔۔۔ہمارا سارا دھیان آپ دونوں میں ہی لگا رہے گا۔۔۔"

ہمنا اسرار نے اُن دونوں پر پھونک مار کر کہا تو رباب شک بھری نظروں سے ارسلان کو دیکھنے لگی۔

ارسلان ہمنا اسرار کے گلے لگ گیا

اُنھوں نے باری باری دونوں کے ماتھے پر پیار کیا۔

وہ دونوں اسرار صاحب کے پاس آئے۔

اسرار صاحب نے رباب کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرا تو وہ مسکرا کر آمنہ خاتون کا گلے لگ کر کار میں بیٹھ گئی۔

"بیسٹ آف لک۔۔۔۔۔مجھے دادا بننے کی گڈ نیوز کے ساتھ آنا۔۔۔۔"

ارسلان بھی کار میں بیٹھنے لگا تب اسرار صاحب ارسلان کے کان کے پاس آ کر بولے۔

ارسلان نے آنکھیں بڑی کر کے اسرار صاحب کو دیکھا۔

"ابّو آپ۔۔۔؟"

ارسلان نے حیران ہو کر پوچھا۔

"بیٹا ہم تمہارے باپ ہیں۔۔۔۔ ہمیں پتہ ہے کہ رباب اُس آپریشن میں بالکل ٹھیک ہو چکی ہے اور اب آپ دونوں ہنیمون پر جا رہے ہیں۔۔۔"

اسرار صاحب نے آہستہ لیکن کڑک آواز میں کہا تو ارسلان کی آنکھیں حیرت سے اُبل پڑی۔

"ابّو آپ کو کیسے۔۔۔؟"

ارسلان نے تھوک نگلا۔

"بیٹا جی کہا نا باپ ہیں آپ کے۔۔۔۔ اب زیادہ سوال جواب مت کیجیئے۔۔۔۔ ایئر پورٹ کے لیے دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔۔ بس میری خواہش پوری کرنے کا انتظام کریں۔۔۔۔"

اسرار صاحب آخری بات پر اپنی داہنی آنکھ کا کونا دبا کر مسکرائے۔

ارسلان مسکرا کر اپنا سر کھجاتا ہوا کار میں بیٹھ گیا۔

ارسلان رباب کے ساتھ فلائٹ بورڈ کر چکا تھا۔

وہ دونوں ساتھ بیٹھے تھے۔

ارسلان نے رباب کی سیٹ بیلٹ باندھ دی۔

رباب بہت خوش تھی۔

اُس کی خوشی اُس کے چہرے پر نمایاں تھی۔

ارسلان رباب کو خوش دیکھ کر کافی مطمئن تھا۔

"ارسلان۔۔۔۔ امی اور خالہ کس آپریشن کی بات کر رہیں تھیں؟"

رباب نے ارسلان کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"وہ امریکہ پہنچنے کے بعد بتاؤنگا۔۔۔۔"

ارسلان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

رباب نے بھی زیادہ کچھ نہیں پوچھا کیوں کہ فلائٹ پرواز کرنے لگی تھی۔

رباب نے ارسلان کا بازو تھام رکھا تھا۔

ارسلان اُس کو اپنے حصار میں لیے اُسے اپنے ساتھ لگائے بیٹھا تھا۔

فلائٹ پوری طرح آسمان میں تھی اور رباب آس پاس تیرتے بادل کے ٹکڑے دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہی تھی۔

جیسے ہی فلائٹ تھوڑی اونچائی پر آئی رباب ارسلان کے حصار سے نکل کر کھڑکی پر جا لگی۔

تب سے وہ کبھی نیچے جاتے اپنے شہر کو دیکھ رہی تھی تو کبھی بادل کے ٹکڑوں کو۔

ارسلان اُسے خوش دیکھ کر خوش ہو رہا تھا۔

چند گھنٹے گزرے تو اُن کے لیے کھانا آگیا

کھانا کھانے کے بعد ارسلان نے ایک انگلش مووی لگا لی۔

رباب پھر سے بادل دیکھنے کا شغل جاری رکھے ہوئے تھی۔

ارسلان مووی دیکھ رہا تھا گاہے بگاہے رباب کو بھی دیکھ لیتا جس کا بادل دیکھنے کا شوق تھا کہ ختم ہی نہیں ہو رہا تھا۔

رباب نے ارسلان کو دیکھا جو مووی دیکھ رہا تھا اُس نے سکرین پر دیکھا جہاں لڑکا لڑکی ایک ساتھ بیٹھے تھے اور لڑکا لڑکی کو کمر سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچ رہا تھا۔

رباب نے سکرین سے نظریں ہٹا کر ارسلان کو دیکھا۔

اُس کے چہرے پر سنجیدگی کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔

رباب نے ہاتھ بڑھا کر سکرین بند کر دی۔

ارسلان نے رخ موڑ کر رباب کو دیکھا اور اُسے اپنی طرف دیکھتا پا کر اپنے کانوں سے ہیڈ فون نکال کر ایک طرف رکھ دیا

"شوق پورا ہو گیا بادل دیکھنے کا؟"

ارسلان اب پوری طرح سے رباب کی طرف متوجہ تھا۔

"ہاں۔۔۔ آپ کا شوق پورا ہو گیا ان بے شرم لڑکیوں کو دیکھنے کا؟"

رباب نے تونک کر پوچھا۔

ارسلان نے قہقہہ لگایا۔

"رباب۔۔۔۔۔۔؟ کیا تم انسکیور ہو رہی ہو؟"

ارسلان نے آنکھیں چھوٹی کر کے رباب کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"انسیکیور اور میں؟ ان سے انسیکور ہوتی میری جوتی۔۔۔"

رباب نے منہ بنایا۔

"لیکن ابھی تو تم نے سینڈل پہنی ہے۔۔۔۔"

ارسلان نے جھک کر رباب کے پیر دیکھتے ہوئے معصومیت سے کہا۔

"آپ۔۔۔۔ آپ بات نہیں کریں مجھ سے۔۔۔۔۔"

رباب نے غصے سے دانت کچکچائے۔۔

"ارے۔۔۔۔ میری ڈال تو ناراض ہو گئی؟ میری ڈول کیا گندی بچی ہے؟ ایسے اپنے ارسلان سے روٹھ جاتی ہے؟"۔

ارسلان نے اُسے چڑایا

"آپ کی ڈول ناراض ہے۔۔۔"

رباب نے ناک چڑاہی۔

"اچھا بابا نہیں دیکھتا اُن کو۔۔۔۔۔ لیکن تم بھی تو اُن بادلوں کو چھوڑ کر مجھے دیکھو پلیز۔۔۔۔"

ارسلان نے جھگڑا ختم کیا۔

رباب ارسلان کو دیکھ کر مسکرائی۔

"اس بار معاف کر رہی ہوں۔۔۔ لیکن نیکسٹ ٹائم آپ نے یہ گندی والی مووی دیکھی نا تو میں نے بہت لڑائی کرنی ہے پھر۔۔۔"

رباب نے انگلی دیکھا کر وارن کیا۔

ارسلان نے جھٹ ہاتھ کھڑے کر دیے۔

"اب پرومیس نہیں دیکھوں گا۔۔۔"

ارسلان نے کہا تو رباب نے ارسلان کے بازو پکڑ کر اُس کے کندھے پر سر رکھ دیا۔

ارسلان نے مسکرا کر اپنا چشمہ نکال کر سامنے لگے اپنی شرٹ کی پاکٹ میں رکھا اور رباب کے سر سے سر ٹیکا کر آنکھیں موند لیں۔

- -

وہ لوگ نیویارک پہنچے تو ٹھنڈی ہواؤں نے اُن کا استقبال کیا۔

ارسلان نے رباب کو کوٹ پہنا دیا تھا۔

وہ لوگ ہوٹل سے آئی کار میں سوار ہو کر ہوٹل جا رہے تھے۔

"ارسلان۔۔۔ اب تو بتائیں۔۔۔ امی کون سے آپریشن کے بارے میں کہہ رہی تھیں؟ آپ کیا یہاں کام سے آئیں ہے؟ کوئی آپریشن کرنے؟"

رباب ارسلان کو دیکھتے ہوئے سوال کر رہی تھی۔

"ہاں۔۔۔۔ آپریشن ہی کرنے آیا ہوں۔۔۔۔ لیکن کیسی اور کا نہیں تمہارا۔۔۔۔ تمہ

پہلا آپریشن جو ہم نے پاکستان میں کیا تھا اُس میں تمہاری پوری یادداشت نہیں آ

سکی۔۔۔اس لیے یہاں پر دوسرا آپریشن ہونا ہے تمہارا

تاکہ تمہاری یادداشت پوری طرح سے لوٹ آئے۔"

ارسلان نے مکمل اطمینان کے ساتھ بتایا۔

رباب ارسلان کی بات سن کر بے ہوش ہونے کو تھی۔

"ارسلان۔۔۔دیکھیں۔۔۔۔ آپریشن کی کیا ضرورت ہے۔۔۔۔ دھیرے دھیرے سے مجھے

سب یاد آ ہی رہا ہے۔۔۔ دیکھیے میں آپ کو پہچانتی ہوں۔۔۔۔ خالہ خالو کو امی کو سب کو

پہچانتی ہوں۔۔۔۔ اور مجھے سب یاد آ جائے گا دھیرے دھیرے۔۔۔۔"

رباب ارسلان کا بازو پکڑ کر بولی تو ارسلان کے چہرے پر ہنسی رینگ گئی۔

"ایسے دھیرے دھیرے سے بہت وقت لگ جائیگا رباب۔۔۔اُس آپریشن کے بعد تمہیں

فوراً سب یاد آ جائیگا۔۔۔"

وہ لوگ ہوٹل پہنچ گئے تھے

ارسلان نے کار سے نکالتے ہوئے چٹکی بجا کر کہا تو رباب کی پریشانی بڑھنے لگی۔

"ارسلان۔۔۔۔ میری بات سنیں۔۔۔"

رباب ارسلان کے پاس آتے ہوئے بولی۔

اب وہ لوگ ہوٹل کے اندر جا رہے تھے۔

ارسلان نے ریسیپشن پر کھڑی لڑکی کو اپنا آئی ڈی دیکھا کر اپنے کمرے کی چابی لی اور لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔

رباب پریشان سی اُس کے ساتھ آئی۔

اُن کا سامان ہوٹل کا بیل بائے اٹھائے اُن کے ساتھ لفٹ میں تھا۔

رباب بیل بائے کی موجودگی میں چپ رہی۔

اُس کی پریشانی بڑھتی ہی جا رہی تھی۔

وہ لوگ کمرے میں آ گئے تو بیل بائے سامان رکھ کر چلا گیا۔

ارسلان چلتا ہوا کمرے کا جائزہ لینے لگا۔

بیڈ پر سفید چادر کے اوپر سرخ رنگ کے گلاب کی پنکھڑیوں سے بڑا سا دل بنایا گیا تھا۔

کمرے میں ہر طرف خوشبو والے کینڈل جل رہے تھے جو کمرے کی فضا کو مہکا کر رومانی بنا رہے تھے۔

بیڈ کے پائنتی کے قریب تولیے سے دو بطخ بنے رکھے تھے۔

ارسلان کمرے کا جائزہ لیتا مسکرا رہا تھا۔

کمرے کو ہنیمون کپل کے لیے بہت اچّھی طرح سجایا گیا تھا۔

رباب پریشان کھڑی تھی۔

اُسے اپنی پریشانی میں کمرے کی سجاوٹ دیکھنے کا ہوش ہی نہیں تھا۔

اگر وہ کمرے کی سجاوٹ دیکھ لیتی تو شاید اُسے ارسلان سے سوال کرنے کی ضرورت پیش ہی نہیں آتی۔

کمرے کی سجاوٹ ساری حقیقت لیے کھڑی تھی لیکن رباب کے سر پر آپریشن نامی تلوار لٹک رہی تھی اُسے ہوش ہوتا بھی تو کیسے۔

ارسلان۔۔۔ دیکھیں۔۔۔ میں کہہ رہی ہوں مجھے آپریشن کی ضرورت نہیں۔۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔۔"

رباب ارسلان کے پاس آکر بولی۔

ارسلان نے رباب کو دیکھا اور اپنا کوٹ نکال کر کف کے بٹن کھولنے لگا۔

"ہمم۔۔۔ لیکن سب کچھ تو یاد نہیں آیا نا رباب تمہیں۔۔۔"

ارسلان نے رباب کے کندھوں سے اُس کا کوٹ اُتار دیا۔

مجھے دھیرے دھیرے سب کچھ یاد آجائے گا۔۔۔ دیکھیے مجھے ہمارا بچپن بھی یاد ہے۔۔۔ اور آپ مجھے کیسے اسکول اور کالج لے جاتا کرتے تھے۔۔۔ وہ سب بھی۔۔۔"

رباب نے کوٹ سے ہاتھ نکالتے ہوئے کہا

"ہاں لیکن سب تو یاد نہیں نا۔۔۔"

ارسلان نے رباب کے گلے سے اُس کا دوپٹہ نکال کر ایک طرف رکھ دیا۔

"ارسلان۔۔۔ آپ سمجھتے کیوں نہیں۔۔۔ مجھے سب یاد آجائیگا۔۔۔ دیکھیں مجھے آپ کا امریکہ آکر پڑھائی کرنا بھی یاد ہے۔۔۔"

رباب ارسلان کے کندھے چھوتی اُسے یقین دلانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"ہاں لیکن تمہیں اُس کے بعد کا کچھ یاد نہیں رباب۔۔۔"

ارسلان نے اپنی شرٹ کے اوپری بٹن کھول دیئے۔ اور اپنی آنکھوں سے چشمہ نکال کر ایک طرف رکھ دیا۔

"مجھے۔۔۔ مجھے یاد۔۔۔ یاد ہے نا۔۔۔ ہماری شادی۔۔۔ شادی ہوئی ہے۔۔۔ شادی ہوئی ہے نا۔۔۔ مجھے یاد ہے دیکھیں۔۔۔"

رباب نے ہکلاتے ہوئے بتایا تو ارسلان کے چہرے کی مسکراہٹ گہری ہوگئ جسے وہ فوراً چھُپا گیا

"یہ بات تو خالہ جانی نے بتائی ہوگی تمہیں۔۔۔۔لیکن تمہیں ہماری محبت میں گزارے پل بھی تو یاد نہیں۔۔۔۔"

ارسلان نے رباب کو باہوں میں اٹھالیا۔

"مجھے۔۔۔مجھے یاد ہے۔۔۔آپ۔۔۔آپ اُس رات۔۔۔آپ کا چشمہ مجھے۔۔۔۔"

رباب نے نظریں جھکا کر کہا

"اوہ۔۔۔تو تمہیں وہ یاد آگیا۔۔۔لیکن اور کچھ تو یاد نہیں آیا نا۔۔۔۔"

ارسلان نے رباب کو بیڈ پر لٹا دیا اور اپنی شرٹ کو اتارنے لگا۔

"مجھے سب یاد آگیا ہے ارسلان۔۔۔آپ کی محبت۔۔۔آپ کا میرا خیال رکھنا۔۔۔میری بچکانہ باتوں کو رات رات بھر بیٹھ کر سننا۔۔۔آپ کا میرے لیے اپنی جاب چھوڑ کر مکمّل طور پر میرے ساتھ رہنا۔۔۔۔میری پرواہ کرنا۔۔۔مجھے اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلانا۔۔۔میرے لیے آپ کا رات بھر پریشان رہنا۔۔۔"

رباب نے ایک ایک بات بتائی۔

اُس کی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے۔

ارسلان نے اپنی شرٹ اُتار دی اور رباب کے اوپر جھک کے اُس کی آنکھوں سے بہتے آنسو کو اپنے لبوں سے چھو لیا۔

رباب جو کب سے ارسلان کو اپنے ٹھیک ہونے کا یقین دلانے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی ارسلان کے اس طرح سے اُس کے قریب آنے پر کانپ گئی۔

اُس نے ارسلان کا بازو تھامنا چاہا لیکن ارسلان کو شرٹ لیس دیکھ کر اُس کی جان ہوا ہونے لگی۔

ارسلان اُس کے رخسار سے ہوتا اُس کی آنکھوں کو لبوں سے چھو کر اُس کے ماتھے کو لبوں سے چُوما۔

رباب آنکھیں بند کیئے اُس کے ایک ایک لمس کو اپنے چہرے پر محسوس کرنے لگی۔

"مجھے پتہ ہے کہ تمہیں سب یاد ہے۔۔۔۔۔ میری محبت بھی اور میری تڑپ بھی۔۔۔اب اور مت تڑپاؤ۔۔۔کیا میں تمہیں اپنا بنا لوں؟ اجازت؟"

ارسلان رباب کے کان کے پاس سرگوشی نما آواز میں بولا تو رباب کانپ اٹھی۔

"ارسلان۔۔۔۔"

رباب گہری گہری سانسیں لیتی اُسے پکارنے لگی۔

"اجازت۔۔۔؟"

ارسلان نے پھر پوچھا۔

رباب نے آہستہ سے سر کو ہاں میں جنبش دی۔

ارسلان نے مسکراتے ہوئے رباب کے لبوں کو اپنے لبوں کی قید میں لے لیا۔

رباب ارسلان کے بالوں میں اُنگلیاں پھیرتی اُس کی شدّت سے بھرپور لمس کو اپنے لبوں پر محسوس کیے جا رہی تھی۔

بہت دیر بعد ارسلان نے اُس کے لبوں کو آزادی بخشی تو وہ گہری گہری سانسیں لیتی اپنا تنفس بحال کرنے لگی۔

ارسلان نے ذرا اونچا ہو کر اُس کے چہرے کو دیکھا

ارسلان کے اُس ذرا اونچا ہونے پر رباب دوسری طرف کروٹ لے چکی تھی۔۔

ارسلان نے مسکرا کر اُس کے پیٹھ کو دیکھا اور اُس کے بال ایک طرف کرتا اُس کے کندھوں کو لبوں سے چھونے لگا۔

رباب مٹھیاں بھینچے ارسلان کی قربت میں پگھلنے لگی۔

ارسلان نے اپنے دانتوں سے رباب کی شرٹ کی زپ کھول دی۔

رباب کی برہنہ پیٹھ اُس کے سامنے تھی۔

رباب نے زور سے بیڈ شیٹ کو مٹھیوں میں جکڑ لیا۔

ارسلان رباب کی شرٹ کو ایک طرف کرتا اُس کے زخم کے نشانوں پر لب رکھے اُنھیں معتبر کرنے لگا۔

رباب ہولے ہولے کانپنے لگی۔

ارسلان نے رباب کے جسم کی کپکپاہٹ کو محسوس کرتے اُس کا رخ اپنی طرف کر کے اُسے بیڈ پر چیت لیٹا دیا اور لحاف کھینچ کر خود پر اور رباب پر لے لیا۔

ہاتھ بڑھا کر لائیٹ وہ پہلے ہی بند کر چکا تھا۔

ارسلان اب پوری طرح سے رباب کو اپنی باہوں میں لے چکا تھا۔

رباب نے کوئی احتجاج نہیں کیا۔ ارسلان اُس کے ہاتھوں کی انگلیوں کے بیچ اپنی اُنگلیاں پھنسا کر تکیے کے ساتھ لگا چکا تھا۔

ارسلان پروانے کی طرح شمع کی لو میں خود بھی جلتا رہا اور رباب کو بھی جلاتا رہا۔

۔

صبح ارسلان کی آنکھ کھلی تو رباب کو اپنی باہوں میں بے خبر سوتا پایا۔

اُس نے جھک کر رباب کے ماتھے پر پیار کیا اور سائڈ ٹیبل سے چشمہ اٹھا کر اپنی آنکھوں پر لگایا۔

رباب کا سر دھیرے سے اُس نے تکیے پر رکھ دیا اور بیڈ سے اٹھ کر جھک کے اپنی شرٹ اٹھا کر پہننے لگا۔

ارسلان نے جیسے ہی رباب کا سر تکیے پر رکھا اُس کی نیند ٹوٹ گئی۔

وہ آنکھ کھول کر ارسلان کو شرٹ پہنتا دیکھ رہی تھی۔

ارسلان نے اپنے چہرے پر نظروں کی تپش کو محسوس کرتے ہوئے مڑ کر رباب کو دیکھا تو رباب نے جھٹ آنکھیں بند کرلی۔

ارسلان رباب کی کھلی آنکھیں دیکھ چکا تھا اور اُس کا آنکھیں بند کرنا بھی۔

ارسلان مسکراتا ہوا رباب کے پاس آیا اور جھک کر اُسے گال پر لب رکھ دیئے

رباب نے جھٹ آنکھیں کھول کر اُسے دیکھا لیکن فوراً نظریں جھکا گئی۔

رات ارسلان کو اپنے اتنے قریب دیکھنے کے بعد ایک طرح کی شرم نے اُسے آن گھیرا۔

"گڈ مارننگ مائی پرنسیس۔۔۔۔

زندگی کی سب سے حسین صبح مبارک ہو۔۔۔"

ارسلان نے رباب کے چہرے کے قریب آکر کہا۔

"آپکو بھی۔۔۔"

رباب نے نظریں جھکائے ہوئے کہا۔

"یہاں دیکھو۔۔"

ارسلان نے رباب کا چہرہ ذرا سا اونچا کیا۔

"ارسلان۔۔۔۔"

رباب ذرا سا آگے بڑھ کر اُس کے گلے میں باہیں ڈالے اُس کے ساتھ لگ گئی۔

ارسلان نے اُسے تھامتے ہوئے اپنے ساتھ بیڈ پر بیٹھا دیا۔

“ILoveyouRubab…Youaremylife…….”

(میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں رباب۔۔۔۔ تم میری زندگی ہو۔۔۔۔۔)

ارسلان نے رباب کی پیٹھ سہلاتے ہوئے کہا۔

“IloveyoutooArsalaan…..“

(میں بھی آپ سے بہت محبت کرتی ہوں ارسلان۔۔۔۔۔)

رباب نے بھی اظہار کیا۔

"ہمم۔۔۔تب ہی اتنے دِن تڑپاتی رہیں تم۔۔۔؟"

ارسلان نے رباب کو اپنے سامنے کرتے ہوئے سوال کیا۔

"وہ تو میں۔۔۔میں۔۔۔"

رباب سے جواب نا بن پڑا۔

"وہ تو میں کیا؟"

ارسلان اُسے دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

"میں ڈر گئی تھی۔۔۔۔"

رباب نے نظریں جھکا کر کہا۔

"ڈر؟ کس بات کا ڈر؟"

ارسلان نے آنکھیں سیکوڑ کر رباب کے ڈر کی وجہ پوچھی۔

"وہ۔۔۔آپ نے۔۔۔آپ نے ہسپتال میں۔۔۔۔کہا تھا نا کہ "گن گن کر بدلے لوں گا۔۔۔تو میں گھبرا گئی تھی۔۔۔۔"

رباب دھیرے سے میمنائی۔

ارسلان قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔

"پاگل لڑکی۔۔۔۔اتنی سی بات پر ڈر گئی تم؟"

ارسلان بولتے بولتے رکا۔

"ویسے بدلے تو میں اب بھی لوں گا۔۔۔۔"

ارسلان نے جھک کر رباب کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تو رباب نے شرما کر اپنے چہرے کو ہاتھوں سے ڈھانپ لیا۔

"اب تم چاہے جتنا شرماؤ۔۔۔کل رات تم نے خود مجھے اجازت دی ہے۔۔۔اب تم نہیں بچوگی۔"

ارسلان نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اُسے کھینچ کر اپنی باہوں میں بھر لیا۔

ارسلان نے رباب کو سارا نیویارک گھمایا۔

اپنا کالج دیکھایا۔۔۔اپنا ہسپتال دکھایا جہاں اُس نے ہاؤس جاب کی تھی۔۔۔اپنے دوستوں سے ملوایا۔

ارسلان نے رباب کو ہر طرح سے خوش رکھا ہوا تھا۔

اُن کی روز پاکستان بھی بات ہوتی رہتی تھی۔

ارسلان اور رباب کے امریکہ آنے کے بعد اسرار صاحب نے ہمنا اسرار اور آمنہ خاتون کو بتا دیا تھا کہ رباب بالکل ٹھیک ہے اور وہ دونوں امریکہ ہنیمون منانے لے لیے گئے ہیں۔

وہ دونوں مطمئن ہو گئی اور شکرانے ادا کرنے چلیں گئی۔

ارسلان اور رباب 25 دِن بعد پاکستان واپس آ گئے۔

ہمنا اسرار اور آمنہ خاتون دونوں کو دیکھ کر بہت خوش ہوئیں تھی۔

ہمنا اسرار نے کالے بکرے منگوا کر دونوں کا صدقہ دیا جب کہ آمنہ خاتون نے بہت سارے نوٹ دونوں پر وار کے غریبوں میں تقسیم کروا دیئے تھے۔

"تو بتاؤ۔۔۔کب دادا بن رہا ہوں میں؟"

اسرار صاحب ارسلان کے کان میں بولے تو ارسلان نے مسکرا کر نظریں جھکا لیں۔

ارسلان نے اپنی جاب پھر سے شروع کر دی تھی جب کہ رباب اپنے ماسٹرز کی تیاری کر رہی تھی۔

ارسلان اور رباب ایک دوسرے کے ساتھ بہت خوش تھے۔

3سال بعد

"ارسلان۔۔۔ارسلان۔۔۔"

رباب روتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی۔

"کیا ہوا رباب۔۔۔؟"

For more visit (exponovels.com)

ارسلان پریشان سا رباب کے پاس آ کر پوچھنے لگا۔

"ارسلان۔۔۔۔"

رباب روتے ہوئے اُس کے سینے سے لگ گئی۔

"رباب ہوا کیا ہے جانو۔۔۔۔ بتاؤ تو۔۔۔ اس طرح کیوں رو رہی ہو؟"

ارسلان رباب کی پیٹھ سہلاتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

"آپ کی بیٹی نے رو رو کر ناک میں دم کر دیا ہے۔۔۔۔ میں نے نہیں سنبھالنا اس کو۔۔۔"

رباب نے روتے ہوئے اپنے رونے کی وجہ بتائی۔

"اوہ۔۔۔ تو میری ڈول نے میری جانو کو پریشان کیا ہے۔۔۔ کہاں ہے وہ۔۔۔؟"

ارسلان نے رباب کو الگ کر کے جھک کر اُسے کے گال پکڑتے ہوئے پوچھا

"خبردار جو آپ نے اُسے ڈول کہا تو۔۔۔ آپ کی ڈول صرف میں ہوں۔۔۔۔ آپ میرے علاوہ کسی کو ڈول نہیں بولا سکتے۔۔۔"

رباب نے انگلی اٹھا کر ارسلان کو وارن کیا۔

"رباب۔۔۔۔ یار جانو بیٹی ہے وہ ہماری۔۔۔۔ تم اپنی بیٹی سے جیلس ہو رہی ہو؟"

ارسلان نے حیرت سے آنکھیں پھیلا کر پوچھا۔

"ہاں۔۔۔مجھے یہ بلکل نہیں منظور کہ آپ میرے علاوہ کسی کو ڈول کہیں۔۔۔۔ میرے ساتھ آپ کی محبت میں میں کسی کی شراکت برداشت نہیں کروں گی۔۔۔۔ اپنے بچوں کی بھی نہیں۔۔۔"

رباب نے دونوں ہاتھ پیٹ پر باندھ کر کہا تو ارسلان مسکرا دیا۔

"اچھا بابا۔۔۔ میں تمہارے علاوہ کسی کو

ڈول نا کہوں گا نا ہی کسی سے اپنی ڈول کی محبت کو بانٹوں گا۔۔۔ خوش۔۔۔"

ارسلان نے رباب کے گال پکڑ کر اُن پر لب رکھ دیئے

رباب مسکرا دی۔

"لیکن یہ تو بتاؤ اریشا ہے کہاں ؟"

ارسلان نے اپنی 1 سالہ بیٹی کے بارے میں پوچھا

"خالہ کے پاس دے کر آئیں ہوں۔۔۔۔بس روئے جا رہی تھی چپ ہی نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔"

رباب نے بتایا تو ارسلان کے چہرے پر فکر کی لکیریں نمودار ہوئی۔

"روئے جا رہی تھی ؟ رکو۔۔۔ میں دیکھتا ہوں۔۔۔ کہیں کچھ تکلیف نا ہو اُسے۔۔۔۔"

ارسلان فکرمندی سے کہتا کمرے کے باہر جانے لگا۔

"آپ شاید بھول رہے ہیں کہ آپ نیورو سرجن ہیں۔۔۔ ناکہ چائیلڈ سپیشلسٹ۔۔۔ اور ویسے بھی خالہ کے پاس جا کر وہ چپ ہو گئی تھی۔"

رباب نے ارسلان کو فکرمند ہوتا دیکھ اُسے بتایا۔

"ہاں لیکن ڈاکٹر تو ہوں۔۔۔۔"

ارسلان نے کہا اور پھر کمرے سے جانے لگا۔

"میں نے یہ بھی کہا کہ اب وہ چپ ہے۔۔۔"

رباب نے پیچھے سے ہانک لگائی۔

ارسلان مسکراتے ہوئے مڑا اور رباب کے پاس آکر اُسے اپنے حصار میں لے لیا۔

"کیوں نہ اس وقت کا استعمال کارگر طریقے سے کیا جائے۔۔۔"

ارسلان رباب کے کان کے قریب سرگوشی کرتے ہوئے بولا۔

"کیا مطلب۔۔۔؟"

رباب نے گردن اونچی کر کے پوچھا۔

"مطلب۔۔۔۔۔"

ارسلان نے رباب کو اپنی باہوں میں اٹھا لیا اور بیڈ کی طرف بڑھنے لگا۔

"ارسلان کوئی۔۔۔۔"

"ستتششششش۔۔۔۔۔"

رباب اُس کے ارادے جان کر گڑبڑا کر بولنے لگی جب ارسلان نے اُسے بیڈ پر لیٹا کر اُس کے لبوں پر انگلی رکھ کر اُسے کچھ بھی کہنے سے روک دیا۔

کچھ دیر تک ارسلان یوں ہی رباب کو دیکھتا رہا پھر اپنی آنکھوں سے چشمہ نکال کر ایک طرف رکھتا اُس کے لبوں پر جھک کر خود کو سیراب کرنے لگا۔

ختم شد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

For more visit (exponovels.com)